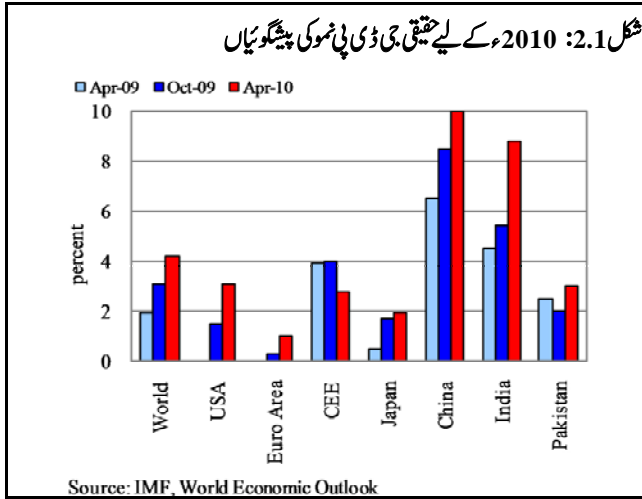


2 معاشی نمو، بچت اور سرمایہ کاری

2.1 عالمی منظر نامہ



عالمی معیشت میں بحالی توقع سے زیادہ مضبوط ہوئی ہے لیکن نمو کے امکانات دنیا بھر میں خاصے مختلف تھے (دیکھئے شکل 2.1)۔ ترقی پذیر ایشیا میں پیداوار بحران سے قبل کی سطح سے پہلے ہی آگے نکل چکی ہے جبکہ مالی بحران سے شدید متاثر یورو خطہ بحالی میں سست روی کا شکار رہا۔ امریکہ سمیت دیگر معیشتیں جو بحران کا مرکز ہیں اور یورپ، لاطینی امریکہ اور وسط ایشیا کی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں معتدل بحالی ہوئی ہے۔

دنیا بھر میں ہونے والی نمو میں رفتار کے علاوہ مبادیات کے لحاظ سے بھی تبدیلی آئی ہے۔ مثلاً امریکہ اور ترقی یافتہ یورپ میں بحالی کی اہم وجہ پالیسی تھی لیکن نجی طلب اور لیبر منڈیاں بدستور کمزور تھیں۔ یہ خدشات جنم لے رہے ہیں کہ امریکہ میں کمزور نمو برقرار رکھی جاسکتی ہے جس کے اثرات چین کی برآمدات پر بھی ہو سکتے ہیں۔ یورپ کے کچھ ترقی یافتہ ممالک میں مالیاتی عدم توازن میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے برعکس ابھرتی ہوئی معیشتوں کو اگرچہ مخالف گردش پالیسی کی مدد سے فائدہ حاصل ہوا لیکن ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں یہ چھوٹے پیمانے پر ہوا (جدول 2.1)۔ مثال کے طور پر ایشیا (مثلاً بھارت اور چین) میں مضبوط نجی طلب، آمد سرمایہ کا دوبارہ شروع ہونا اور برآمدی طلب میں قدرے سال بسال اضافہ ایسے اہم عوامل ہیں جنہوں نے بحالی میں مدد کی۔ اسی طرح ایشیائی معیشتوں میں ہونے والی بحالی کی اہم وجہ اجناس کی قیمتوں میں کمی ہے۔

جدید معیشتوں میں بحالی ابھی کمزور ہے اور ساتھ ہی مکرر کساد بازاری کے بڑے خطرات ہیں جبکہ ایشیائی معیشتوں میں مناسب نمو کا امکان ہے۔ تاہم بڑی ایشیائی معیشتوں (مثلاً بھارت اور چین) میں مضبوط مقامی طلب کی بنا پر گرانی کے ابھرتے ہوئے دباؤ کا سامنا کرنا ایک اور مسئلہ ہوگا۔ ان معیشتوں میں طلب بڑھنے کی وجہ آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی ہے اور حالیہ مہینوں میں گرانی کے ابھرتے ہوئے دباؤ نے زری تحرک میں مزید توسیع کا دائرہ محدود کر دیا ہے۔ پاکستان جیسے ممالک کے لیے جنہوں نے بحران کے دور میں ساختی مطابقت پیدا کی یہ چیلنج برقرار ہے کہ اقتصادی بحالی، جو ابھی ابتدائی حالت میں ہے، اس کو نقصان پہنچائے بغیر معاشی استحکام کو کیسے قائم رکھا جائے۔

2.2 ملکی صورتحال

مالی سال 10ء میں ملکی معیشت میں معتدل بحالی نظر آئی ہے اور حقیقی جی ڈی پی کی نمو بڑھ کر 4.1 فیصد ہو گئی ہے جبکہ مالی سال 09ء میں یہ کئی دہائیوں کی پست ترین سطح 1.2 فیصد پر تھی¹ (دیکھئے جدول 2.2)۔ اس بحالی کی بنیادی وجوہات یہ تھیں: (الف) مالیاتی وزری دونوں پالیسیوں کی معاونت سے صارفین کے اعتماد میں بہتری، (ب) ترسیلات میں نمایاں اضافہ اور (ج) پست بنیاد۔ یہ نمو اس اعتبار سے اور بھی متاثر کن ہے کہ آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی آرٹیمٹ پروگرام کے مطابق توانائی سے متعلق زراعت کو بتدریج کم کیا گیا۔

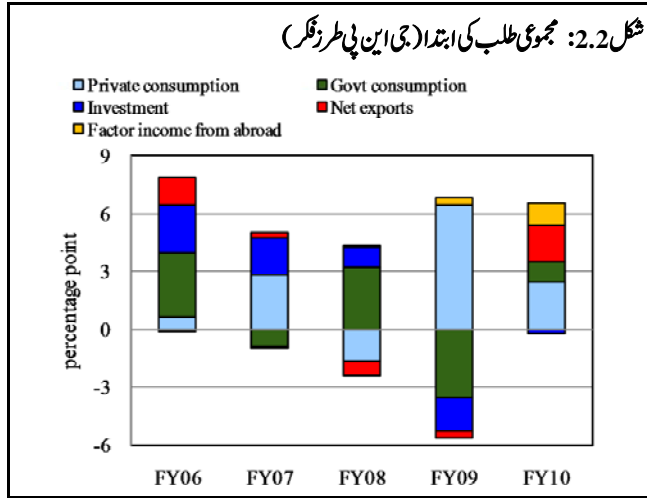
¹ مالی سال 71ء میں پاکستان میں حقیقی جی ڈی پی نمو 1.0 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی۔

جدول 2.2: اہم معاشی اظہار			
فیصد			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
14.6	21.8	20.5	نامیاتی ڈی پی نمو
4.1	1.2	3.7	حقیقی جی ڈی پی نمو
5.5	1.7	3.7	حقیقی جی این پی نمو
12.5	9.6	15.3	زر کی نمو
6.3	5.2	7.6	بجٹ خسارہ جی ڈی پی
10.1	20.3	16.2	جی ڈی پی ڈیٹا پیٹر نمو

چونکہ توانائی کی مصنوعات کے لیے طلب نسبتاً غیر یکساں رہا ہے اس لیے صوابدیدی آمدنی کے منفی اثرات زیادہ ہیں۔ بجلی اور گیس کے صرفے میں اضافے کے ساتھ ٹیرف میں اضافے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مالی سال 10ء کے دوران گھریلو اور کارپوریٹ شعبے میں توانائی سے متعلق اخراجات بڑھ گئے۔ اگر سال کے دوران نمایاں ارزانی نہ ہوتی تو ملکی صرفے کی طلب پر ان اصلاحات کے منفی نتائج سنگین ہو سکتے تھے۔

پاکستان نے آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی آرٹیکل پر پروگرام کی معاونت سے معاشی عدم توازن کو درست کرنے کی خاصی کوششیں کیں۔ اس لیے مالی سال 09ء میں ملکی معیشت میں سست روی کی وجہ کمزور مقامی طلب تھی اور اس میں بحران کا براہ راست حصہ بہت کم تھا۔ تاہم جیسے جیسے مالی سال 09ء گذرتا گیا پالیسی اقدامات اور عالمی سست روی کے نتیجے میں معاشی عدم توازن کم ہونا شروع ہو گیا۔ علی الخصوص گرانی اور جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں کمی آئی۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کو زری پالیسی میں نرمی لانے کا موقع ملا۔ اس کا اظہار پہلی بار اپریل 2009ء میں جاری کی گئی زری پالیسی میں اور اس کے بعد اگست اور نومبر 2009ء میں کیا گیا۔

مزید برآں مالی سال 10ء کے لیے حکومت نے نمو میں معاون اقدامات کا اعلان کیا۔ اس لیے مالی سال 10ء کے آغاز ہی سے یہ واضح تھا کہ اس پالیسی کا مرکزی نقطہ ملکی معاشی بحالی میں مدد ہوگی اور ساتھ ہی معاشی عدم توازن کے ایک اور دور سے بچنے کی کوشش کی جائے گی۔



اس پس منظر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ عدم توازن کی درستی کی وجہ سے معاشی بحالی آئی ہے مثلاً اسمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامی طلب کے اضافے میں ارزانی نے بنیادی کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 2.2)۔ صرفے کی طلب میں مزید معاونت مضبوط دیہی آمدنی (خاص طور پر مالی سال 09ء میں گندم کی زیادہ پیداوار اور قیمتوں کے بعد² اور 2010ء کے بجٹ میں ٹیکس کی رعایات (بشمول گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا خاتمہ اور سینٹ پر ٹیکس میں کمی) کی وجہ سے ملی۔

ملکی پالیسی کی مدد کے علاوہ بیرونی محاذ پر مثبت پیش رفت نے بھی معاشی بحالی میں حصہ لیا۔ سال کے دوران ریکارڈ ترسیلات کی آمد ہوئی جس سے ملکی صرفے میں مضبوطی آئی جبکہ تجارتی بہاؤ بحال ہونے سے برآمدی صنعتوں میں پیداوار کی رفتار بڑھ گئی۔ بیرونی لحاظ سے اشیاء کی عالمی قیمتیں اور شرح مبادلہ دونوں زیادہ تر عرصے کے دوران پائیدار رہے جس سے گرانی کو نسبتاً کم کرنے میں مدد ملی۔

سال کے دوران تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں، صارفنی پائیدار اشیاء اور چند برآمدی صنعتوں میں نمایاں بہتری آئی ہے (دیکھئے جدول 2.3)۔ اگرچہ کچھ شعبے اب بھی مضبوط طلب کے باوجود کمزور نمونہ رکھ رہے ہیں تاہم مالی سال 10ء میں مجموعی صنعتی نمو خصوصاً توانائی کی قلت اور پیداواریت کے نقصانات کے پیش نظر متاثر کن رہی۔ صنعتی پیداوار اور تجارتی حجم کے توسیعی اثرات شعبہ خدمات پر پڑے ہیں جس سے ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات اور تھوک و خوردہ تجارتی سرگرمیوں میں بھرپور بحالی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود مالی سال 10ء کے دوران پانی کی قلت، کپاس اور گندم کی یافت میں کمی اور گئے اور چاول کے زریکاشت رقبے میں کمی کی وجہ سے زرعی شعبے میں ہونے والی کمزور نمو سے حاصل ہونے والا فائدہ جزواً اڑا لیا گیا۔

² اس سے فارم شعبے میں زیادہ صرف کے رجحان کی عکاسی ہوتی ہے۔

جدول 2.3: مجموعی ملکی پیداوار (1999-2000ء کی مستقل قیمتوں پر)									
قیمت: بلین روپے، جی ڈی پی میں حصہ، شرح نمو: فیصد، نمونہ: فیصد، نمونہ: فیصدی درجے									
شعبہ/اشیا		قدراضانی		جی ڈی پی میں حصہ		نمو		نمونہ میں حصہ	
میں 09ء (ن)	میں 10ء (ع)	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء
2,555,948	2,646,845	47.1	46.9	0.8	3.6	0.4	1.7		
1,195,031	1,218,873	21.3	21.9	4.0	2.0	0.9	0.4		
537,087	534,737	9.5	9.9	4.9	-0.4	0.5	0.0		
622,531	648,106	11.2	11.4	3.5	4.1	0.4	0.5		
1,360,917	1,427,972	25.8	25.0	-1.9	4.9	-0.5	1.2		
137,707	135,411	2.6	2.5	-0.2	-1.7	0.0	0.0		
997,966	1,049,569	19.2	18.3	-3.7	5.2	-0.7	0.9		
664,405	693,355	13.4	12.2	-8.2	4.4	-1.1	0.5		
112,884	130,203	2.4	2.1	-11.2	15.3	-0.3	0.3		
112,360	112,789	1.6	2.1	30.8	0.4	0.5	0.0		
2,892,089	3,023,923	52.9	53.1	1.6	4.6	0.8	2.4		
554,115	578,966	10.0	10.2	2.7	4.5	0.3	0.5		
921,015	968,150	17.4	16.9	-1.4	5.1	-0.2	0.9		
314,813	303,521	6.3	5.8	-7.0	-3.6	-0.4	-0.2		
150,629	155,916	2.7	2.8	3.5	3.5	0.1	0.1		
332,108	357,134	6.0	6.1	3.6	7.5	0.2	0.5		
619,409	660,236	10.6	11.4	8.9	6.6	0.9	0.7		
5,448,037	5,670,768	100.0	100.0	1.2	4.1	1.2	4.1		
ان = نظر ثانی شدہ، ع = نمونہ									

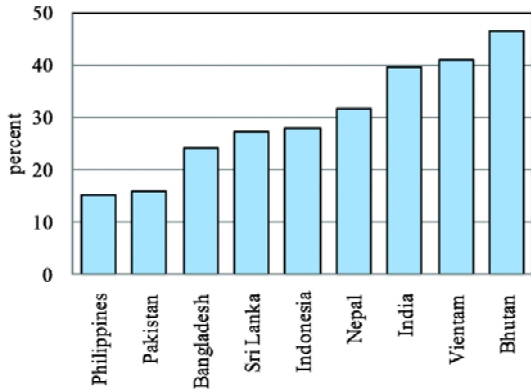
مالی سال 10ء کے دوران ہونے والی بحالی نسبتاً بہتر معاشی مبادیات، کاروبار اور صارفین کے اعتماد میں بہتری کے ساتھ عالمی طلب بحال ہونے کی وجہ سے آئی۔ اس کے باوجود نمو کمزور نظر آتی ہے۔ مالی سال 10ء میں ہونے والی نمونہ معیشت کی کئی ساختی کمزوریاں نمایاں ہیں۔ مثلاً سال کے دوران مجموعی طلب کو سرمایہ کاری اخراجات بڑھنے سے مدد ملی جن کی بنا پر پہلے ہی نجی شعبے کے قرضوں کے لیے گنجائش گھٹ رہی ہے۔ اس لیے یہ ایک پائیدار صورت حال نہیں ہے۔

ایک اور پریشان کن صورتحال وسیع تر معیشت میں توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں میں نفوذ کے بعد م 10ء کی دوسری ششماہی میں گرانی کے دباؤ میں دوبارہ اضافہ ہونا ہے۔ گرانی کا دباؤ مستقل رہنے سے خدشہ ہے کہ زری پالیسی کافی عرصے تک معاون یا غیر جانبدار نہیں ہو سکتی ہے۔

مذکورہ بالا خدشات سرمایہ کاری میں کمی کی وجہ سے مزید بڑھ گئے ہیں۔ یہ مسلسل دوسرا سال ہے کہ سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوئی ہے جس کا اہم سبب ملک میں امن وامان کے ناسازگار حالات ہو سکتے ہیں۔ تقریباً تمام کمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ مزید برآں بحران سے پہلے کے مقابلے میں پیداواریت و فروخت کی پست سطح اور ناکافی معاشی استحکام کے باعث کچھ سرمایہ کاروں کو طلب کی قوت اور لچک پر یقین نہیں ہے جبکہ ملکی سرمایہ کار مقامی طلب کی قوت پر زیادہ یقین رکھتے ہیں اور سال کی دوسری ششماہی کے دوران انہوں نے بھاری سرمایہ جاتی اخراجات کیے۔ ملک میں سرمایہ کاری کی حالیہ کمی نے پاکستان کو ایشیائی ممالک میں انتہائی مخدوش مقام پر لاکھڑا کیا ہے کیونکہ پاکستان میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب خطے میں پست ترین سطح پر ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کو سرمایہ کاری کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پیداواریت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

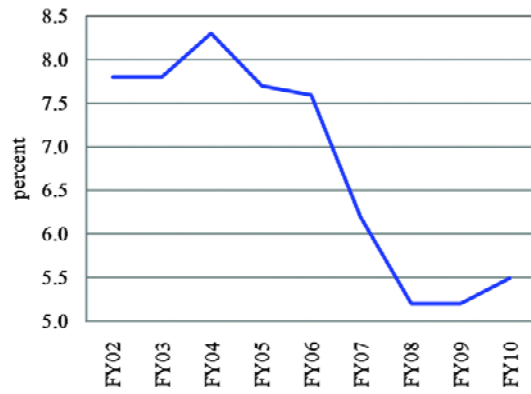
مزید برآں اگر سرمایہ جاتی اخراجات بدستور قلیل رہے تو گرانی پر خاصا دباؤ ڈالے بغیر بلند طلب کو پورا کرنا مشکل ہوگا اور وسط مدت میں نمو سے الٹا نقصان ہوگا۔ خصوصاً مالی سال 10ء میں پیداوار میں اضافہ اسی لیے ممکن ہوا کہ اہم اشیاء سازوں کے پاس خالی استعداد تھی۔ اس سے نہ صرف اشیاء سازوں کو بڑھتی ہوئی طلب کو فوری پورا کرنے کا موقع ملا بلکہ گرانی پر کوئی

شکل 2.3: ایشیا میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب



Source: World Development Indicators

شکل 2.4: پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی شرح



Source: Economic Survey 2009-10

دباؤ ڈالے بغیر پیداوار بڑھانے میں بھی مدد ملی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف استعداد میں اضافے کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں بڑھتی ہوئی طلب کو آسانی سے پورا کیا جاسکے۔ سرمایہ کاری اس لیے بھی ضروری ہے کہ دستیاب استعداد کے زیادہ سے زیادہ اور موثر استعمال کو یقینی بنا کر پیداواری فوائد حاصل کیے جاسکیں۔ اس تناظر میں سرمایہ کاری کے لیے سب سے اہم شعبہ توانائی کا ہے۔ چھوٹے کاروباری اداروں میں توانائی کے مسائل پیداوار بیت اور روزگار کو خاصا نقصان پہنچایا ہے کیونکہ یہ ادارے محدود مالی وسائل کے سبب توانائی کے متبادل ذرائع نہیں رکھتے۔ چونکہ اشیاء سازی کا شعبہ سرمایہ جاتی پیداواری نقصان کی تلافی لیبر کے پیداواری فوائد سے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس لیے توانائی کی شدید قلت روزگار کے مواقع محدود کرنے کی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔ اس لیے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہم شعبوں میں سرمایہ جاتی اخراجات کی غیر موجودگی میں معیشت ایک منحوس چکر میں گھری ہوئی ہے، نمو کے امکانات ابھی تک خوش آئند نہیں اور اس کے نتیجے میں بیرونی سرمایہ کاری سے سماجی بے چینی میں اضافہ ہوگا جس سے بیرونی سرمایہ کار دور رہیں گے۔

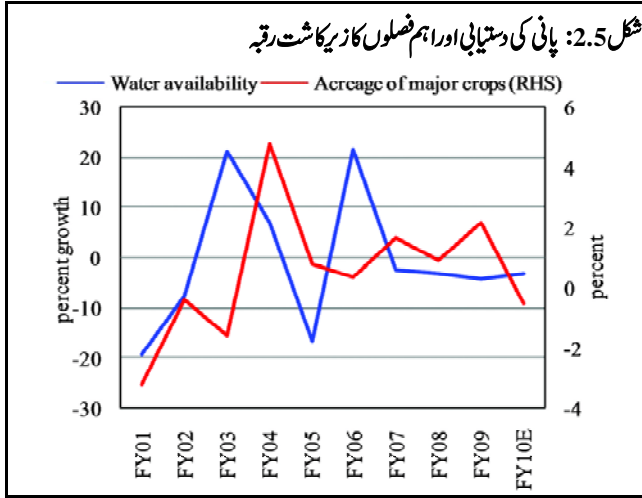
اس لیے معیشت کو معتدل بحالی کے راستے پر رواں رکھنے کی خاطر توانائی میں سرمایہ کاری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے سرکاری اور نجی شعبوں دونوں کی شرکت ضروری ہوگی۔ خصوصاً گزشتہ چار برسوں میں واضح پالیسیاں نہ ہونے کی وجہ سے شعبہ توانائی میں نجی سرمایہ کاری کم کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ طویل عرصے تک بجلی اور گیس کے ٹیرف میں بلند زراعت سے سرکاری رقوم ختم ہو گئی ہیں جو منصوبوں کی توسیع اور ان کی جدید کاری کے لیے استعمال ہو سکتی تھیں (دیکھئے جدول 2.4) جس کے نتیجے میں شعبہ توانائی میں دو برسوں سے مسلسل سرکاری سرمایہ کاری کم رہی ہے۔

مزید برآں مستقبل میں نمو کے لیے سرمایہ کاری ضروری ہے اور پائیدار نمو کا انحصار اس پر ہے کہ مستقبل کے اخراجات کو کیسے پورا کیا جائے گا۔ ملکی بچت میں اضافہ ضروری ہے تاکہ بھاری مالیاتی اخراجات سے پیدا ہونے والے عدم توازن کو روکا جاسکے۔ یہ بات اہم ہے کہ اگرچہ نجی شعبے کی پست سرمایہ کاری کی ضروریات عام

طور پر نجی (پست) بچت سے پوری کی جاتی ہے تاہم پاکستان میں سرکاری شعبے کی بچت میں کمی بچت اور سرمایہ کاری میں فرق کا اہم ماخذ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ: (الف) نجی شعبے میں سرمایہ کاری میں اضافے، (ب) نجی شعبے میں زیادہ بچت پیدا کرنے اور ساتھ ہی (ج) سرکاری شعبے میں بچت سرمایہ کاری فرق کو کم کرنے کے لیے کوششیں کی جائیں۔

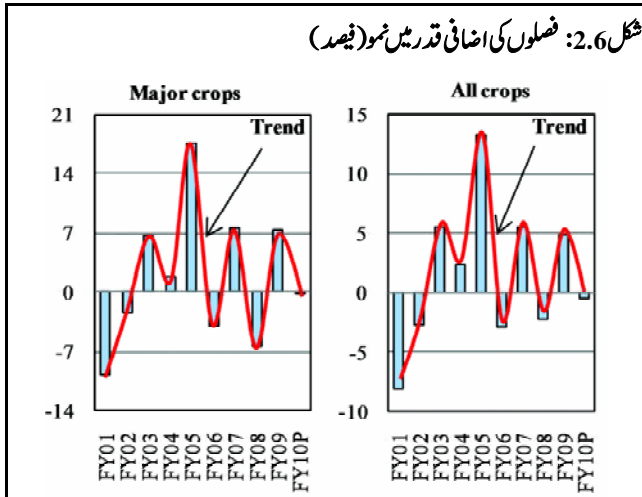
2.3 شعبہ زراعت

مالی سال 10ء میں زرعی نمو کم ہو کر 2.0 فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال 4.0 فیصد تھی۔ اس کمی کی وجہ نہ صرف فصلوں کے ذیلی شعبے کی منفی نمو بلکہ بلند تر اساس بھی تھی جس سے گلہ بانی میں نمایاں نمو کے



اثرات زلزلہ ہو گئے۔ مالی سال 10ء کے دوران فصلوں کی کارکردگی متاثر ہونے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) پانی کی قلت، (ب) مالی سال 09ء کی نسبت مصدقہ بیجوں کی ناکافی فراہمی اور (ج) رینج³ میں بوائی کے اہم موسم یعنی نومبر تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران کم بارشیں ہونا۔ اس کے علاوہ چاول اور گنے کی قیمتوں میں غیر یقینی کیفیت کی وجہ سے بھی فصلوں کے شعبے میں منفی نمو ہوئی۔ ان عوامل کی بنا پر زیر کاشت رقبہ میں کمی کے ساتھ اہم فصلوں کی یافت بھی کم ہوئی۔ مالی سال 11ء میں اہم فصلوں کے بارے میں مضبوط بحالی کی توقع تھی لیکن حالیہ سیلاب سے خریف⁴ کی فصلوں کو بچنے والے نقصانات کی وجہ سے یہ توقع پوری نہیں ہو سکے گی۔

میں 10ء میں کاشت کے اہم مرحلے کے وقت فصلوں کے شعبے کو آب پاشی کے لیے پانی کم مقدار میں دستیاب تھا۔ اس لیے کاشتکار بھر پور بوائی نہ کر سکے اور اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبہ میں کمی واقع ہوئی۔ مالی سال 10ء میں اہم فصلوں کے رقبے میں 0.5 فیصد سال بسال منفی نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ پوری دہائی میں فصلوں کے رقبے میں اوسطاً 0.5 فیصد سالانہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.5)۔ تاہم بوائی کے وقت اچھی قیمتوں کی وجہ سے کپاس اور گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا۔



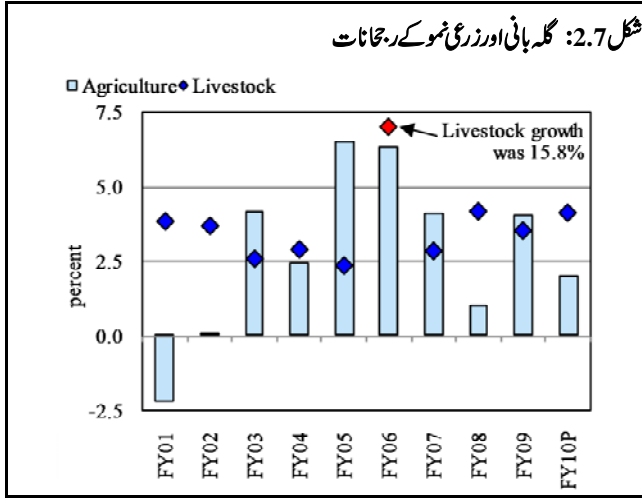
فصلوں کے شعبے خصوصاً اہم فصلوں میں اکثر گردش رجحان رہا جس کی عکاسی مالی سال 02ء سے نمو میں تیزی مندی سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.6)۔ اس تیزی مندی گردش کی بنیادی وجہ منڈی کے نقائص ہیں مثلاً جب کاشتکاروں نے پرکشش قیمتوں کی بنیاد پر فصل کا انتخاب کیا، خواہ وہ عالمی قیمتوں میں تبدیلی کی وجہ سے یا وافر فراہمی کے باعث تو کثافت کے وقت ملکی قیمتیں گر گئیں۔ اس کے نتیجے میں کاشتکار اگلے سال دوسری فصل کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں جو معاشی لٹرچر میں کلاسیکی پیداواری گردش ہے۔ کاشتکاروں کو بازار مستقبل کے رجحانات کے بارے میں بروقت معلومات دینے سے وسائل کا غلط اختصاص کم اور کاشتکاروں کی آمدنی بہتر ہو سکتی ہے۔ بازار مستقبل صحت مند ہونے سے کاشتکاروں کا نقصان کم ہوگا۔ اگر بازار مستقبل دستیاب ہے تو کاشتکار اپنی پیداوار کو مخصوص قیمت پر بیچ سکے گا اور اپنی آمدنی کا حساب لگا سکے گا۔ منڈی کی

ساخت میں بہتری سے نہ صرف زرعی پیداوار میں تغیر پذیری کم کرنے بلکہ زرعی اشیاء کی قیمتوں میں تغیر پذیری کو گھٹانے میں بھی مدد ملے گی۔ مزید برآں ذخیرہ اندوزی کی بہتر سہولتیں ہونے سے کاشتکاروں کو قیمتوں کے اشاروں کے لحاظ سے بازار کاری کے فیصلے کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

آب پاشی کے لیے پانی کی کم دستیابی، زیر کاشت رقبہ میں کمی اور زرعی قرضوں میں سست روی کے باوجود کھاد کے استعمال میں نمو مستحکم رہی۔ مالی سال 10ء کے دوران کھاد کی پست قیمت، وافر فراہمی اور کاشتکاروں کو گندم کی اچھی قیمتیں ملنے کی توقعات کے باعث کھاد کا زیادہ استعمال ہوا۔ دوسری جانب مالی سال 10ء کے دوران خریف اور رینج میں بوائی کے اہم موسم کے دوران پانی کی قلت اور بینکوں کے قرضے دینے میں محتاط رویے اپنانے کی وجہ سے زرعی قرضوں میں نموست روی کا شکار رہی۔ اس کے علاوہ زرعی قرضوں کی تقسیم ریوالونگ کریڈٹ اسکیم پر مبنی ہے اور ایک تخصیصی بینک کی طرف سے ترقیاتی مقاصد کے لیے بھاری قرضے دیے جانے سے قلیل مدتی پیداواری قرضوں کے لیے دستیاب رقم کمی ہو گئی۔

³ رینج کا موسم اکتوبر سے مارچ تک رہتا ہے۔

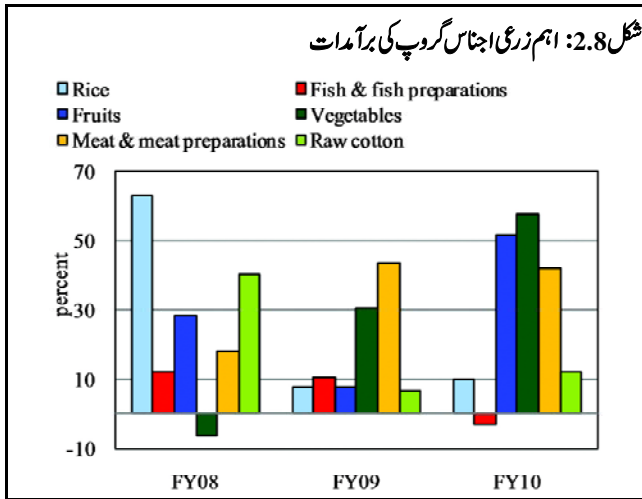
⁴ خریف کا موسم اپریل سے ستمبر تک ہوتا ہے۔



ثابت پہلو یہ ہے کہ مالی سال 10ء میں گلہ بانی کے شعبے میں مضبوط نمو کے باعث زرعی شعبے میں معتدل نمو ممکن ہوئی (دیکھئے شکل 2.7)۔ بڑھتی ہوئی ملکی اور بیرونی طلب کی وجہ سے گلہ بانی کے شعبے میں خوب نمو ہوئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے پاس گلہ بانی مصنوعات (گوشت، گوشت سے تیار کی جانے والی اشیاء اور زندہ جانور) مشرق وسطیٰ، یورپی یونین اور ملائیشیا برآمدات کرنے کی بے پناہ صلاحیت ہے۔ اس لیے اس اہم شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پس منظر میں یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ گلہ بانی کے ذیلی شعبے میں قرض گیروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ماہی گیری کے ذیلی شعبے کی کارکردگی سے بھی پانی کی کم دستیابی کے اثرات واضح ہوتے ہیں کیونکہ مالی سال 10ء کے دوران اس کی قدر اضافی نمو کی شرح کم ہو کر 1.4 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 09ء میں 2.3 فیصد تھی۔ جنگل بانی کے ذیلی شعبے میں کے قدر اضافی نمو کی شرح کم ہو کر 0.6 فیصد ہے تاہم ان کے دیگر شعبوں کے ساتھ روابط، تجارت خاص کر روزگار میں ان کا حصہ بہت بڑا ہے۔ اسی لیے ان شعبوں میں پائیدار نمو کے حصول کے لیے سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

مالی سال 11ء کے بجٹ میں زراعت اور توانائی کے شعبے میں مشترکہ ترقی کے لیے کچھ اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا جیسے (الف) منگلہ ڈیم میں پانی کے ذخیرے کی گنجائش بڑھانا جو 2010-11ء میں مکمل ہوگا، (ب) 2010-11ء میں دیامر بھاشا ڈیم کا افتتاح ہو جائے گا جو پانی کے ذخیرے سے 4500 میگا واٹ بجلی پیدا کرے گا اور (ج) پانی، زراعت، گلہ بانی اور ذریعہ شعبوں کی ترقی کے لیے 40 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔



2.3.1 زرعی برآمدات
ہر چند کہ مالی سال 10ء میں فصلوں کی پیداوار کمزور ہوئی تاہم زرعی اشیاء کی برآمدات میں اچھی نمو ہوئی۔⁵ مضبوط بیرونی طلب اور دیگر اہم پیداواری ممالک میں کمزور کاشت کے باعث اری اور دیگر غیر باہمی چاولوں، مویٹیوں، بھلوں اور سبز یوں، مسالوں اور دیگر غذائی اشیاء کو روایتی اور نئی منڈیوں⁶ میں برآمد کرنے سے نمو میں مدد ملی۔ غذائی گروپ میں چاول کی برآمدات میں اضافے کی وجہ اری اور دیگر چاولوں کی اقسام کی اچھی نمو ہے۔ اس کے برعکس باہمی چاول میں منفی نمو دیکھی گئی۔ باہمی چاول کی پست برآمدات کی وجہ پست تر اکائی قدر ہے کیونکہ مالی سال 10ء کے دوران باہمی کی مقدار میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اس میں 14.4 فیصد منفی نمو ہوئی تھی۔ زرعی برآمدات میں چاول کے گروپ کی مضبوط برآمد کا مجموعی زرعی برآمدات کی نمو میں غالب حصہ ہے (دیکھئے شکل 2.8)۔ بھلوں کی برآمدات میں نمو مقدار اور قدر دونوں

لحاظ سے کافی متاثر کن ہوئی ہے جس کی بنیادی وجہ مضبوط طلب اور چکوتے اور آم کی اچھی پیداوار ہے۔ مالی سال 10ء میں سبز یوں کی برآمدی مقدار میں نموست رہی تاہم اکائی قدر

⁵ قدر کے لحاظ سے (امریکی ڈالر)۔

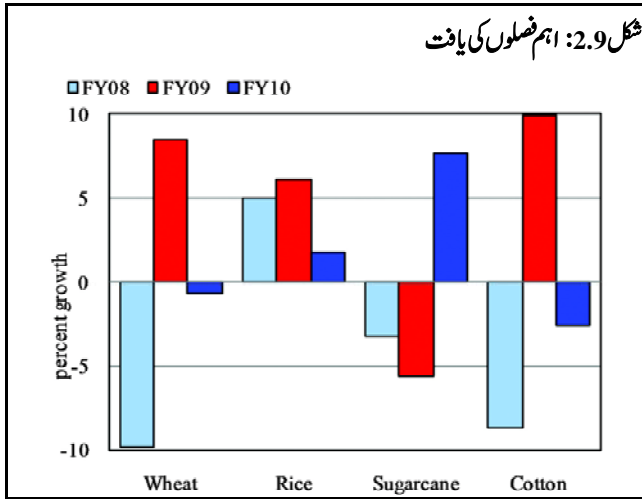
⁶ چین، ملائیشیا، انڈونیشیا اور سنگاپور۔

بلند ہونے کے باعث قدر کے لحاظ سے 57.3 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 30.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 10ء کے دوران صرفنے کے مقابلے میں ملکی پیداوار میں کمی کے باوجود روٹی اور دھاگے کی برآمدات میں مقدار اور قدر دونوں لحاظ سے اضافہ ہوا کیونکہ عالمی رسد کے حوالے سے خدشات کے باعث اس کی عالمی قیمتیں بلند تھیں اور ملکی مقامی تاجروں نے تیزی سے برآمدات کیں۔

مالی سال 10ء کے دوران گوشت اور گوشت سے تیار شدہ اشیاء کی برآمدات بڑھ کر 10 کروڑ ڈالر ہو گئیں جبکہ گزشتہ مالی سال 7 کروڑ 5 لاکھ ڈالر تھیں۔ مالی سال 08ء سے گلہ بانی مصنوعات کی برآمدات گنی ہو گئی ہیں جو گلہ بانی کی آئندہ نمو، دیہی آمدنی نیز معیشت کے لیے مثبت علامت ہے۔ تاہم مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات کی برآمدات سخت مایوس کن رہی۔ مالی سال 10ء کے دوران مقدار میں نمو میں سست روی کے باعث قدر کے لحاظ سے 2.7 فیصد منفی نمو ہوئی۔ ذخیرہ کاری اور پیچنگ میں سرمایہ کاری اور بین الاقوامی معیارات اختیار کرنے سے مچھلی اور اس کی مصنوعات کی یورپی یونین، جاپان اور دیگر ممالک کو برآمدات بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

اشیاء کی پرکشش قیمتوں کے پیش نظر زرعی اشیاء کی برآمدات میں نمو خوش آئند ہے۔ اس سے نہ صرف ملکی تجارتی خسارہ کم ہوگا بلکہ فارم شعبے کی آمدنی میں اضافے میں بھی مدد ملے گی۔ اس تناظر میں اہم بات یہ ہے کہ کٹائی کے بعد کے نقصانات میں کمی لاکر زرعی اشیاء کی اضافی برآمدات پیدا کی جاسکتی ہیں۔ اس کے لیے کاشتکاروں کی آگہی، تربیت، انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری، گوداموں کی تعمیر اور نقل و حمل کے نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

2.3.2 اہم فصلیں



مالی سال 09ء میں 7.3 فیصد کی نمایاں نمو کے بعد مالی سال 10ء میں اہم فصلوں کی جانب سے اضافہ قدر میں 0.2 فیصد کی کمی واقع ہوئی جس کا سبب زیر کاشت رقبے میں کمی (ماسوا کپاس اور گندم)، بوائی کے اہم وقت میں پانی کی کمی اور گنے اور چاول کی مایوس کن قیمتیں تھیں (دیکھئے شکل 2.9)۔

قیمتوں میں مراعات کے واضح اشاروں کی وجہ سے گندم کی فصل کو استثنا حاصل تھا۔ اگرچہ عالمی قیمتوں میں کمی ہوئی تاہم حکومت نے مالی سال 09ء میں دی جانے والی معاون قیمت مالی سال 10ء میں بوائی کے وقت برقرار رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ مالی سال 10ء کے دوران آب پاشی کے لیے پانی کی کمی اور موسم سرما کی کم بارشوں کے باوجود گندم کے زیر کاشت رقبے میں 0.7 فیصد اضافہ ہوا۔ کھاد کے نسبتاً کم نرخوں کے پیش نظر کاشتکار پر امید تھے اور مالی سال 10ء

میں کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ موسم سرما کی تاخیر سے ہونے والی بارشوں سے گندم کی یافت کو مدد ملی تاہم مالی سال 09ء کے مقابلے میں مالی سال 10ء میں زیریں پنجاب اور بالائی سندھ میں گندم کی بوائی کے وقت پانی کی کمی اور فصل پر پھپھوندی کی وجہ سے یافت کم رہی۔ اس پس منظر میں مالی سال 10ء کے دوران 23.9 ملین ٹن گندم کی پیداوار ہوئی جو ہدف 25.0 ملین ٹن سے کم رہی جبکہ مالی سال 09ء میں 24.0 ملین ٹن اصل پیداوار ہوئی۔ ابتدا میں چنے کی پیداوار کم کاشت کے باعث متاثر ہوئی اور اس کے بعد موسم سرما کی بارشیں کم ہونے سے اس کی یافت گھٹ گئی کیونکہ چنے کی زیادہ تر کاشت بارانی علاقوں میں کی جاتی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران چنے کی 22.9 فیصد منفی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال اس کی نمو میں 56.0 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا تھا۔

مالی سال 10ء کے دوران زیر کاشت رقبہ کم ہونے کی بنا پر چاول، گنے اور مکئی کی پیداوار میں کمی آئی۔ یہ بات اہم ہے کہ مالی سال 10ء میں چاول کی پیداوار کم ہونے کے باوجود یہ ملک کی دوسری بڑی فصل رہی اور مالی سال 10ء کے دوران چاول کی ریکارڈ برآمدکاری بنیادی سبب تھا۔ گنے کی پیداوار زیر کاشت رقبہ کم ہونے، پانی کی قلت کے ساتھ موسم سرما کی کم بارشوں کے باعث مسلسل دوسرے سال منفی رہی اور اس کے اثرات اکثر بجلی کی عدم فراہمی کے باعث ٹیوب ویل نہ چلنے سے مزید بڑھ گئے۔

کپاس کی فصل اس لیے فائدے میں رہی کہ دوسری مسابقتی فصلوں کے زیر کاشت رقبے پر کپاس کاشت کی گئی۔ سندھ میں کپاس کی مضبوط نمو کے باعث اس کی مجموعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ پنجاب کپاس کی پیداوار کے حوالے سے اہم صوبہ ہے۔ اگر بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کو مناسب طور پر قابو کر لیا جاتا تو کپاس کی پیداوار اس سے بھی زیادہ ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ بی ٹی کپاس کے اصل بیج استعمال کرنے کے بجائے ناقص معیار کے بیج استعمال کیے گئے جس سے پنجاب میں یافت کم ہوئی (دیکھئے جدول 2.5)۔ اس کے برعکس سندھ میں کپاس کی پیداوار کافی غیر معمولی رہی کیونکہ کیڑے مکوڑے اور بیماریوں کے حملے کم ہوئے، بی ٹی کپاس کے موزوں بیج استعمال کیے گئے اور خوش قسمتی سے موسم سازگار رہا۔ درجہ حرارت کم رہا اور مون سون کی بارشیں زیادہ نہیں ہوئیں۔

جدول 2.5: شعبہ زراعت کی کارکردگی								
نمو فیصد میں								
اضافہ قدر	اکائی	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء (ن)	م 10ء (ع)	م 09ء	م 10ء
زری اضافہ قدر	ارب روپے	1,092.1	1,137.0	1,148.9	1,195.0	1,218.9	4.0	2.0
جس میں								
اہم فصلیں	ایضاً	370.0	398.6	373.2	400.5	399.7	7.3	-0.2
چھوٹی فصلیں	ایضاً	126.5	125.2	138.9	136.6	135.0	-1.6	-1.2
گلہ بانی	ایضاً	561.5	577.4	601.4	622.5	648.1	3.5	4.1
فصلوں کی پیداوار								
کپاس	ملین کانٹن	13.0	12.9	11.7	11.8	12.9	0.9	9.3
گندم	ملین ٹن	21.3	23.3	21.0	24.0	23.9	14.7	-0.5
چاول	ایضاً	5.5	5.4	5.6	7.0	6.9	25.0	-1.0
گنا	ایضاً	44.7	54.7	63.9	50.0	49.4	-21.7	-1.3
غیر فصلی شعبے								
گوشت کی پیداوار	000 ٹن	2,515.0	2,618.0	2,728.0	2,843.0	2,965.0	4.2	4.3
دودھ (انسانی استعمال)	ایضاً	31,970.0	32,986.0	34,064.0	35,160.0	36,299.0	3.2	3.2
مچھلی کی پیداوار	ایضاً	604.9	640.0	885.0	914.1	925.7	3.3	1.3
جنگلات کی پیداوار	000 کیوبک میٹر	265.0	373.0	363.0	347.0	356.0	-4.4	2.6
خام مال								
بیج کی بہتر پیداوار	000 ٹن	226.1	218.6	264.7	314.6	305.8	18.9	-2.8
کھاد کا استعمال	ملین نیوٹن ٹن	3.6	3.8	3.7	3.6	3.7	3.6	17.4
ٹریکٹروں کی فروخت	تعداد	48802	54052	53203	60351	64377	13.4	6.7
قرضے کی دستیابی								
قرضے کی تقسیم	ارب روپے	137.5	168.8	211.6	233.0	248.1	10.1	6.4
ان = نظر ثانی شدہ، ع = عبوری								

ماخذ: بینک دولت پاکستان، این ایف ڈی سی، ایم آئی این ایف اے، اقتصادی سروے پاکستان 2009-10ء

گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 10ء کے دوران دیگر بڑی فصلوں کمائی، جوار اور تل کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے باعث پیداوار گھٹ گئی۔ آب پاشی کے لیے دستیاب پانی میں کمی اور ناسازگار موسم کی وجہ سے رقبے میں کمی واقع ہوئی۔ تاہم کمائی کی یافت میں اضافے سے زیر کاشت رقبے میں کمی کا کچھ اثر زائل ہو گیا لیکن باجرے، جوار اور تل کی یافت میں کمی کی بنا پر مالی سال 10ء میں زیر کاشت رقبے میں کمی کے اثرات مزید بڑھ گئے۔

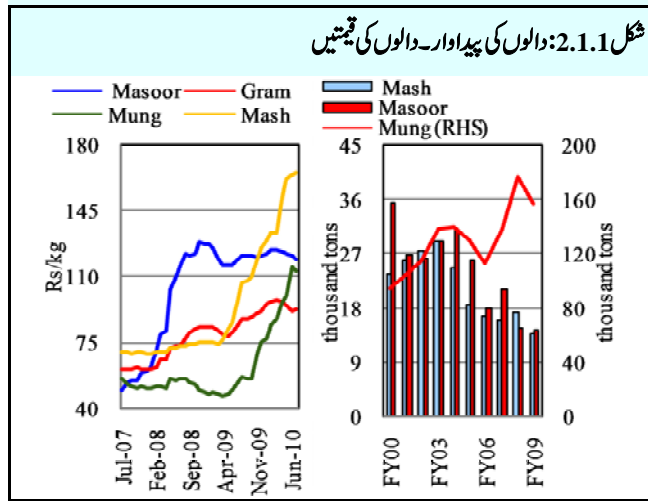
2.3.3 چھوٹی فصلیں

مالی سال 10ء کے دوران آلو اور پیاز کی پیداوار گذشتہ برس کی نسبت بڑھی ہے جس کا سبب اچھے نرخ، بیرونی طلب میں اضافہ اور زیر کاشت رقبے کا بڑھنا ہے۔ موسم سرما کی تاخیر سے ہونے والی بارشوں کے باعث بھی ان فصلوں کی پیداوار اچھی ہوئی۔ بلند قیمتوں کے باوجود مریچوں، ماش اور مونگ کی فصلوں کی پیداوار زیر کاشت رقبہ کم ہونے کی بنا پر گھٹ گئی۔ مالی

سال 10ء میں مونگ اور ماش کی دال میں ایک اور سال کمی دیکھی گئی جبکہ مسور کی دال کی پیداوار میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور مالی سال 10ء کے دوران یہ 14.0 ہزار ٹن کی سطح پر ہی رہی۔ دالوں کی پیداوار مقامی صرفے کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی اس لیے پاکستان دالیں درآمد کرتا ہے۔ مالی سال 10ء میں مسور کی دال کی عالمی قیمت خاصی بلند تھی جس کے باعث ملکی گرانری اور درآمدی بل پر دباؤ میں اضافہ ہوا۔ دالوں کی پیداوار کم ہونے کی بنیادی وجہ آب پاشی کے لیے پانی کی کم دستیابی تھی (دیکھئے باکس 2.1)۔

جدول 2.1.1: دال کی پیداوار، درآمد اور قیمتوں میں تبدیلی		
فیصد		
میں 09ء	میں 10ء	پیداوار
-6.7	0.0	مسور
-11.8	-24.2	مونگ
-17.6	-21.4	ماش
دالوں کی درآمد		
12.0	14.6	درآمد
فرخ		
74.9	0.2	مسور
-4.4	54.3	مونگ
8.5	68.5	ماش

ماخذ: بینک دولت پاکستان اور وفاقی حکومت شاریات



کی دال برآمد نہیں کی جائے گی اور اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا امکان ہے۔ خوش قسمتی سے مالی سال 11ء کے لیے دالوں کی عالمی قیمتیں کم رہنے کا امکان ہے اس لیے چنے اور مسور کی قیمتیں مستحکم رہنے کی توقع ہے۔

مالی سال 10ء میں عبوری تخمینے کے مطابق پھلوں کے مشترکہ گروپ کی پیداوار میں 3.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اس میں 3.9 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ م 10ء میں چکوتے، آم، انگور اور امرود کی پیداوار بڑھی جبکہ سیب، خوبانی، کیلے اور بادام کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ مالی سال 10ء کے دوران پھلوں کی برآمدات میں چکوتے اور آم کی بلند پیداوار کا حصہ زیادہ ہے جس سے پھلوں کی برآمدات 51.9 فیصد بڑھیں جبکہ مالی سال 09ء میں 7.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

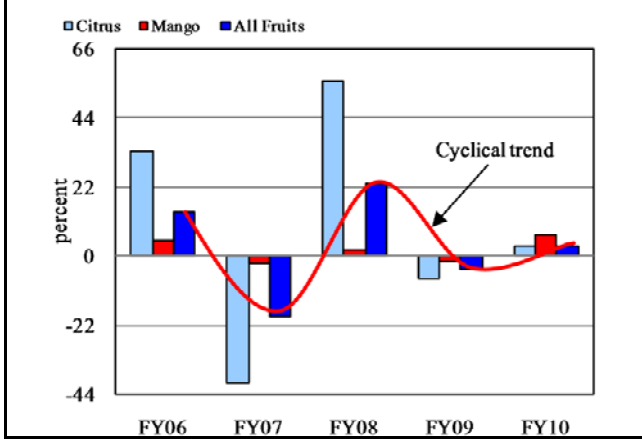
مالی سال 06ء سے چکوتے، آم اور پھلوں کے مشترکہ گروپ کی پیداواری نمو گردش رجحان کے باعث ہے کیونکہ ان فصلوں میں ایک سال اضافہ ہوتا ہے اور اگلے سال اس کے برعکس ہوتا ہے (دیکھئے شکل 2.10)۔ اس کا سبب مٹی میں غذائی اجزاء کمزور ہونے کے ساتھ ناقص انتظام کی بنا پر پھل دار درختوں کی پیداوار بہت کم ہونا ہے۔ اس کے علاوہ ملکی و بیرونی مضبوط طلب کے باوجود بائیں کم ہونے اور کیڑے مکوڑوں، بیماریوں کے بڑھتے ہوئے حملوں کی وجہ سے پیداوار کمزور رہی۔ اس حوالے سے پرانے پودوں کی جگہ نئے پودے لگانے،

باکس 2.1: دالوں کی پیداوار، درآمد اور قیمتیں

جنوبی ایشیا میں دالیں پروٹین حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہیں۔ دالوں کی مختلف اقسام جیسے چنا، مونگ، ماش، مسور اور مٹر کاشت کی جاتی ہیں اور انہیں گوشت کے بغیر لحمیات حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کو ملکی پیداوار ناکافی ہونے کی بنا پر خاصی مقدار میں دالوں کو درآمد کرتا ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران مسور کی پیداوار برقرار رہی تھی لیکن بائیں کم ہونے کی وجہ سے مونگ اور ماش کی دال کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی کیونکہ یہ فصلیں زیادہ تر بارانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ملک میں مسور کی پیداوار مقامی ضروریات سے کم ہونے کی وجہ سے اسے خاصی مقدار میں درآمد کرتا ہے لیکن دوسری جانب مونگ اور ماش کی دال کو بھارت برآمد کیا گیا۔

مقامی خاص طور پر کم آمدن گروپ میں دالوں کے استعمال کی اہمیت کے پیش نظر دالوں کی مسلسل گرتی ہوئی پیداوار باعث تشویش ہے (دیکھئے جدول 2.1.1)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران کل فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں دالوں کا حصہ کم ہو کر 4.6 فیصد ہو گیا ہے جبکہ دس سال مالی سال 2000ء میں ان کا حصہ 6.2 فیصد تھا۔ تاہم گزشتہ کئی برسوں سے مونگ کی دال کی پیداوار مقامی صرفے سے زیادہ ہونے کی بنا پر ملک اضافی پیداوار دیگر ممالک میں برآمد کرنے کے قابل ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 2.1.1)۔ مالی سال 01ء سے مالی سال 10ء کے دوران مونگ کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں اوسطاً 0.5 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کے باعث اس عرصے کے دوران اس کی یافت میں اوسطاً 3.2 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس ماش اور مسور کی دال کی پیداوار میں کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ مالی سال 01ء سے مالی سال 10ء کے دوران ماش اور مسور کی دال کے زیر کاشت رقبے میں بالترتیب 3.9 اور 6.7 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کہ برآمد (مونگ) کی جاری ہیں اور مقامی طور پر استعمال (ماش) ہو رہی ہیں، ان میں عام طور پر اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے جدول 2.1.1)۔ دالوں کی مقامی پیداوار میں اضافے کے لیے خشک سالی برداشت کرنے والی اقسام اور بلند یافت بیجوں کی اقسام پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے ہمارے کاشتکاروں کو بہتر منافع کی پیشکش ہوگی اور درآمدی بل پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملے گی۔ ملک میں حالیہ سیلاب اور بارشوں کے باعث مونگ کی فصل کو نقصان پہنچا ہے اس لیے مالی سال 11ء کے دوران مونگ کی دال برآمد نہیں کی جائے گی اور اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا امکان ہے۔ خوش قسمتی سے مالی سال 11ء کے لیے دالوں کی عالمی قیمتیں کم رہنے کا امکان ہے اس لیے چنے اور مسور کی قیمتیں مستحکم رہنے کی توقع ہے۔

شکل 2.10: منتخب پھلوں کی پیداوار میں نمو

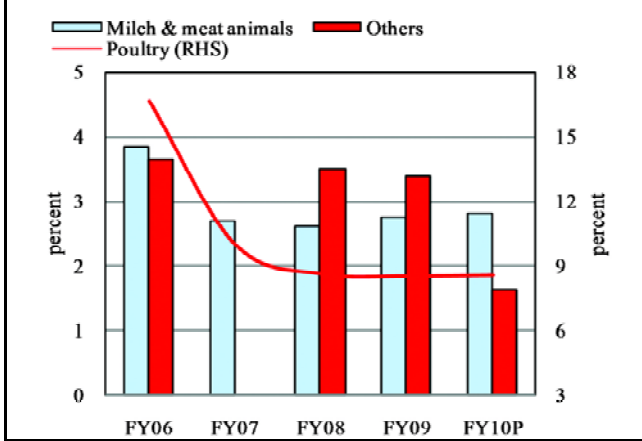


پھلوں کی فصلوں کی بہتر پھیلنے کی درآمد مٹی کے بہتر استعمال اور پانی کی دستیابی میں اضافے سے ملک میں پھلوں کی پیداوار میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

2.3.4 گلہ بانی

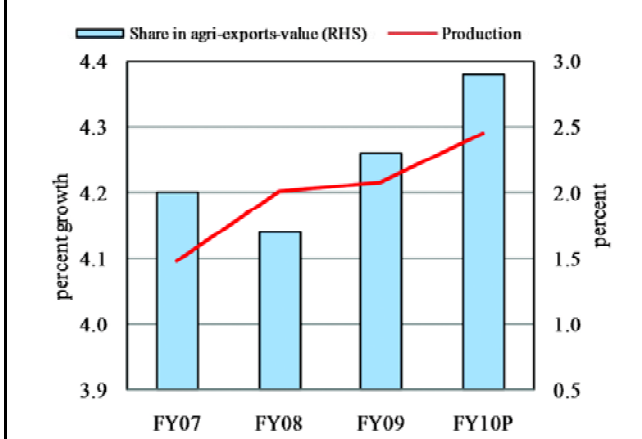
مالی سال 10ء کے دوران گلہ بانی شعبے میں 4.1 فیصد کی مضبوط نمو ریکارڈ کی گئی جو اپنے سال کے ہدف 4.0 فیصد اور گزشتہ مالی سال کی 3.5 فیصد نمو سے زائد تھی۔ دودھ اور گوشت فراہم کرنے والے جانوروں کی تعداد میں بھرپور نمو کے باعث اس شعبے کی نمو بڑھی (دیکھئے شکل 2.11)۔ اس شعبے کی سرگرمیوں میں اضافے کا بڑا سبب دودھ، گوشت، گوشت سے تیار ہونے والی اشیاء اور زندہ جانوروں کی بڑھتی ہوئی ملکی اور بیرونی طلب ہے۔ گلہ بانی شعبے کے معاشی نمو کے ساتھ گہرے روابط ہیں۔ یہ بے زمین کاشتکاروں کے لیے لچھیاں اور روزگار کی فراہمی کا اہم ذریعہ ہے۔ اسی لیے یہ شعبہ ملک میں غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ شعبہ مستحکم آمدنی اور اہم خام مال جیسے چمڑا اور دیگر صنعتوں کے لیے چربی، کھالیں، اون ربال وغیرہ فراہم کرنے کا ذریعہ بنا ہے۔ گلہ بانی شعبے میں مضبوط طلب کی اہم وجہ آبادی میں اضافہ اور بڑھتی ہوئی آمدنی (جس کے باعث غذائی عادات بدل رہی ہیں) نیز برآمدات میں اضافہ ہے۔ حالیہ برسوں میں طلب اور رسد میں فرق کی وجہ سے گلہ بانی کی زیادہ تر مصنوعات خاص طور پر دودھ اور گوشت کی قیمتوں میں طویل مدت اضافے کا رجحان رہا ہے۔

شکل 2.11: گلہ بانی کی نمو



گلہ بانی کی مجموعی اضافی قدر میں دودھ اور گوشت کا مشترکہ حصہ 86.0 فیصد ہے اس لیے اس شعبے میں نمو کے امکانات بڑھنے کی خاصی صلاحیت ہے۔ دودھ اور گوشت کی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذخیرہ کاری اور نقل و حمل میں بہتری کے ذریعے معیشت میں ان کے حصہ بڑھ سکتا ہے۔ دودھ کی پروسیسنگ اور تشہیر کے موجودہ نظام کی کارکردگی اچھی نہیں۔ نجی شعبے کی دودھ کے قدری سلسلے میں سرمایہ کاری میں معقول اضافے سے ملکی رسد میں بہتری آسکتی ہے۔

شکل 2.12: گوشت کی پیداوار اور برآمدات



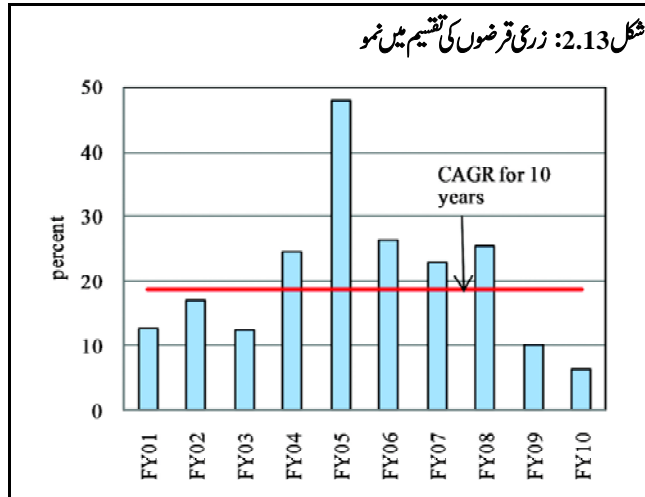
گلہ بانی کی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کے باعث اس کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور گزشتہ برس کی نسبت مالی سال 10ء میں مجموعی زرعی برآمدات میں اس کا حصہ 0.6 فیصدی درجے بڑھ گیا (دیکھئے شکل 2.12)۔ ملکی صرفے اور برآمدات میں اضافے سے گلہ بانی شعبے میں نمو کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ پاکستان حلال گوشت برآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہونے والا ہے کیونکہ خلیج اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ ملائیشیا کے درآمد کنندگان نے حلال گوشت میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ملائیشیا نے پاکستان سے سالانہ 60 ہزار ٹن حلال گوشت درآمد کرنے کی منظوری دی ہے۔ نجی شعبہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر کارپوریٹ فارمنگ اور انفراسٹرکچر ڈی ہائیڈریٹیشن ٹیکنالوجی کی تیاری کے

علاوہ سردخانوں، قدر اضافی پر مبنی پروسیڈنگ، تیز رفتار برآمدی نقل و حمل اور نئی منڈیوں کی تلاش میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف دیہی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ معاشی سرگرمیاں تیز ہوں گی، روزگار پیدا ہوگا اور غربت کے خاتمے میں مدد ملے گی۔

گلہ بانی شعبے کی ترقی کے لیے 15.5 ارب روپے لاگت سے کچھ منصوبے (جن کی فہرست پٹی پر غور ہو رہا ہے) شروع کیے گئے ہیں 7 ان میں مندرجہ ذیل منصوبے شامل ہیں: (الف) حلال نوڈ کی تصدیق کے انفراسٹرکچر کا قیام، (ب) اونٹ کی افزائش کی تنظیم نو کے لیے قومی تحقیق و توسیع میٹ ورک کا قیام، (ج) موکھ کی بیماری کا مؤثر کنٹرول اور اسے روکنے کے لیے حکمت عملی کی تیاری اور ملک میں جدید ویکسین بنانے کی سہولت کا قیام اور (د) غربت کے خاتمے کے لیے 400 چھوٹے گلہ بانی فارمز کا قیام تاکہ غریبوں اور چھوٹے بے زمین گلہ بانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ مقامی آبادیاں تجارتی سرگرمیوں کے لیے ان فارموں کا انتظام کریں گی اور انہیں چلائیں گی اور ساتھ ہی فضلے کو ری سائیکل کیا جائے گا تاکہ حیاتی گیس اور بجلی پیدا کی جاسکے۔

مرغبانی کے شعبے میں بھی تیزی سے نمو ہو رہی ہے جس کا سبب مضبوط طلب ہے۔ چنانچہ آمدنیوں میں اضافہ ہو رہا ہے، یہ شعبہ شہری علاقوں میں پروان چڑھ رہا ہے اور لوگوں کی غذائی عادات تبدیل ہو رہی ہیں۔ مرغبانی دیہی علاقوں میں بھی بتدریج بڑھ رہی ہے کیونکہ یہ آمدنی کا اچھا ذریعہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور روزگار کے محدود مواقع ہونے کی وجہ سے دیہی علاقوں میں بے زمین کاشتکاروں کے لیے مرغبانی کا کاروبار پرکشش ہے اگرچہ یہ چھوٹے پیمانے پر ہے لیکن دیہی علاقوں میں غربت کے خاتمے میں اس کا بڑا کردار ہوگا۔ نئی قائم کی گئی وزارت برائے گلہ بانی و ڈیری ترقی نئی شعبے کی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے ذریعے دیہی علاقوں میں مرغبانی کے شعبے میں بہتری کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ قواعد و ضوابط کے فریم ورک، دیہی علاقوں میں مرغبانی میں جینیاتی بہتری، بیمار یوں کے سد باب اور قدری سلسلے کے ذخیرے، نقل و حمل، پیکیجنگ اور مؤثر تشہیر میں بہتری کے لیے کچھ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مزید برآں یہ وزارت مرغبانی کے شعبے کی تیز نمو کی خاطر حیاتی تحفظ، تحقیق، تربیت اور تعلیم کے لیے حکمت عملی تیار کر رہی ہے۔

2.3.5 زرعی قرضے کی کارکردگی

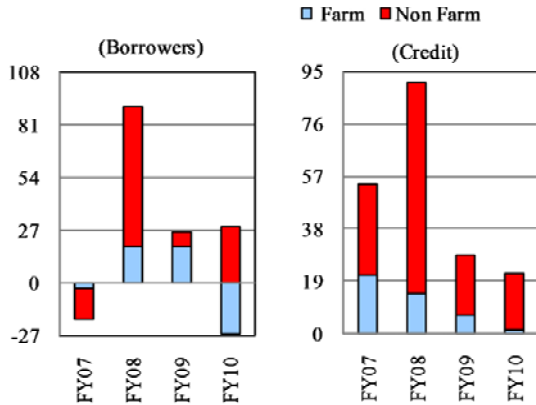


مالی سال 10ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم کی شرح نمو کم ہو کر دیہاتی کی پست ترین سطح 6.5 فیصد تک پہنچ گئی (دیکھئے شکل 2.13)۔ چنانچہ مالی سال 10ء کا ہدف 4.6 فیصد (یعنی 11.9 ارب روپے) کے فرق سے پورا نہ ہو سکا۔ بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی بنا پر پانچ بڑے کمرشل بینکوں کی جانب سے قرضے کی فراہمی میں محتاط رویے کے باعث زرعی قرضوں کی کارکردگی متاثر ہوئی اور یہ صورتحال صوبہ سندھ کے حکمران یونیویٹری طرف سے دیہی زمین کی میویشن پر قلیل مدت پابندی اور خیبر پختونخوا میں امن و امان کی صورتحال کی وجہ سے مزید دشوار ہو گئی۔ مالی سال 10ء کے دوران زراعت کے غیر ادا شدہ قرضوں میں 6.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 09ء میں 6.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 09ء میں اجناسی مالکاری کے لیے حکومت پر خاصی رقم واجب الادا ہے اور مالی سال 10ء میں حکومت کی بلند نرخوں پر اضافی ضروریات کی وجہ سے رقوم زیادہ محفوظ جگہوں پر لگائی گئیں۔

فارمی شعبے میں قرضوں کی فراہمی میں تیزی سے کمی آئی ہے جس کے باعث قرض گیروں کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ اس کے برعکس غیر فارمی شعبے میں قرضوں اور قرض گیروں دونوں کی تعداد بدستور زیادہ ہے۔ خصوصاً پٹرول سے متعلق قلیل مدت قرضے اور ان کی بہتر واپسی کی بنا پر بینکوں کے لیے یہ شعبہ پرکشش ہے۔ چونکہ فارمی شعبے (فصلیں اور باغات) کا مجموعی زرعی قرضوں میں حصہ 69.2 فیصد ہے اس لیے کمرشل بینکوں کی طرف سے محتاط رویے کے باعث فارمی شعبے میں قرضے سست روی کا شکار ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے مالی سال 10ء میں مجموعی زرعی قرضوں کی نمو میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 2.14)۔

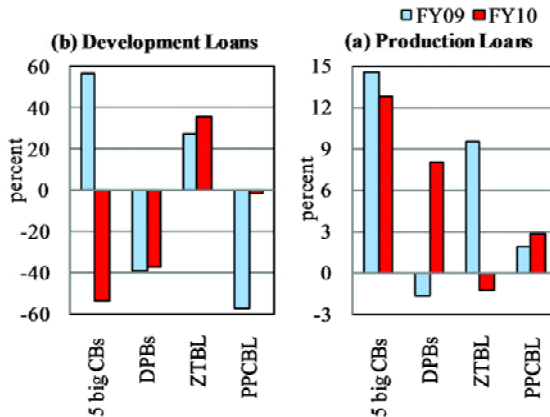
7 وزارت گلہ بانی و ڈیری ترقی کی طرف سے۔

شکل 2.14: قرضوں اور قرض گیروں کی بلحاظ شعبہ نمو (فیصد)



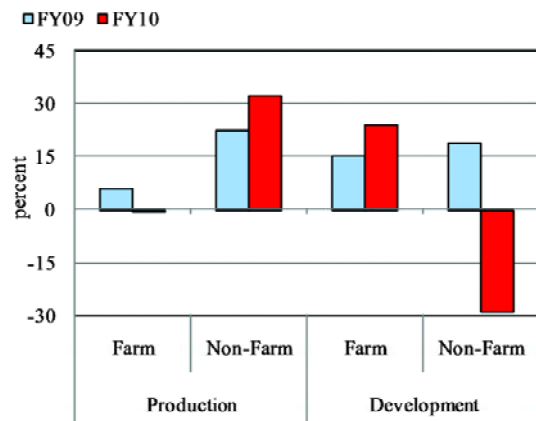
مقصد کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران کمرشل اور تخصیصی بینکوں کی کارکردگی ایک دوسرے سے کافی مختلف رہی۔ کمرشل بینکوں کے پیداواری قرضوں (قلیل مدتی) میں خاطر خواہ نمو ہوئی جبکہ تخصیصی بینکوں کی توجہ ترقیاتی قرضوں (وسط تا طویل مدتی) پر مرکوز رہی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران پانچ بڑے بینکوں کی طرف سے دیے گئے ترقیاتی قرضوں میں 53.4 فیصد کی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 09ء میں 56.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔⁸ مالی سال 09ء میں سیالیت کا دھچکہ برداشت کرنے کے بعد ملکی نجی بینکوں نے مالی سال 10ء میں پیداواری قرضوں کی نمو کو دوبارہ حاصل کر لیا جبکہ ان کے ترقیاتی قرضوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ ان کے مقابلے میں تخصیصی بینکوں کی توجہ ترقیاتی اور مشینی کاشت کاری پر مرکوز رہی۔ ٹریکٹر مالکاری میں ان بینکوں کا حصہ تقریباً 95 فیصد ہے۔ ان اداروں میں قرضوں کی تقسیم رقوم کی بازبانی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اس لیے طویل مدتی مالکاری میں کسی بھی قسم کا اکتشاف ان کی پیداواری قرضے دینے کی صلاحیت کو محدود کرنے کا باعث بنتا ہے (دیکھئے شکل 2.15)۔

شکل 2.15: زرعی قرضوں میں نمو بلحاظ بینک



مالی سال 10ء کے دوران فارمنگ شعبے کے ترقیاتی قرضوں میں مضبوط نمو کا سبب ٹریکٹر مالکاری اسکیموں پر کامیابی سے عملدرآمد ہے جن میں سے بیشتر سندھ میں شروع کی گئی تھیں۔⁹ فارم شعبے پر ان کے زیادہ نمایاں اثرات مرتب ہوئے کیونکہ سال کے دوران غیر فارم شعبے کے ترقیاتی قرضوں میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.16)۔ مالی سال 10ء کے دوران غیر فارم شعبے میں تمام کمرشل بینکوں کے پیداواری قرضوں میں نمو اور فارم شعبے میں تخصیصی بینکوں کے ترقیاتی قرضوں میں اضافے نے زرعی قرضوں کی نمو کو مثبت سطح پر لانے میں مدد دی ہے۔

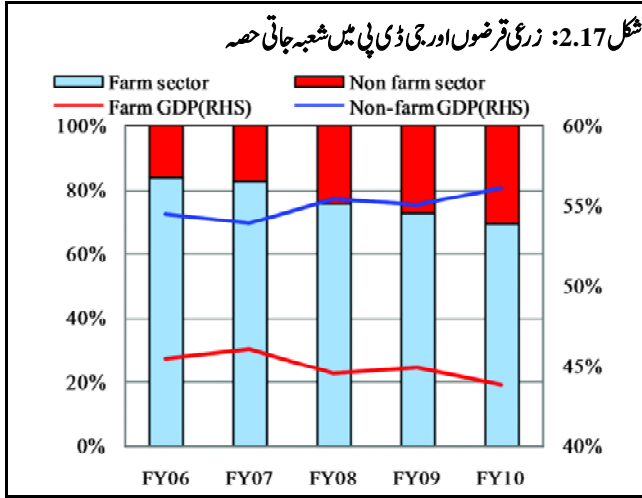
شکل 2.16: شعبے اور مقصد کے لحاظ سے زرعی قرضوں میں نمو



پولٹری شعبے میں قرضوں کی سطح خاصی بلند رہی اور اس میں خراب قرضوں کے امکانات کم ہیں۔ گلہ بانی کے شعبے میں گوشت کی پروسیسنگ، دودھ جمع کرنے کا مرکز، دودھ نکالنے کے مقام اور انفراسٹرکچر جیسی قدر اضافی کی حامل مصنوعات میں سرمایہ کاری کے زرعی قرضوں کی نمو پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ پولٹری شعبے میں قرضوں کی بلند سطح زیادہ تر فیڈ ملوں اور پروسیسنگ یونٹس میں رہی جس سے بینکوں کو اس شعبے میں قرضے بڑھانے کی ترغیب ملی۔ اسی لیے مجموعی قرضوں میں غیر فارم شعبے کا حصہ گزشتہ پانچ برسوں میں (مالی سال 06ء کے 16.0 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 10ء میں 30.8 فیصد) دوگنا ہو گیا ہے۔ مزید برآں اس اضافے کی عکاسی جی ڈی پی میں ان شعبوں کے حصے سے بھی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 2.17)۔

⁸ مالی سال 10ء میں ایم پی کے کے ترقیاتی قرضوں کی نمو میں کمی کا سبب فوڈ پروسیسنگ اور چھوٹی فضلوں کے پروسیسنگ یونٹس میں نابدنگی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران ترقیاتی قرضوں میں حصہ (پانچ بڑے کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے گئے قرضے) 25.6 فیصد رہا جبکہ گزشتہ سال 57.8 فیصد تھا۔

⁹ مالی سال 10ء میں سندھ کے ترقیاتی قرضوں میں 59.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 60.2 فیصد کی منفی نمو ہوئی تھی۔ جبکہ مالی سال 10ء میں پنجاب میں 6.2 فیصد منفی نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ مالی سال 09ء میں 33.7 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔



زرعی قرضوں کی پالیسیاں اور اسکیمیں کمرشل فارمنگ اور چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹر پرائزز کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔¹⁰ اسٹیٹ بینک کے زرعی قرض کے متعلق پائلٹ پروجیکٹ کے تیسرے مرحلے کا مقصد تمام بینکوں کو ترغیب دینا ہے کہ وہ نئے کاشت کاروں کو بھی قرضے فراہم کریں۔ تاہم زرعی شعبے کے ادارہ جاتی قرضوں کے راستے میں حائل اہم رکاوٹوں میں مناسب ضمانت کا نہ ہونا، فصلی بیمہ اسکیموں کا محدود دائرہ کار، پیچیدہ اور طویل طریقہ کار اور بینکوں کی شاخوں کا محدود نیٹ ورک شامل ہیں۔ مالی سال 11ء کے دوران زرعی شعبے کے ادارہ جاتی قرضوں کا دار و مدار بڑی حد تک حکومتی اعانت پر ہوگا کیونکہ بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں اور سیلاب کے باعث قرضوں کی کمزوری معافی کمرشل بینکوں کی جانب سے قرضوں کے اجرا میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

زرعی قرضوں کی واپسی

زراعت میں قرضوں کی بازیابی میں نمونہ کارہ خان اس کے قرضوں کی تقسیم سے مماثل ہے۔ اسی لیے مالی سال 10ء میں قرضوں کی بازیابی کی نمونہ ہو کر 7.6 فیصد ہو گئی جو گزشتہ سال 19.9 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران بازیابی کے تناسب¹¹ میں ایک فیصدی درجے کی بہتری دیکھی گئی جو مالی سال 09ء میں پہلے ہی 98.7 فیصد کی شاندار سطح پر تھی۔ اس بہتری کی اہم وجہ غیر فارم شعبے میں جاری سرمائے کی گردش قرضہ اسکیم اور فارم شعبے میں پیداواری مقاصد کے قرضے ہیں۔ تاہم تخصیصی بینکوں کے قرضوں کی بازیابی کا تناسب پست رہا ہے کیونکہ ترقیاتی مقاصد اور ٹریڈر مالکاری (وسط تا طویل مدتی مالکاری) کے لیے بہت زیادہ قرضے دیے گئے تھے۔

حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پیشہ فصلوں، گلہ بانی اور مرغیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ وہ بینک جنہوں نے ان علاقوں میں زیادہ قرضے دیے ہیں انہیں قرضوں کی بازیابی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

2.3.6 زرعی خام مال

1- بیج

گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 10ء کے دوران اہم فصلوں کی نمو اور یافت میں کمی کی اہم وجہ اچھے بیجوں کی فراہمی میں کمی تھی۔ مالی سال 10ء میں تمام فصلوں کے لیے معیاری بیجوں کی تقسیم 2.8 فیصد کم رہی جبکہ گزشتہ برس اس میں 18.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ طلب کے مطابق بی ٹی کپاس کے بیجوں کی عدم دستیابی کے باعث کسانوں کو غیر معیاری بیج فراہم کیے گئے جس کے نتیجے میں ان کی لاگت بڑھ گئی اور مطلوبہ پیداوار حاصل نہ کی جاسکی۔ صوبائی حکومتوں اور فیڈرل سیدسرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو غیر بی ٹی کپاس بیجوں کی غیر قانونی فروخت پر قابو پانا چاہیے کیونکہ یہ بیج بہت مہنگے داموں فروخت ہوتے ہیں (پنجاب میں یہ بیج 800 روپے فی کلوگرام فروخت ہوتے ہیں)۔ اس کے علاوہ بی ٹی کپاس سے حاصل ہونے والی بلند یافت کے بارے میں کاشتکاروں کو مناسب آگاہی کی ضرورت ہے۔¹² آبپاشی کے پانی کی خراب دستیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کو یافت بڑھانے کے لیے خشک سالی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے اور تیزی سے فصل تیار کرنے والے بیجوں کی ٹیکنالوجی دریافت کرنی چاہیے۔

2- فارم میں مشینوں کا استعمال

زرعی شعبے میں تیزی سے نمو کے لیے فارم میں مشینوں کا استعمال ضروری ہے۔ مالی سال 10ء میں زراعت پر مبنی ٹریڈر اسکیموں کی پیداوار اور ان کی فروخت میں بالترتیب 8.2

¹⁰ اسٹیٹ بینک کے اقدامات یہ ہیں: (1) چھوٹے اور دیہی اداروں کے لیے قرضوں کی ضمانتی اسکیموں متعارف کرانا (2) زرعی پیداوار کی ذخیرہ اندوزی کے لیے مالکاری کی سہولت اور (3) جدید ای ایم ایم۔ چاول کی صفائی کی کمزوری کے لیے مالکاری سہولت۔

¹¹ بازیابی بلحاظ فیصد تقسیم۔

¹² کئی مواقع پر بی ٹی کپاس کی کاشت درجہ حرارت کے معاملے میں حساس رہی ہے، پنجاب میں اس کی کاشت میں ناکامی کی وجہ بلند درجہ حرارت ہے جس کی وجہ سے کاشت کار غیر بی ٹی کپاس کے بیج اگانے پر مجبور ہو گئے۔

فیصد اور 6.7 فیصد اضافہ ہوا جو زرعی نمو کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ تاہم فارم شعبے نے ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے کیونکہ فارم مشینری میں خاصی مقدار میں ڈیزل استعمال ہوتا ہے اور اس کی قیمتوں میں کوئی بھی ریلیف / کمی فارم شعبے کے لیے فائدہ مند ہوگی۔ مالی سال 10ء میں ٹیوب ویل مشینری کے بلند نرخوں، ڈیزل و تیل اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے باعث نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا کام قفل کا شکار ہو گیا۔ زمین اور آب پاشی کے لیے پانی کی کارگزاری بہتر بنانے اور پیداواری لاگت کو کم کرنے کے لیے نئی ٹیکنالوجی میں زراعت دی جا رہی ہے۔ ان میں لیزر کے ذریعے زمین ہموار کرنا، زمین کے ٹیسٹ کی لیبارٹریاں اور میٹر شامل ہیں۔ اس سے پودوں کی سطح پر آب پاشی کے پانی کی کارکردگی اور خام مال کی اثر انگیزی بڑھے گی، پیداواری لاگت میں کمی آئے گی اور یافت میں اضافہ ہوگا۔ حالیہ سیلاب نے متاثرہ علاقوں میں زرعی مشینری کو شدید متاثر کیا ہے۔ سیلاب کے بعد زمین ہموار کرنے کے لیے مشینری کی ضروریات بڑھ گئی ہیں اس لیے حکومت نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں نئی فارم مشینری بھیجنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

3- کھاد

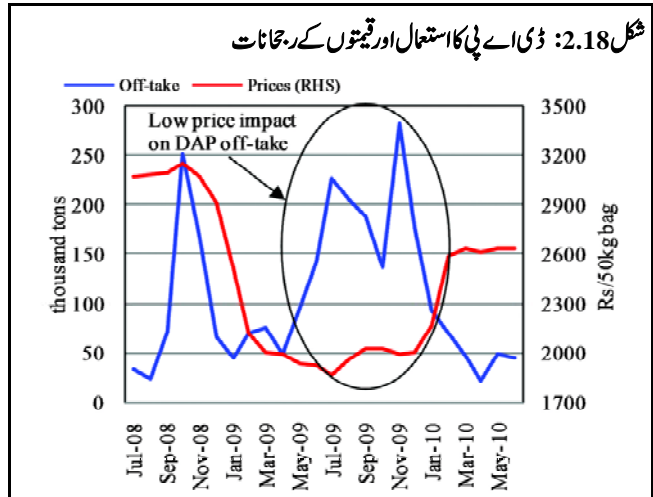
جدول 2.6: کھاد کا استعمال				
ملین ٹن				
مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 09ء	مئی 10ء	یورپا
4.7	5.6	5.8	6.5	ڈی اے پی
1.6	1.1	1.1	1.5	مجموعی
6.3	6.7	6.8	8.1	مجموعی (فیصد)
13.7	19.3	3.2		یورپا
40.8	-32.6	0.3		ڈی اے پی
18.0	6.0	2.7		مجموعی
حصہ (فیصد)				
74.4	83.7	84.1	81.0	یورپا
25.6	16.3	15.9	19.0	ڈی اے پی

ماخذ: این ایف بی سی

نوٹ: ممکن ہے مجموعی اعداد میں مطابقت نہ ہو کیونکہ اعشاریہ علیحدہ علیحدہ پورے کیے گئے ہیں۔

مالی سال 10ء کے دوران کھاد کی ملکی پیداوار میں کمی کے باوجود کھاد کے استعمال میں 18.0 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جبکہ یہ سال 09ء میں 2.7 فیصد تھا۔ بروقت درآمدات، ذخائر کی بلند سطح اور موثر نقل و حمل سے عمدہ نمو کے حصول میں مدد ملی ہے۔

مالی سال 10ء کے دوران یورپا اور ڈی اے پی دونوں کے استعمال میں مضبوط نمو دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال ان میں معمولی اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 2.6)۔ اس اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) کھادوں خصوصاً ڈی اے پی کی کم قیمت (دیکھئے شکل 2.18)، (ب) زیادہ تر فصلوں کی اچھی قیمتیں اور (ج) حسب ضرورت رسد، بروقت درآمدات کو یقینی بنانا، ذخائر کی بلند سطح اور موثر نقل و حمل۔ کاشتکاروں نے رینج سے بہت پہلے ڈی اے پی خرید لی تھی کیونکہ مالی سال 09ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کی قیمتیں کم تھیں۔ ڈی اے پی کے زیادہ استعمال نے پانی کی دستیابی میں کمی کی جزوی تلافی کر دی۔

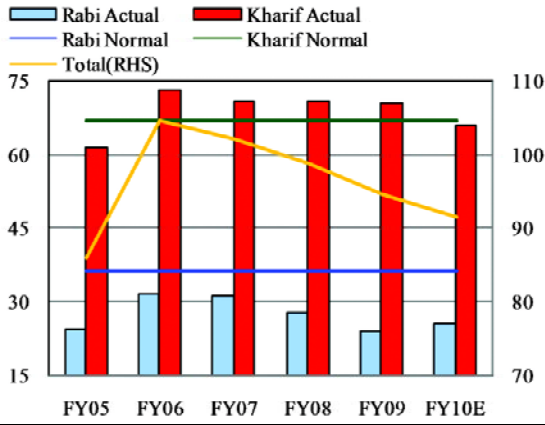


مالی سال 10ء میں ڈی اے پی میں 40.8 فیصد کی شاندار سال بسال نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال صرف 0.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پہلی سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں مضبوط نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ اس کے بعد دونوں سہ ماہیوں میں کمی دیکھی گئی اور چوتھی سہ ماہی کے دوران ٹیس افیکٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے اس میں منفی نمو ریکارڈ کی گئی۔

مالی سال 10ء کے دوران کھاد کی مجموعی نمو میں ڈی اے پی کے زیادہ استعمال کی وجہ سے مجموعی کھاد کے استعمال میں اس کا حصہ 3.1 فیصدی درجے بڑھ گیا جبکہ گزشتہ سال 0.4 فیصدی درجے کی ہوئی تھی۔ ڈی اے پی کے زیادہ استعمال کے باعث کھادوں کے متوازن آمیزے کے استعمال میں مدد ملی۔ اگر یہ رجحان جاری رہا تو فصلوں کی یافت میں مزید اضافہ ہوگا۔ مالی سال 10ء میں فی ہیکٹر کھاد کے استعمال میں 21.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال ایک فیصد کی توقع ہوئی تھی۔

گندم کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور حالیہ سیلاب کے باعث رینج کے لیے دستیاب اراضی میں کمی کے پیش نظر مالی سال 11ء میں یافت بڑھانے اور گندم کی عمدہ فصل حاصل کرنے

شکل 2.19: آب پاشی کے لیے پانی کی دستیابی (ملین ایکڑ فٹ)



کے لیے متوازن کھاد کا استعمال کلیدی اہمیت کا حامل ہوگا۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ مون سون کی حالیہ بارشوں کے نتیجے میں زیر کاشت علاقوں میں یافتہ بڑھے گی۔ اسی لیے مناسب قیمتوں پر بلار کاوٹ فراہمی اہم ہوگی۔ حکومت کو بوائی کے موسم سے پہلے کاشتکاروں کو کھاد کی بلار کاوٹ دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے بروقت درآمدات کے ساتھ انتظامی اقدامات بھی کرنے ہوں گے۔ قلت یا رسد میں تعطل کی صورت میں مالی سال 11ء میں گندم کی یافتہ میں کمی آسکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ ملکی ضروریات پورا کرنے کے لیے اسے درآمد کرنا پڑے۔

4- پانی کی دستیابی

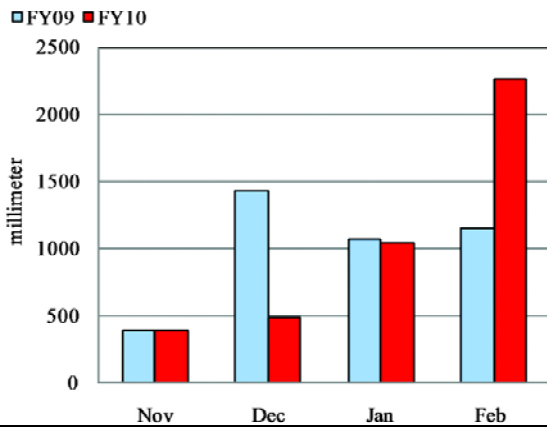
مالی سال 10ء میں مسلسل چوتھے سال نہری پانی کی دستیابی میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.19)۔ مالی سال 10ء کے دوران دستیاب پانی 3.2 فیصد کمی کے بعد 91.4 ملین ایکڑ فٹ رہ گیا ہے۔ تاہم پانی کی یہ کمی صرف خریف میں ریکارڈ کی گئی کیونکہ ریتھ سیزن کے لیے پانی میں 6.4 فیصد اضافہ ہوا جس کا سبب فروری 2010ء میں ہونے والی زیادہ بارش ہے (دیکھئے شکل 2.20)۔

یہ بات اہم ہے کہ مالی سال 10ء میں ریتھ کے دوران بوائی کے موسم میں دستیاب پانی خاصا کم رہا کیونکہ اس عرصے کے دوران بارشیں معمول سے کم ہوئیں۔ نتیجتاً کاشتکاروں نے گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی کر دی۔¹³ مالی سال 10ء کے بیشتر حصے میں زیادہ تر بڑے ڈیموں میں پانی بدستور کم رہا اور مالی سال کی آخری سہ ماہی میں ان آبی ذخائر میں پانی کی سطح ڈیڈیل کے قریب پہنچ گئی (دیکھئے شکل 2.21)۔ اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے پانی کی ریگولیٹری اتھارٹی نے پیشگوئی کی تھی کہ مالی سال 11ء میں موسم خریف کے دوران پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے (دیکھئے شکل 2.22)۔

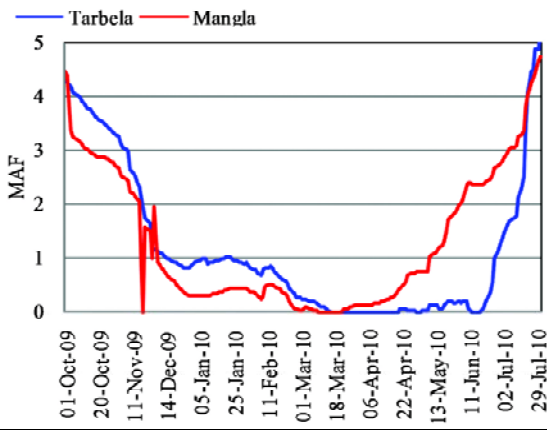
مالی سال 11ء خریف (اپریل تا ستمبر 2010ء) کے لیے ابتدائی تخمینے (موسم سرما کی بارشوں پر مبنی) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں مسلسل پانی کی کمی رہے گی۔ تاہم پانی ذخیرہ کرنے والے علاقوں بشمول کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلے کے مغربی علاقوں میں مون سون کی غیر معمولی بارشیں ملک میں سیلاب کا باعث بنیں لیکن ان سے خریف م س 11ء کے لیے پانی ذخیرہ کرنے میں مدد ملی۔

پاکستان میں آب پاشی کا نظام شمالی قراقرم - ہندوکش - ہمالیہ کے گلیشیئرس سے آنے والے پانی اور خلیج بنگال کے مون سون کی بروقت آمد پر انحصار کرتا ہے۔ اپریل میں زیادہ درجہ حرارت¹⁴ کے باعث بننے والے بارش کے نظاموں سے

شکل 2.20: موسم سرما کی بارشیں

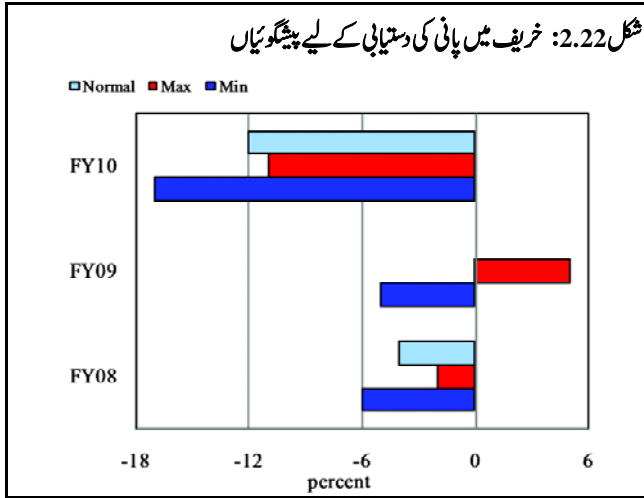


شکل 2.21: آبی ذخائر میں پانی کی سطح



¹³ مالی سال 10ء کے موسم ریتھ میں پنجاب کے بارانی علاقوں میں گندم کی بوائی میں 19.0 فیصد سال کی واقع ہوئی۔

¹⁴ اپریل میں زیادہ درجہ حرارت کے باعث خلیج بنگال میں مون سون کا موسم بنتا ہے۔

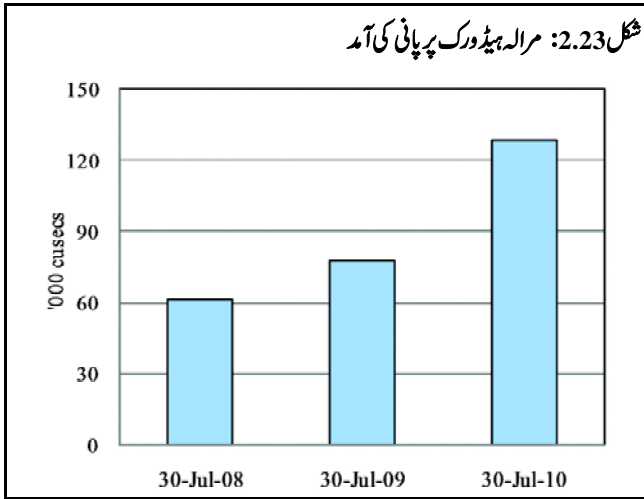


بھارت میں گئے اور چاول کی فصلوں کو فائدہ پہنچا اور جولائی 2010ء کے تیسرے ہفتے میں بارشوں کا یہ نظام پاکستان میں داخل ہوا تھا۔

سیلاب کے بعد پانی کی صورتحال

طلب و رسد کے عدم توازن کی وجہ سے تیزی سے خالی ہوتے ہوئے آبی ذخائر مون سون کی غیر معمولی طور پر زوردار بارشوں نے بھر دیے۔ ذخائر نہ صرف تقریباً پورے بھر گئے بلکہ عدیم النظیر سیلاب آیا۔

بڑے دریاؤں خصوصاً چناب کے سیلاب نے پاکستان میں آبی ذخائر کی محدود گنجائش کو آزمائش میں ڈال دیا۔ مرالہ ہیڈورکس سے پانی کا گزر جو معمول کی سطح سے تجاوز کر گیا ان تباہ کن بارشوں کا ثبوت پہلو تھا (دیکھئے شکل 2.23)۔ کچھ منٹ کے علاقے میں بھی بارشوں نے بڑے دریاؤں خصوصاً سندھ طاس معاہدے 1960ء کے تحت پاکستان کو مختص دریاؤں میں طغیانی لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ تین دریاؤں راوی، ستلج اور بیاس سے سیراب ہونے والے علاقوں کو بھی فائدہ ہوا کیونکہ یہ دریا بھی بارش یا بھارت کے چھوڑے ہوئے پانی سے بھر گئے۔



آبی ذخائر میں پانی کی دستیابی متوقع طور پر م س 11ء کی رینج فصلوں کی بوائی کی ضروریات پوری کرے گی خصوصاً موسم خزاں میں۔ ساتھ ہی موسمیاتی اثرات کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا جیسے پکٹی ہوئی کپاس کی فصل پر کیڑے مکوڑوں کا حملہ۔ موسم خزاں کے دوران بہت زیادہ کھربھی زریعی معیشت، خاص کر کپاس کی بقیہ کھڑی فصل، پر بارش کے منفی اثرات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ سیلاب کی شکل میں پانی کے کورسز کے حد سے زیادہ بھر جانے کے امکانی اثرات متقاضی ہیں کہ اہم مقامات پر جہاں اضافی پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، ریزروائر بنائے جائیں۔

م س 11ء کے زریعی امکانات

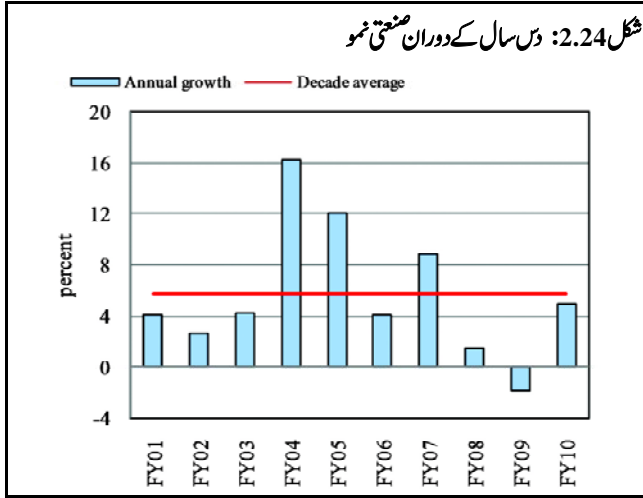
حالیہ سیلاب نے پاکستان کے زریعی شعبے پر تباہ کن اثرات مرتب کیے ہیں ورنہ م س 11ء میں اچھی نمو ہو سکتی تھی۔ نہ صرف ملک کے اہم زریعی اضلاع میں خریف کی کھڑی فصلوں کو سیلاب اور زوردار بارشوں سے نقصان پہنچا بلکہ سیلاب زدہ علاقے کا کچھ حصہ آئندہ رینج کے موسم میں شاید کاشت کے لیے دستیاب بھی نہ ہو۔ امکان یہ ہے کہ کچھ، سیم اور انفراسٹرکچر اور فارم مشینری کی عدم دستیابی آئندہ مہینوں میں زریعی سرگرمیوں پر منفی اثر ڈالے گی۔

اسی طرح گلہ بانی کو بھی سیلاب اور بارشوں سے سخت نقصان ہوا۔ چنانچہ م س 11ء کے دوران زریعی نموم س 10ء سے کم رہنے کا امکان ہے تاہم سیلاب کے طویل مدت فوائد آئندہ فصلوں کے لیے بہتر واٹر ٹیبل اور دریائی مٹی کی دستیابی کی شکل میں ہوں گے۔

2.4 صنعتی شعبے کی کارکردگی

ملک کا صنعتی شعبہ طویل ترین زوال (جو پچھلے سال دیکھا گیا) سے سنبھلا اور م س 10ء کے دوران 4.9 فیصد کی نمو ریکارڈ کی گئی۔ یہ بحالی مناسب معاشی پالیسیوں، قدرے کم گرانی،

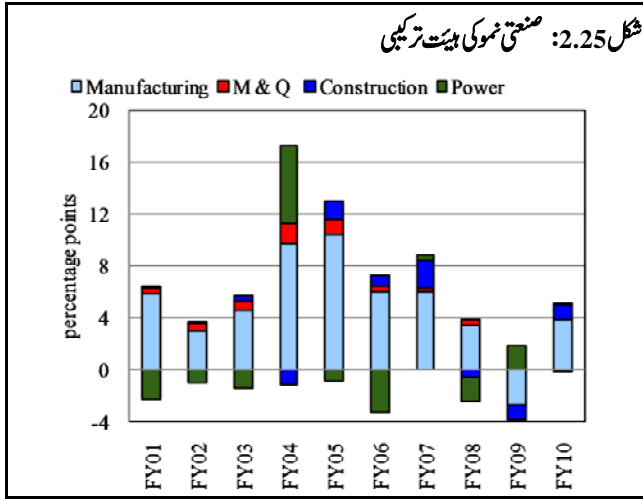
شکل 2.24: دس سال کے دوران صنعتی نمو



عالمی معیشت کے بہتر امکانات اور قرضے کی دستیابی بہتر ہونے کے نتیجے میں آئی۔ م س 10ء کی نمواس عشرے کی چوتھی بلند ترین نمو تھی تاہم یہ دس سال کی اوسط 5.7 سے کم تھی (دیکھئے شکل 2.24)۔

م س 10ء کے دوران صنعتی نمو زیادہ تر اشیا سازی اور تعمیرات کے شعبوں کی بحالی کا نتیجہ تھی کیونکہ حکومت نے گذشتہ برس عائد کیے جانے والے ٹیکسوں کے متعلق فیصلے منسوخ کر دیے (دیکھئے شکل 2.25)۔ اس کے نتیجے میں نرخوں میں ہونے والی تبدیلیوں کے فوراً بعد ملکی طلب میں تیزی آئی اور اس کے ساتھ دستیاب استعداد نے بیشتر شعبوں میں مثبت شرح نمو کو یقینی بنادیا۔ اشیا سازی کے شعبے کی نمو صارفنی پائیدار صنعتوں کی مضبوط بحالی کی بنا پر ہوئی تاہم تعمیرات کی نمو کا بڑا سبب تعمیراتی سامان کی کم قیمتیں تھیں جن سے نجی شعبے میں تعمیراتی سرگرمیوں میں پھر جان پڑ گئی۔

شکل 2.25: صنعتی نمو کی ہیئت ترکیبی



دوسری جانب کالکٹی اور کوکئی کے شعبے میں م س 10ء کے دوران زوال آیا خصوصاً بعض تیل اور گیس کی فیلڈز میں قدرتی زوال کی بنا پر۔ ان سرگرمیوں کا رو بہ زوال ہونا ایک ایسے وقت بے اطمینانی کی بڑی وجہ ہے جب توانائی کی قلت پہلے ہی معاشی نمو کو متاثر کر رہی ہے اور اہم ایندھنوں کی درآمدات کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ توانائی کی کمپنیوں کے مالی حالات بگڑنے کی بنا پر بجلی اور گیس کی تقسیم میں سست رفتاری نے توانائی کے بحران کو مزید سنگین کر دیا ہے۔

دوران سال صنعتی کارکردگی کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

1- اگرچہ پچھلے سال زوال کے بعد پیداوار م س 10ء میں سنبھل گئی ہے تاہم م س 07ء اور م س 08ء کے مقابلے میں یہ اب بھی کم ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صنعتی شعبہ اب بھی اپنے پوری استعداد سے کم سطح پر کام کر رہا ہے۔ نیز شاید معیشت میں ابھرتے ہوئے گرانی کے دباؤ پر صنعتی نمو کا کردار ابھی تک محدود ہے۔

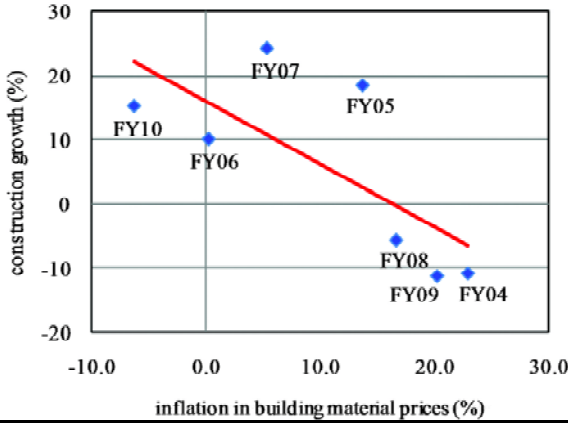
2- م س 10ء کے دوران صنعتی شعبے کی نمو کا درآمدات کی نمو پر اچھا خاصا اثر ہے۔ تاہم اجناس کی کم قیمتوں نے اس کا اثر م س 09ء کے مقابلے میں زائل کر دیا۔

3- توانائی کی طلب ورسد کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کا مطلب یہ ہے کہ دستیاب توانائی صنعت کی پیداواری سطح کو بھی پورا کرنے کے لیے ناکافی ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صنعتی شعبے میں کوئی بھی ملٹی محرک بلند نمو کو یقینی بنانے کے لیے کافی نہ ہوگا تاوقتیکہ صنعتی شعبے کے پاس توانائی وافر مقدار میں موجود نہ ہو۔

2.4.1 تعمیرات

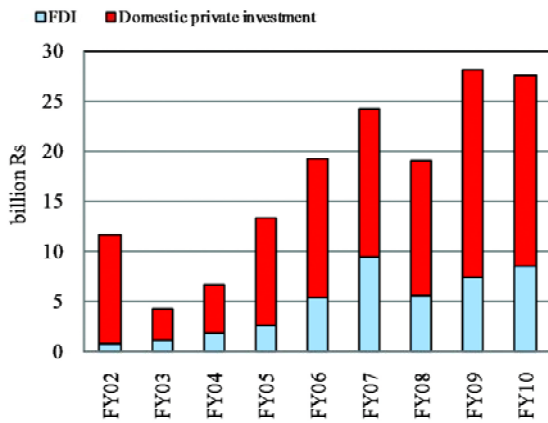
م س 10ء میں شعبہ تعمیرات نے 15.3 فیصد نمو کا مظاہرہ کیا جبکہ م س 09ء میں 11.2 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا تھا۔ اس شاندار کارکردگی کی بنیادی وجہ تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں کمی تھی جو سینٹ کی فروخت پر ڈپوٹی میں کمی اور کونکے، لوہے اور لکڑی کی عالمی قیمتیں گرنے کی وجہ سے آئی (دیکھئے شکل 2.26)۔ سمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعمیرات کی زیادہ تر نمو نجی شعبے کی سرگرمیوں کی مرہون منت تھی۔

شکل 2.26: تعمیراتی نمونہ مقابلہ تعمیراتی سامان کے نرخ



تعمیرات کی صنعت کی نمواس حوالے سے اچھی پیش رفت ہے کہ ملک میں رہائشی یونٹوں کی تعداد ضرورت سے کم ہے اور یہ صنعت دیگر صنعتوں سے گہرے روابط رکھتی ہے۔ تخمینے کے مطابق ملک میں لگ بھگ 80 لاکھ رہائشی یونٹوں کی کمی ہے اور رہائشی شعبے پر ناکافی اخراجات کی بنا پر ہر سال اس کی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی کا بڑا سبب ملک کے کم آمدنی والے طبقات کے پاس مالی وسائل کی عدم دستیابی ہے۔ بینکوں سے دستیاب مالکاری مہنگی ہوتی ہے اور بیشتر بینک طویل مدت قرضہ منڈی کو ترقی دینے میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے۔ تاہم نجی شعبے میں حال ہی میں کم آمدنی والے طبقات کے لیے متعدد نئے رہائشی منصوبے شروع کیے گئے ہیں جن میں قدرے آسان اقساط میں ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

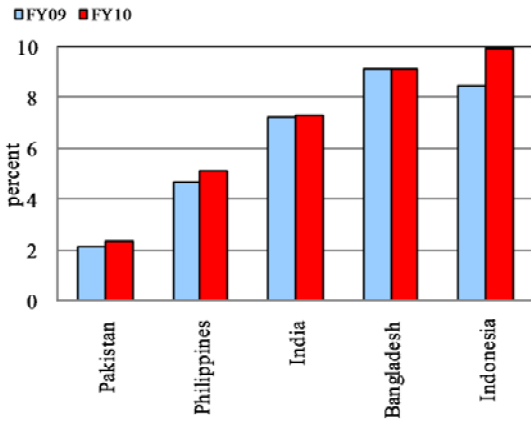
شکل 2.27: تعمیرات میں سرمایہ کاری



شعبہ تعمیرات میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پچھلے پانچ برسوں میں متاثر کن رہی ہے (دیکھئے شکل 2.27)۔ م س 05ء سے م س 09ء کے دوران اس شعبے میں بیرونی سرمایہ کاری مجموعی نجی سرمایہ کاری کا تقریباً 30 فیصد رہی۔ تعمیرات کی صنعت میں حالیہ برسوں میں کی جانے والی سرمایہ کاری اس شعبے کے امکانات پر سرمایہ کاروں کے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ 2000ء کی دہائی میں فی کس آمدنی تیزی سے بڑھی اور معاشی استحکام آیا۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ یہ کامیابی مسلسل دو عشروں تک اس شعبے کے کمزور ہوتے رہنے کے بعد آئی۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی سے توسیع نے کئی منسلک صنعتوں بشمول سینٹ، رنگ و روغن اور گھر کیلوا استعمال کے آلات کی نمونہ بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

بدقسمتی سے تعمیرات کے شعبے کا پاکستان کی جی ڈی پی میں بہت کم حصہ ہے خصوصاً دوسرے ایشیائی ممالک کے مقابلے میں (دیکھئے شکل 2.28)۔ اس شعبے میں افزائش کے بہت امکانات ہیں۔ تعمیرات کی صنعت کی نمود روزگار کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے۔

شکل 2.28: تعمیرات اور جی ڈی پی کا تناسب - ایک تقابل



2.4.2 کانکنی اور کوئٹہ

ذیلی شعبہ کانکنی اور کوئٹہ کی کارکردگی م س 10ء میں مزید 1.7 فیصد گر گئی جبکہ پچھلے سال بھی 0.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ زوال م س 10ء کے دوران خام تیل اور کوئلے کی کانکنی میں کمی کی بنا پر آیا۔ تاہم قدرتی گیس اور بعض دیگر معدنیات بشمول چونے کے پتھر، چھم اور سیلیکا ریت میں تھوڑی بہتری کی وجہ سے اس کمی کا اثر قدرے زائل ہو گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ م س 09ء اور م س 10ء کے دوران کانکنی اور کوئٹہ میں یہ کمی پورے عشرے میں مسلسل نمو کے بعد آئی۔ اس سے وسائل سے مالا مال علاقوں میں بدامنی، معدنیات کے فطری زوال، اور تیل اور گیس کی ایک بڑی کمپنی کے عملی مسائل کی عکاسی ہوتی ہے۔

2.4.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی پچھلے سال کی ناقص کارکردگی سے سنبھل گئی اور اس میں م س 10ء کے دوران 4.8 فیصد کی مناسب نمو ہوئی۔¹⁵ اس نمو کا بڑا حصہ ان مالیاتی فیصلوں کی تفسیح کی بنا پر ممکن ہوا جو پچھلے سال ملکی طلب کو کم کرنے کے لیے کیے گئے تھے۔ مزید برآں گرانے کی بحیثیت مجموعی سست رفتاری، ملک میں امن وامان کی قدرے بہتر صورتحال اور عالمی طلب میں کچھ بہتری صارفی اور برآمدی صنعتوں میں پیداوار بڑھانے کا باعث بنی۔ درمیانی اشیا کی پیداوار پر صارفی اور بیرونی طلب کے دورانی کے اثرات مالی رکاوٹوں (مثلاً دھات اور پٹرولیم) کی بنا پر محدود رہے تاہم دوسری ششماہی میں سرمایہ جاتی اشیا کی صنعتوں میں بلند پیداوار میں ظاہر ہونے لگے۔ اس کے نتیجے میں مختلف شعبوں میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو بہت مختلف رہی، نصف ذیلی شعبوں میں بھرپور نمو ہوئی جبکہ بقیہ نصف میں پیداوار گھٹ گئی (دیکھئے جدول 2.7)۔

جدول 2.7: م س 10ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں نمو							
جن شعبوں میں پیداوار گھٹنی				جن شعبوں میں پیداوار بڑھی			
تطبیقی اوزان	م س 09ء	م س 10ء	تطبیقی اوزان	م س 09ء	م س 10ء	تطبیقی اوزان	م س 10ء
1۔ ٹیکسٹائل	32.6	0.0	-2.3	1۔ کیمیکلز	6.4	1.2	0.1
دھات	17.4	0.0	-4.3	مصنوعی رال	2.6	-6.6	1.3
سونے کپڑا	10.1	0.1	-0.7	سوڈا الیش	0.1	0.1	12.1
کپاس (جنڈ)	4.5	1.4	5.8	2۔ چمڑے کی مصنوعات	3.0	5.4	21.2
2۔ غذا، مشروبات اور تمباکو	19.1	6.5	-22.7	3۔ سینٹ	5.5	6.1	9.8
ناتی گئی	5.7	-9.5	-2.8	4۔ طبی مصنوعات	6.7	2.6	6.5
شکر	5.5	-6.5	0.7	5۔ گاڑیاں	5.3	-39.6	36.3
گندم اور تاج کی پانی	1.3	-32.6	-1.8	بھینیں اور کاریں	3.4	-48.7	44.1
مشروبات	0.4	0.3	-2.6	فریکٹرز	0.9	12.1	19.3
سگریٹ	4.1	3.0	-19.1	موٹر سائیکلیں	0.2	-13.2	50.5
3۔ پٹرولیم کی مصنوعات	7.0	12.1	-13.6	ٹرک	0.1	-37.2	9.3
4۔ دھاتی صنعتیں	4.7	-9.2	-7.7	6۔ کھادیں	4.5	18.9	9.4
کوک	2.1	-9.6	-25.9	7۔ الیکٹرانکس	3.3	-34.2	29.0
پگ آئرن	1.9	-20.4	-38.9	ریفریجریٹرز	0.8	-7.1	13.5
سلائیں رولے	0.5	45.6	-18.6	ڈیپ فریزرز	0.5	-9.3	23.0
ری رولڈ مصنوعات	0.1	-32.4	-14.4	ایئر کنڈیشنرز	0.1	-52.7	68.2
5۔ کاغذ اور گتہ	0.8	-31.0	0.8	8۔ ٹیکسٹائل	0.6	-4.9	17.6
6۔ لکڑی اور چرم کی مصنوعات	0.0	33.9	-40.4	9۔ دیگر مصنوعات	0.4	5.7	24.5

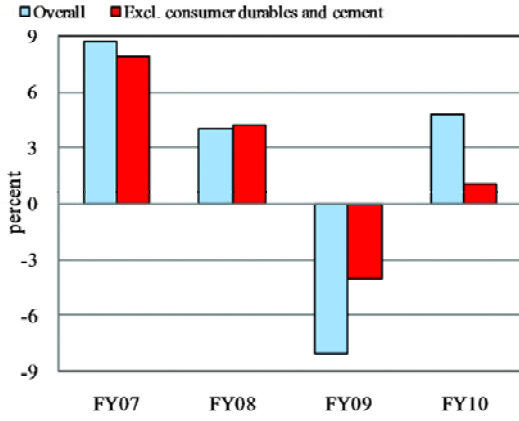
بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی نمو کا بڑا محرک ملکی طلب تھی: مالیاتی اقدامات سے طلب بڑھی

م س 10ء میں بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی نمو کا محرک سازگار معاشی پالیسیوں کا سہارا ملنے کے باعث ملکی طلب کی بحالی تھی۔ یہ طلب ابتدا میں دیہی آمدنی میں نمایاں نمو کی بنا پر پیدا ہوئی جس کا سبب کاشتکاروں کو ملنے والے بیشتر فصلوں کے بہتر نرخ تھے۔ م س 10ء میں کپاس کی بلند عالمی قیمتیں اور چاول اور گندم کاشت کرنے والوں کے لیے حکومتی مدد سال بھر دیہی آمدنی کو سہارا دیتی رہیں۔ ملکی طلب بڑھانے میں اس کا اہم کردار تھا۔

مزید حکومتی اعانت 2009-10ء کے بجٹ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے گاڑیوں پر خاتمے اور سینٹ پر کمی سے آئی جس سے نرخ گھٹ گئے۔ چونکہ ان شعبوں میں پیداوار خالصتاً آرڈر کی بنیاد پر ہوتی ہے اس لیے اس کے نتیجے میں طلب میں اضافہ فوراً پیداوار پر منتج ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ دوران سال بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی نمو کا بڑا حصہ ان دونوں شعبوں کا رہن منت تھا۔ ان دونوں گروپوں کو خارج کر دیا جائے تو بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی پیداوار بہت گر جاتی ہے کیونکہ پٹرولیم کی صفائی، دھاتوں اور شکر کی صنعتوں میں بھاری پیداواری نقصانات نے دواسازی، کیمیکلز، ربڑ وغیرہ کی صنعتوں کی اچھی کارکردگی کا اثر زائل کر دیا (دیکھئے شکل 2.29)۔

¹⁵ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ جولائی تا مارچ م س 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی نمو کم م س 10ء کی عبوری حقیقی جی ڈی پی کی نومبر تک رتے وقت شامل کیا گیا تھا۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کم از کم یہ جزم م س 10ء کی نظر ثانی شدہ حقیقی جی ڈی پی نمو کو بڑھا دے گا۔

شکل 2.29: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو

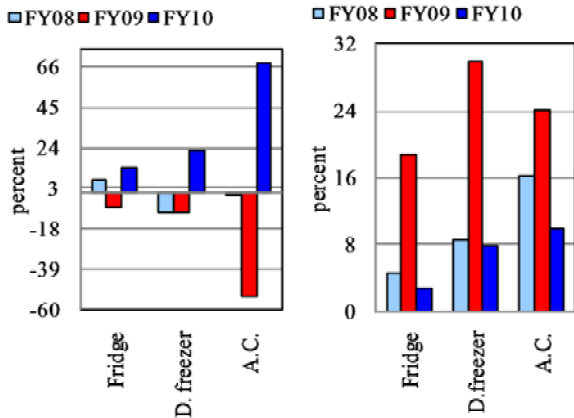


بہر کیف بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بحالی میں زری پالیسی کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ متعدد اشیا ساز فرموں کا کہنا ہے کہ گزشتہ برس کے مقابلے میں م س 10ء کی پست ترگرانی نے مصنوعات کی طلب بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ بہتری سخت زری اقدامات کے ذریعے ممکن بنائی گئی۔ نیز م س 10ء کے دوران قرضے کی دستیابی اشیا سازی کے شعبے کی جانب سے بلند تر ملکی طلب کو پورا کرنے کے حوالے سے اہم تھی۔ اس سے اہم بات یہ ہے کہ کارکی خریداریوں کے لیے صارفین کو دی جانے والی رقوم سے دوسری ششماہی میں خصوصاً چھوٹی کاروں (1000 سی سی اور اس سے کم) کی طلب بڑھ گئی۔

گاڑیوں کے شعبے میں زیادہ تر نمونہ کاروں میں دیکھی گئی خصوصاً 1000 سی سی سے زیادہ انجن والی کاروں میں، کیونکہ وہ بڑے کار اسمبلر کے متعارف کردہ نئے برانڈز کی طلب بڑھ گئی۔ اس زمرے کے ایک صف اول کے اسمبلر کے مطابق فروخت میں زیادہ تر نمونہ بھی شعبے میں ہوئی۔ 1000 سی سی اور اس سے کم کی کاروں کی فروخت کی نمو م س 10ء کے ابتدائی مہینوں میں کمزور رہی تاہم دسمبر 2009ء اور اس کے بعد جب بینک دوبارہ گاڑیوں کی مالکاری کی منڈی میں آئے تو تیزی سے بڑھی۔ اس کے باوجود اس شعبے میں فروخت کی سطح م س 08ء کے مقابلے میں کم ہے۔ موٹر سائیکل کی صنعت میں م س 10ء کے دوران بھی بلند نمو ہوئی۔

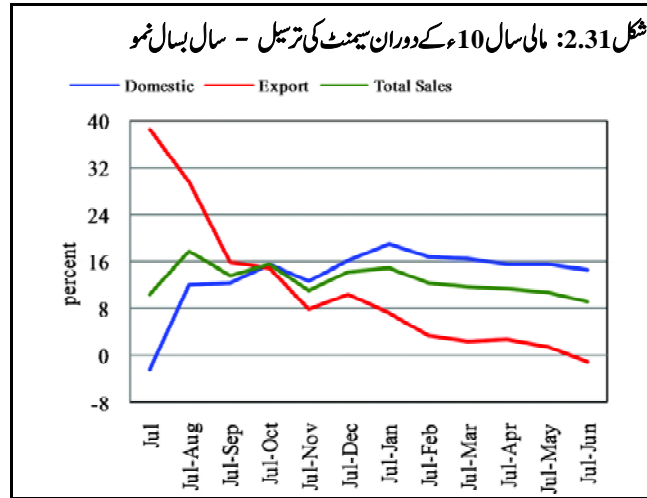
جہاں تک کمرشل گاڑیوں کا تعلق ہے، ٹریکٹروں کے لیے قرضے کی سستی اور آسان دستیابی کے باعث ٹریکٹروں کی طلب مستحکم رہی، خصوصاً سندھ حکومت کی اسکیم کے تحت۔ ٹرکوں کی طلب ابتدائی مہینوں میں کم رہی جب تجارتی سرگرمیاں کم تھیں۔ تاہم نومبر 2009ء سے تجارتی سرگرمیاں بحال ہوئیں تو ٹرکوں کی پیداوار اور فروخت بھی بڑھ گئی۔ گاڑیوں کے شعبے کی نمو بڑھنے سے بڑے ٹرانزاورٹیوب، رنگ وروغن اور سب سے بڑھ کر موٹر فیول کی طلب میں اضافہ ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ گاڑیوں کے شعبے کے لیے اگلا سال م س 10ء سے کسی قدر مختلف ہوگا۔ اگرچہ 2010-11ء کا بجٹ گاڑیوں کے شعبے کے لیے اچھا ہے نہ برا تاہم زری موقف اگست 2010ء میں گرانی کے ابھرتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے پہلے ہی تبدیل کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں حالیہ سیلاب نے دیہی مکانات اور قابل کاشت زمین کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ اس لیے امکان ہے کہ وسائل کا رخ تعمیر نو اور آباد کاری کی طرف موڑا جائے گا۔

شکل 2.30: (الف) صارفی برقی اشیا میں ارزانی (ب) برقی اشیا کی پیداوار میں نمو



اہم صارفی الیکٹرانکس مثلاً ریفریجریٹرز، ایئر کنڈیشنرز، ڈیپ فریژرز کی طلب میں تیزی سے اضافے کی بنا پر الیکٹرانک اشیا کی پیداوار بھی اچھی رہی۔ پائیدار اشیا کی طلب کو بہتر بنانے میں چار عوامل غالب رہے: (الف) معیشت میں پست ترگرانی (خصوصاً غذائی اشیا کی)، جس سے صارفین کی قوت خرید کچھ مستحکم ہو گئی، (ب) الیکٹرانکس کی قیمتوں میں معتدل اضافہ (دیکھئے شکل 2.30)، (ج) تعمیراتی سرگرمیوں میں نمایاں نمو جس سے گھریلو استعمال کے آلات کی طلب بڑھ گئی، اور (د) بیک اپ بجلی کے آلات پر ہونے والے اخراجات کی دوسروں شعبوں کو منتقلی، جو دوران سال یو پی ایس اور جنریٹرز کی درآمدات میں کمی سے عیاں ہے۔¹⁶ تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ الیکٹرانکس کی طلب میں نمونہ سال کچھ نیچے آجائے گی کیونکہ حکومت نے بہت زیادہ توانائی خرچ کرنے والے دو آلات ڈیپ فریژر اور ایئر کنڈیشنر کی فروخت کی حوصلہ شکنی کرنے کے لیے ان پرفیڈرل ایکسائز ڈیوٹی لگادی ہے۔

¹⁶ مالی سال 10ء جولائی تا مئی کے دوران جنریٹروں اور یو پی ایس کی درآمدات میں بالترتیب 23.8 فیصد اور 33.2 فیصد کمی واقع ہوئی۔



آخری سیمنٹ کی طلب میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا کیونکہ سیمنٹ اور دیگر متعلقہ تعمیراتی سامان کی قیمتیں دوران سال گر گئیں۔ اس کے نتیجے میں مئی 10ء کے دوران سیمنٹ کی فروخت 9.3 فیصد بڑھ گئی جبکہ مئی 09ء میں 3.3 فیصد کمزور اضافہ ہوا تھا۔ سیمنٹ کی طلب میں تمام تر اضافہ تعمیرات کی ملکی سرگرمیوں کی وجہ سے آیا کیونکہ دوران سال برآمدات میں معمولی سی کمی ہوئی (دیکھئے شکل 2.31)۔ متحدہ عرب امارات میں تعمیراتی صنعت میں سست رفتاری اور بھارت میں نئی استعداد کے آغاز کے بعد برآمدات میں یہ کمی متوقع تھی۔ اس کے برعکس ملک کے اندر ہاؤسنگ اور ورکس کے لیے بجٹ میں زیادہ رقم مختص کیے جانے کے پیش نظر تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کی توقع کی جارہی تھی۔ تاہم وسائل کو متحرک کیے جانے کے ناکافی اقدامات کی بنا پر پی ایس ڈی پی کے زیادہ تر اہداف پورے نہ ہو سکے اور ہاؤسنگ اور ورکس پر حکومت کا اصل خرچ مجموعی مختص شدہ رقم کا صرف 70.8 فیصد تھا۔ تعمیرات کی صنعت میں زیادہ تر نمونگی شعبے کی بنا پر ہوئی کیونکہ سال کے دوران کئی رہائشی منصوبے شروع کیے گئے۔

اشیا سازی میں غیر مستعمل استعداد سے گرانی کا دباؤ ابھارے بغیر بحالی میں مدد ملتی ہے اگرچہ مئی 10ء کی دوسری ششماہی میں گرانی کے دباؤ نے پھر سر اٹھارنا تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ (1) گرانی کو سب سے زیادہ تحریک خام مال کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے مل رہی ہے جس نے تھوک اشاریہ قیمت کو سب سے زیادہ متاثر کیا، اور (2) اشیا سازی کی بحالی کا اثر گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت پر ابھی تک محدود تھا۔¹⁷ اس تجربے کو مندرجہ ذیل نکات سے تقویت ملتی ہے:

الف۔ زیادہ تر اشیا ساز فرموں میں استعداد کا استعمال کم رہا ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔ زیادہ تر غذائی صنعتوں میں پیداوار موجودہ استعداد کے نصف سے تجاوز نہیں کر سکی۔ یہی

جدول 2.8: منتخب صنعتوں میں استعداد کا استعمال							
فیصد							
مئی 08ء	مئی 09ء	مئی 10ء	کھانا اور گنت	مئی 08ء	مئی 09ء	مئی 10ء	مئی 10ء
89.5	81.9	75.1	کھانا اور گنت	75.1	81.9	75.1	106.3
68.1	65.5	70.5	صنعتی کیمیکلز	70.5	65.5	70.5	
			کاسٹک سوڈا				55.4
17.0	17.0	16.6	سوڈا الیش	16.6	17.0	17.0	117.0
46.9	44.6	45.5	کھادیں	45.5	44.6	45.5	104.8
72.8	49.1	48.2	یوریا	48.2	49.1	48.2	133.1
			ڈی اے پی				104.3
80.8	64.3	39.3	الیکٹرکس (سنگل شفٹ)	39.3	64.3	80.8	
30.0	43.7	35.5	ریفریجریٹرز	35.5	43.7	30.0	35.6
			ڈیپ فریجز				24.4
96.8	49.6	71.5	انٹرنیٹ میٹرز	71.5	49.6	96.8	13.7
131.1	113.7	171.2	ٹی وی	171.2	113.7	131.1	36.3
48.3	35.4	34.8		34.8	35.4	48.3	

ماخذ: اوی اے سی، پی ایف ایم اے، پی وی ایم اے، پی ایس ایم اے، پاکستان اسٹیل مل، پی اے ایم اے اور کپنیاں

¹⁷ مالی سال 10ء کے دوران ایندھن کی قیمتوں، کرائے اور بجلی / گیس ٹیرف میں اضافے کی وجہ سے غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دو ہندسی ہوئی۔

بات اہم الیکٹرکس صنعتوں کے بارے میں بھی درست ہے جن کا م س 10ء کی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں بڑا حصہ ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ دھات اور پٹرولیم مصنوعات کے شعبوں میں بلند گرانٹی دیکھی گئی جہاں استعداد کا استعمال خاصا کم رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان مصنوعات کے نرخ بین الاقوامی قیمتوں سے زیادہ منسلک ہیں۔

بکس 2.2: استعداد کا استعمال اور گرانٹی

معاشی نظریے سے پتہ چلتا ہے کہ طلب میں اضافہ اگر پیداواری گنجائش میں تناسب اضافے سے پورا نہ ہو تو گرانٹی ہوتی ہے اس نظریے کو ”طلبی گرانٹی“ کہا جاتا ہے۔ جیسے بلند طلب پیداوار کو بڑھاتی ہے اور اس بنا پر پیداواری استعداد کا استعمال بھی بڑھتا ہے۔ اس سے کئی چیزیں مکمل جاتے ہیں جس کے ذریعے معیشت میں گرانٹی جذب ہو جاتی ہے۔ ان کی وسیع زمرہ بندی اس طرح کی گئی ہے:

بازار عاملین کی قیمتوں میں اضافہ

استعداد کے استعمال کی سطح چلتی رہے گی بلکہ ہوگی محنت اور خام مال کی طلب بھی اتنی زیادہ ہوگی۔ نتیجتاً بازار عاملین کی قیمتوں میں اضافے سے پیداواری لاگت بڑھے گی۔ چونکہ طلب پہلے ہی سے بڑھی ہوئی ہے اور پیداواروں کے پاس قیمتوں کے تعین کا اختیار ہوتا ہے اس لیے وہ لاگت میں اضافہ صارفین کو منتقل کر سکتے ہیں۔

اجروں میں اضافہ

جب اجروں میں اضافہ کیا جاتا ہے تو گرانٹی کا دور ثانی شروع ہوتا ہے، اشیا سازی کے شعبے کی وجہ سے خدمات اور سرکاری شعبوں کی تنخواہوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے اثرات ان ملکوں پر زیادہ مرتب ہوتے ہیں جہاں مزدور تنظیم منظم انداز میں کام کر رہی ہوں۔

سرمایہ کاری کے اثرات

عام طور پر بلند طلب پیداوار سے منافع بڑھ جاتا ہے جس سے فرم کو استعداد بڑھانے کی ترغیب ملتی ہے۔ اس لیے اگر ابتدا میں طلب چند صنعتوں تک محدود رہے تب بھی اشیاے سرمایہ پیدا کرنے والی صنعتوں میں سرمایہ کاری کی طلب میں اضافے کی وجہ سے استعداد کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے پہلے دو اثرات کی شدت مزید بڑھ جائے گی۔

تریکلی ذرائع ہمیشہ غیر لچکدار نہیں ہوتے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جیسے بازار عاملین کے ذریعے منتقلی کا انحصار معیشت میں کھلے پن کی سطح پر ہوتا ہے۔ اگر خام مال درآمد کیا جاسکتا ہے تب اس کی قیمت کا دار و مدار مقامی کے بجائے عالمی پیداواری گنجائش پر ہوگا۔ مزید برآں، قیمتوں کے اشاریہ کی اجتناس کی باسٹ میں درآمد کردہ اشیا کا وزن استعداد کے ملکی استعمال اور گرانٹی کے مابین تعلق کو خاصا متاثر کر سکتا ہے۔

اسی طرح اگر اشیاے سرمایہ ہماری مقدار میں درآمد کی جاتی ہیں، تب مادی سرمایہ کاری کی بلند طلب کا نتیجہ انہیں برآمد کرنے والے ملک کی پیداواری گنجائش کے استعمال میں اضافے کی صورت میں نکلے گا اور اس کے اس ملک کی گرانٹی پر مختلف اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ کاک (Kock) اور ندال وینس (Nadal-Vicens) (1996ء) نے 15 بڑی صنعتی معیشتوں کا تجزیہ کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانٹی و سرمایہ کاری کا مفروضہ صرف جرمنی کے معاملے میں درست ثابت ہوتا ہے جو کہ دنیا میں اشیاے سرمایہ پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے جبکہ امریکی معیشت سے اس کا تعلق کمزور ہے۔

آخر میں، گرانٹی۔ استعداد کے استعمال کا تعلق ایسی معیشتوں میں بھی کمزور ہوگا جہاں زری پالیسی گرانٹی کو ہدف بناتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فعال زری پالیسی پیداواری سطح کو ہدف بنا کر گرانٹی کو متاثر کرتی ہے یعنی استعداد کا استعمال: اس کی تفریق یوں کی جاسکتی ہے کہ پالیسی کی مدد سے قرض گیری کے نرخوں میں اضافے کے ذریعے گرانٹی میں کمی کی جاسکتی ہے کیونکہ اس سے فرم کی پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے جبکہ فرمز اس کے رد عمل میں اپنی پیداوار میں کمی کر دیتے ہیں۔ اس طرح استعداد کا استعمال نظام کا اندرونی متغیر بن جاتا ہے اور مستقبل کی گرانٹی کے متعلق پیش گوئی کے لیے اس کی طاقت میں کمی آ جاتی ہے۔

حوالہ جات:

Alessandro Calza (2008). "Globalization, Domestic Inflation, and Global Output Gaps - Evidence from the Euro Area". European Central Bank, Working Paper Series, No. 890, April.

Geoff Kenny (1996). "Capacity Utilization in Irish Manufacturing". Central Bank of Ireland, Technical Paper, No. 2/RT/96, March.

Gabriel S. P de Kock and Tania Nadal-Vicens (1996). "Capacity Utilization-Inflation Linkages: A Cross-country Analysis". Federal Reserve Bank of New York, Research Paper No. 9607, April.

Kenneth M. Emery and Chih-Ping Chang (1997). "Is there a Stable Relationship between Capacity Utilization and Inflation?". Federal Reserve Bank of Dallas Economic Review, First Quarter.

Raphael Solomon (2007). "Inflation Forecasts for Canada: What Can We Learn from Capacity Utilization?"

Riksbank (1999). "Output Gap, Capacity Utilization, and Inflation". Inflation Report No. 3/1999.

ب۔ اشیا سازی شعبے میں بحالی اتنی زیادہ تھی کہ روزگار بڑھتا۔ اشیا ساز فرمیں شاید بحالی طلب کی مضبوطی کا جائزہ لے رہی ہیں اور مستقل عملہ بھرتی کرنے سے گریزاں ہیں۔ اشیا سازی میں بحالی کے باوجود محدود نئے روزگار کی وجہ یہ ہے کہ آج مختصر مدتی اور بے ضابطہ بھرتی کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انہیں اجرت کا تعین کرنے کی زیادہ گنجائش ملتی ہے۔ گیس اور بجلی کے بڑھتے ہوئے صنعتی نرخوں کے پیش نظر آج رین جہاں تک ہو سکے لاگت کو کم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مئی 2010ء میں اعلان کردہ لیبر کی کم سے کم اجرت (6000 سے 7000 روپے) کے بھی لیبر منڈی کے لیے منفی مضمرات ہو سکتے ہیں کیونکہ اس سے آج کنٹریکٹ پر مبنی بھرتی سے ہٹ کر بے ضابطہ بھرتی کی طرف آ سکتے ہیں۔

جدول 2.9: منافع بعد از ٹیکس بطور فیصد فروخت			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
9.6	11.5	8.7	سینٹ
3.4	1.3	4.6	گاڑیاں
-0.9	-4.4	2.9	ریفائننگ
6.1	-2.0		اسپینگ ٹیکسٹائل
1.0	0.7		ویوگ ٹیکسٹائل
3.7	3.9		کپوزٹ ٹیکسٹائل
14.3	13.7	13.6	شیشہ
7.2	7.7		کاسٹک
6.3	6.0	7.6	سوڈا الیش
18.7	10.5	-2.6	کھاد
0.7	11.5	8.4	کانگد

ماخذ: بروکنج ہاؤسز
نوٹ: ہر شعبے سے منتخب کردہ کمپنیاں

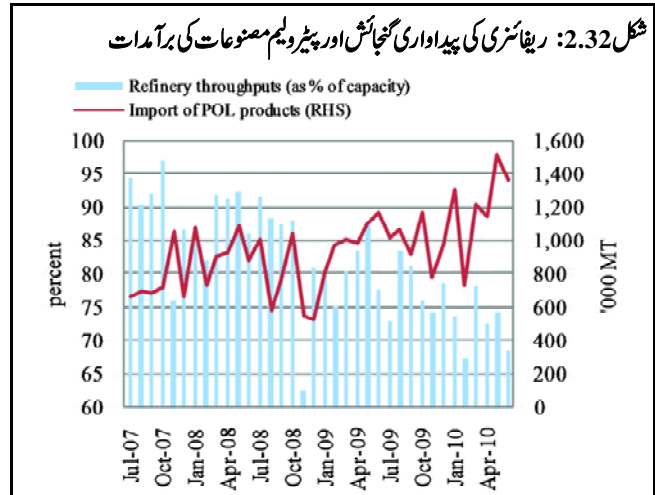
ج۔ م 10ء میں مختلف صنعتوں کے مالی نتائج پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی طلب اتنی زیادہ نہیں تھی کہ فرمیں اپنے منافع کے مارجن میں اضافہ کر سکیں (دیکھئے جدول 2.9)۔ اس کی بجائے عالمی منڈی میں پیشتر اشیاء مثلاً سینٹ، سوڈا الیش، ٹیکسٹائل کی قیمتوں کی وجہ سے زیادہ تر فرموں کی خالص آمدنی کی سطح کم رہی۔ مزید برآں توانائی سے متعلق بلند نرخوں کی بنا پر پیداواری لاگت بڑھ گئی جس سے فرموں کا منافع کا مارجن گھٹ گیا۔ توانائی کے نرخوں میں اضافہ ٹیرف بڑھنے نیز بجلی و گیس کی قلت کے زمانے میں فرس آئل یا ڈیزل سے پیدا کی جانے والی بجلی کا استعمال تھا۔ منافع میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرموں کی تعین نرخ کی طاقت کمزور طلب کی وجہ سے کم رہی ہے۔

بڑے دھچکے جن سے نمو محدود رہی

تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر حکومت کے سیالیت کے مسائل، ناسازگار انتظامی مسائل، غیر موزوں موسمی حالات اور اشیاء سازی کے ضروری خام مال کی برآمد نہ ہوتی تو بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کے شعبے میں زیادہ نمو ہوتی۔

حکومت کے سیالیت کے مسائل

یہ سچ ہے کہ ٹیکس میں تخفیف اور زرعی منتقلی کا نجی طلب کو بڑھانے میں خاصا حصہ تھا لیکن یہ بھی درست ہے کہ سرکاری شعبے کے اداروں کے بروقت ادائیگی کرنے سے قاصر رہنے سے اہم ترین درمیانی صنعت یعنی پٹرولیم کی صفائی سیالیت سے محروم رہی۔ م 10ء میں اس وقت کم استعداد پر کام کرتی رہی جب پٹرولیم کی مصنوعات کی طلب میں بہت اضافہ ہو گیا تھا (جولائی تا مئی م 10ء میں 8 فیصد، دیکھئے شکل 2.32)۔



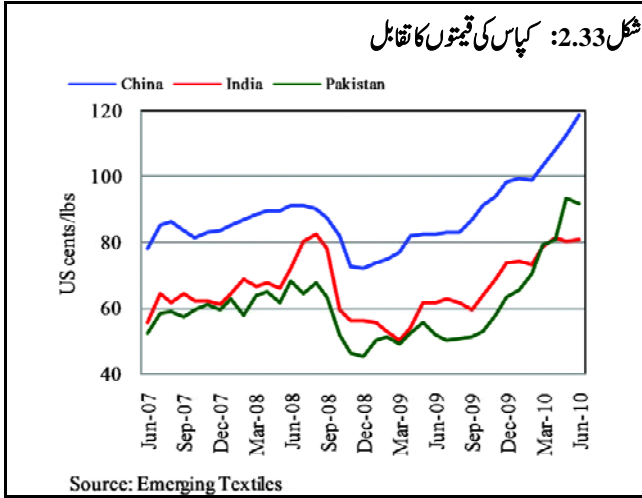
دھاتی صنعت کی ناقص کارکردگی ایک اور مثال ہے جس میں سیالیت کے مسائل نے پیداوار کو محدود کیے رکھا۔ پاکستان اسٹیل ملز کے کم استعداد پر کام کرنے سے نہ صرف

پیداوار کم ہوئی بلکہ نجی شعبے میں قدر اضافی کی حامل اشیاء کی پیداوار بھی متاثر ہو رہی ہے۔ پاکستان اسٹیل م 09ء سے سیالیت کے شدید مسائل کا سامنا کر رہی ہے جب اس مل نے مبیہ طور پر قیمتی فولادی مصنوعات اونے پونے فروخت کی تھیں۔ تب سے پاکستان اسٹیل کے پاس خام مال خریدنے کے لیے سیالیت کی قلت ہے اس لیے وہ کم استعداد پر کام کرنے پر مجبور ہے۔ تاہم نجی شعبے میں فولاد کی پیداوار قدرے بہتر ہوتی رہی اور ری رولڈ اشیاء کی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوا۔ ان مصنوعات کی طلب ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں کی بحالی سے پیدا ہوئی۔

جہاں تک مشروبات اور سگریٹوں کا تعلق ہے، شکر کی قیمتوں میں اضافے نیز بے ضابطہ شعبے کے تیار کردہ مشروبات کی دستیابی کی بنا پر باضابطہ شعبے کی پیداوار سخت متاثر ہوئی۔ پچھلے دو سال سے مشروبات اور سگریٹوں کی قیمتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں جس کی وجہ سے طلب کا رخ بے ضابطہ منڈی میں دستیاب نسبتاً سستی متبادل اشیاء کی طرف ہو گیا ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ سگریٹ کی صنعت کے زوال سے سب سے زیادہ جس شعبے کو نقصان ہوا ہے وہ خود حکومت ہے۔ سگریٹ کی صنعت حکومت کو فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں سب سے زیادہ محاصل دیتی ہے۔ ہر سال حکومت مجموعی طور پر جتنی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی جمع کرتی ہے اس میں 30 سے 35 فیصد سگریٹ کی صنعت فراہم کرتی ہے۔ سگریٹ کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے کچے تمباکو کی برآمد میں 35.4 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا۔¹⁸

¹⁸ گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں مالی سال 10ء کے دوران تمباکو کی مقامی پیداوار میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اسی لیے مقامی استعمال میں کمی برآمدات میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔

شکل 2.33: کپاس کی قیمتوں کا مقابل



اشیاء سازی کے اہم اجزاء کی برآمد

میں 10ء کے دوران عالمی طلب میں بتدریج بحالی سے کئی برآمدی صنعتوں کی پیداوار خاصی بہتر ہو گئی بشمول ادویات، کاٹن جننگ، کاٹن اسپننگ اور سوڈا الیش۔ تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدری سلسلے کے نچلے سرے کے اشیاء سازوں نے اپنی مصنوعات عالمی منڈی کو برآمد کر دیں۔ یہ بات ٹیکسٹائل کی صنعت کے بارے میں بطور خاص درست ہے (دیکھئے شکل 2.33)۔

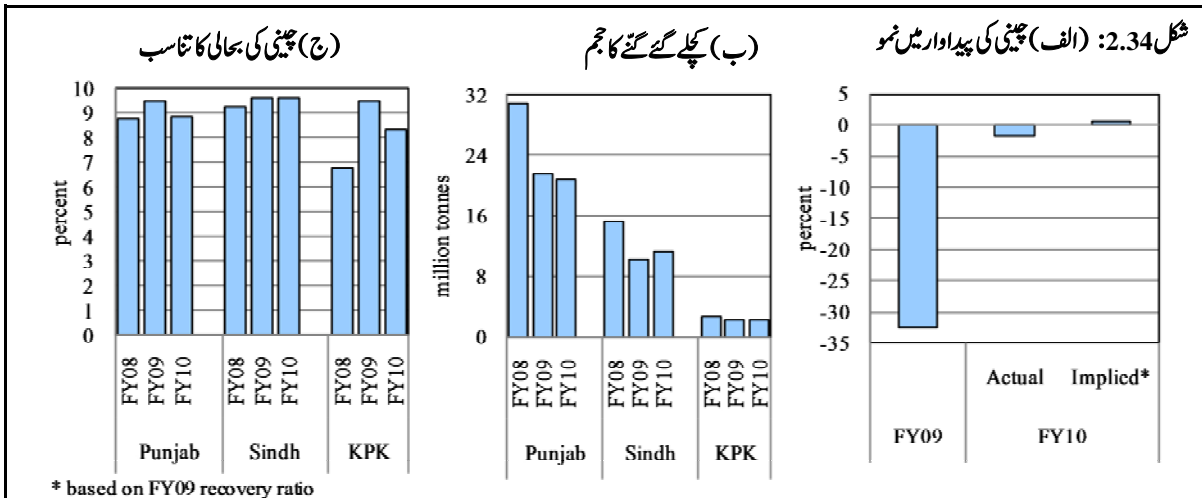
صارفین اور کاروباری اداروں کا اعتماد بہتر ہونے سے ٹیکسٹائل مصنوعات کی عالمی طلب میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ تاہم امریکہ اور چین میں کاٹن کی پیداوار کم ہونے سے پاکستانی کاٹن اور سوئی دھاگے کی بیرون ملک خصوصاً چین اور ہانگ کانگ میں طلب بڑھ گئی۔ اس طرح دوران سال سوئی برآمدات تیزی سے بڑھیں جن سے ملک کے اندر کاٹن کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں مقامی اسپنرز کی پیداواری لاگت بڑھ گئی۔

تاہم اسپننگ کی صنعت کی خوش نصیبی یہ رہی کہ سوئی دھاگے کی عالمی طلب اور عالمی قیمتیں بھی بلند تھیں جس سے مقامی فرموں کو بڑی مقدار میں اور خاصے منافع کے ساتھ دھاگے برآمد کرنے کا موقع ملا۔ چنانچہ گزشتہ کئی سال سے مسائل کا شکار مقامی اسپننگ صنعتوں کی مالی صحت میں واضح بہتری آئی۔ بہر حال قدر اضافی کی حامل مقامی صنعت کو اس بہتری کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ م10ء میں دھاگے کی برآمدات میں اضافے نے نہ صرف مقامی منڈی میں دھاگے کے نرخ بڑھا دیے بلکہ مقامی دھاگے کی دستیابی کو بھی متاثر کیا۔ نتیجتاً سوئی ملبوسات اور دیگر قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی پیداوار اور برآمد گھٹ گئی۔

یہی صورت چمڑے کی صنعت میں رہی۔ جولائی تا مئی م10ء کے دوران زندہ جانوروں کی برآمد میں تیزی سے اضافے کو چمڑے کی صنعت کی نمو میں بڑی رکاوٹ سمجھا جا رہا ہے۔ م10ء کے دوران کمائے ہوئے اور نصف تیار شدہ چمڑے کی برآمد بھی تیزی سے بڑھی۔ نتیجے کے طور پر چمڑے کی چمڑوں اور جوتوں کی پیداوار اور برآمد میں نمو محدود رہی۔ اس سے خام مال کی بڑھتی ہوئی قلت کے سلسلے میں پالیسی اقدامات کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔

ناسازگار موسمی حالات

دیگر زریعی صنعتوں میں اگر موسمی حالات یافت بہتر بنانے کے لیے موزوں ہوتے تو پیداوار بڑھ سکتی تھی۔ مثال کے طور پر م10ء میں شکر کی پیداوار میں کمی کی پچھلے برس کی نسبت شکر



کی پست تر شرح بحالی کی بنا پر تھی کیونکہ م 10 ء کے سیزن میں گنے کی پکل کاری 0.6 فیصد بڑھ گئی۔ تاہم خصوصاً پنجاب زون میں شرح بحالی پست تر ہونے سے شکر کی مجموعی پیداوار گر گئی (دیکھئے شکل 2.34)۔¹⁹

اسی طرح اس سال گندم کی فصل وقت سے پہلے ہوئی اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آٹے کی ملز کی پیداوار میں کمی کی ایک وجہ ہے۔ تاہم اس کے علاوہ ملک میں گندم کی پسائی میں مسلسل دوسرے سال کی کمی یہ وجوہات بھی تھیں: (الف) گندم کی بلند قیمت جس نے مالی طور پر کمزور فرموں کو بازار میں نہ آنے دیا، (ب) گندم کی پنجاب سے سندھ اور بلوچستان نقل و حرکت پر پابندی، اور (ج) افغانستان کو گندم کی مصنوعات کی محدود برآمد۔

بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو کے درآمد پر دباؤ کا توڑ

دوران سال بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی پیداوار کی بحالی سے خام مال اور سرمایہ جاتی اشیاء کی درآمد میں اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.10)۔ تاہم تجارتی توازن کا اثر اہم غذائی اشیاء بالخصوص گندم اور پام آئل کی درآمد میں کمی نے زائل کر دیا۔ گندم کی درآمد میں کمی بہتر ملکی دستیابی کی بنا پر تھی تاہم پام آئل کی درآمد گھٹنے کا سبب م 10 ء کے دوران تیل اور گھی کی پیداوار میں کمی تھی جو ان اشیاء کی افغانستان سے پست تر برآمدی طلب کا نتیجہ تھی۔

جدول 2.10: بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو کا درآمدی دباؤ						
صنعت		درآمدی مقدار		نمو		
صنعت	اہم درمیانی صنعتیں	اکائی	م 08 ء	م 09 ء	م 10 ء	م 10 ء
خوردنی تیل	پام آئل	000 میٹرک ٹن	1573.4	1554.8	1542.6	-0.8
سینٹ	کونلہ (جولائی تا مارچ)			2930.1	3283.9	12.3
ٹیکسٹائل	کپاس	000 میٹرک ٹن	862.9	331.7	314.2	-61.6
	پلی ایس ایف	000 میٹرک ٹن	125.7	138.1	177.5	9.9
دھات	لوہے اور فولاد کا اسکرپ	000 میٹرک ٹن	2045.4	1970.9	1510.0	-3.6
	توڑے جانے والے جہاز	تعداد	33	42	100	27.3
گاڑیوں	سی کے ڈی رالیں کے ڈی آؤ	ملین ڈالر	470.3	316.1	532.3	-32.8
ربڑ	خام ربڑ	000 میٹرک ٹن	76.9	61.2	69.2	-20.4
گھریلو برقی اشیاء	ریفریجریٹرز اور اسی کے پرزے ¹	میٹرک ٹن		1826.6	2430.0	33.0
یشہ	کمپیوٹر ²	میٹرک ٹن		34,345.5	23,916.4	-30.4

¹ بشمول ایچ ایس کوڈ: 84159099، 84159099، 84189100، 84189910، 84189920، 84189930 اور 84189990

² اس میں سوڈیم سلفیٹ، سوڈیم کاربائیڈ، سلیم، کربائیڈ آکسائیڈ، کرومیم آکسائیڈ، سوڈیم ڈائی کرومیٹ اور سوڈیم ٹائٹریٹ شامل ہیں۔

مزید برآں گاڑیوں کے الگ الگ پرزوں کے سیٹ اور بھٹکر پرزوں اور مختلف صارفین الیکٹرانک اشیاء کی درآمد دوران سال بڑھ گئی کیونکہ ملک کے اندران پرزوں اور اشیاء کی تیاری کی سطح کم رہی۔ اسی طرح موٹر گاڑیوں اور ٹیوبوں کی بلند تر طلب نے خام ربڑ کی درآمدات کو بڑھا دیا۔ لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمد میں کمی سمجھ میں نہیں آتی خصوصاً دوران سال ری رولڈ فولادی مصنوعات کی پیداوار میں اضافے کے پیش نظر۔ تاہم یہ کمی توڑے جانے والے بحری جہازوں کی درآمد بڑھنے سے پوری ہو گئی کیونکہ اسکرپ کی پیشتر مقامی طلب ملکی جہاز شکنی صنعت نے پوری کر دی (دیکھئے پیکس 2.3)۔

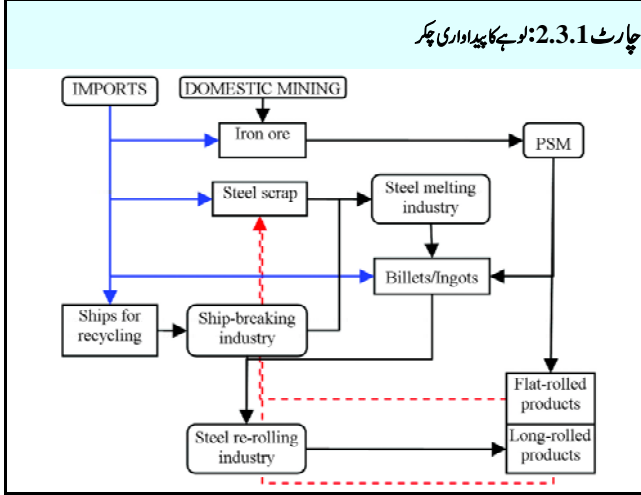
2.5 خدمات

شعبہ خدمات میں م 09 ء کے دوران²⁰ گیارہ سال کی پست ترین سطح تک پہنچنے کے بعد م 10 ء کے دوران پھر تیزی آئی اور 4.6 فیصد نمو ہوئی (دیکھئے شکل 2.35)۔ یہ بلند تر نمو اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی کا نتیجہ تھی اور بڑی وجہ یہ تھی کہ تھوک اور خوردہ تجارت، سرکاری خدمات، ٹیلی مواصلات اور ذاتی خدمات نے اس میں توقع سے بڑھ کر حصہ ڈالا۔

¹⁹ مالی سال 09 ء کے مقابلے میں م 10 ء کے دوران سندھ میں چینی کی پیداوار بلند رہی۔

²⁰ مالی سال 09 ء میں شعبہ خدمات میں 1.58 کی ریکارڈ پست نمو دیکھی گئی جبکہ مالی سال 98 ء میں 1.64 فیصد نمو ہوئی اور مالی سال 60 ء میں صرف 0.85 فیصد نمو ہوئی تھی۔

چارٹ 2.3.1: لوہے کا پیداواری چکر



باکس 2.3: درآمدی اسکرپ پر مبنی اسٹیل بنانے والوں کا انحصار کم کرنا

ملک میں خام لوہے کے ذخائر تقریباً 430 ملین میٹرک ہونے کے باوجود پاکستان میں لوہے کی صنعت درآمدات پر بھاری انحصار کرتی ہے۔ اگرچہ پیداوار کے تمام مراحل کے لیے مقامی سہولتیں دستیاب ہیں جیسے فولاد بنانے کے لیے لوہے کی کچ دھات کو پھلکا کر صفائی سے لے کر لوہے کو پگھلانا اور پھر حتمی شکل دینے کے لیے لوہے کی ری رولنگ کرنا۔ پیداواری چکر کے ہر مرحلے میں درآمد شدہ خام مال ڈلتا ہے۔ درآمدات پر انحصار کرنے کی کمی وجوہات ہیں جن میں مناسب ٹیکنالوجی کی عدم موجودگی اور حجم کے لحاظ سے گنپائش کی بہت سطح، منڈی کی ساخت اور قیمتوں کے طریقہ کار شامل ہیں۔

لوہے کا پیداواری چکر

پاکستان کی لوہے کی صنعت کی ساخت کو چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: پاکستان اسٹیل ملز، لوہا پگھلانے کا شعبہ، اسٹیل ری رولنگ شعبہ اور جہاز کشنی کی صنعت (دیکھئے چارٹ 2.3.1)۔ ملک میں پاکستان اسٹیل ملز معدنی کوئلہ اور خام لوہا بنانے والی واحد صنعت ہے۔ یہ دونوں فولاد سازی میں خام مال کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ پاکستان اسٹیل ملز زیادہ تر لوہے کی کچ دھات درآمد کرتی ہے اور حال ہی میں اس نے کچ دھات کے مقامی ذخائر استعمال کرنا شروع کیے ہیں۔

پاکستان اسٹیل ملز تیار کیا جانے والا معدنی کوئلہ اور لوہا عام طور پر اندرونی استعمال (مالی سال 09۴07ء کے دوران چار فیصد سے بھی کم خام لوہا کے باہر فروخت کیا گیا) کے لیے بنایا جاتا ہے جسے چھوٹی سلاخیں بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان اسٹیل ملز خالص لوہا (بلند سطح کا خالص ہونے کی وجہ سے) پیدا کرتا ہے جس کا سلاخوں/چادروں کی منڈی میں حصہ تقریباً 15 فیصد ہے اور باقی 85 فیصد پیداوار ملک کی دیگر 168 نجی پگھلانے والی فرنسز پیدا کرتی ہیں۔ نجی شعبے کے پاس خام مال حاصل کرنے کے تین ذرائع ہیں: مقامی ری سائیکل اسکرپ، درآمدی اسکرپ اور جہاز ٹوڑنے سے ملنے والا اسکرپ۔

پاکستان اسٹیل ملز اور نجی فرنس کی تیار شدہ سلاخوں اور چادروں کو ری رولنگ ملز پروسس کر کے دو اقسام کے رول بناتے ہیں جسے چھپے رول اور ٹیل رول کہتے ہیں۔ پاکستان اسٹیل ملز ملک میں چھپے رول بنانے کی واحد صنعت ہے جیسے گرم/ٹھنڈی رول کی ہوئی چادریں، پٹیاں اور پلیٹیں۔ چھپے رول کی ہوئی اشیا کی سالانہ پیداوار ایک سے 1.5 ملین میٹرک ٹن ہے۔ اس کے علاوہ نجی شعبے میں 370 ری رولنگ ملیں ہیں جو کہ ٹیل رول کی ہوئی اشیا جیسے ری بارز، ڈی بارز، آئی کشن، بیم وغیرہ تیار کرتی ہیں۔ ان کی سالانہ پیداواری صلاحیت تقریباً 4.5 ملین میٹرک ٹن ہے۔

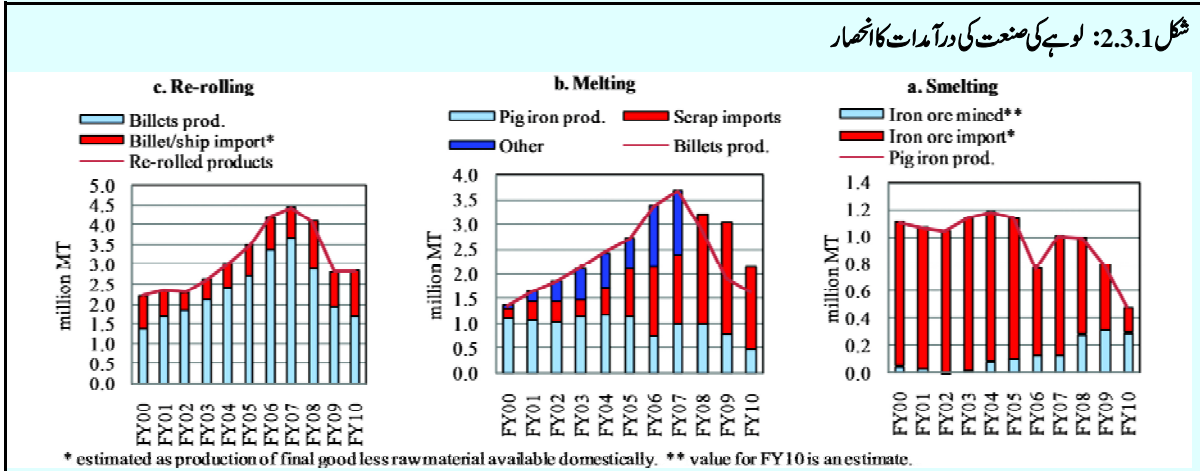
لوہا پگھلانے اور ری رول کرنے والوں کے لیے خام مال کے حصول کا ایک اور ذریعہ اسکرپ ہے جو بحری جہازوں کی ری سائیکلنگ سے حاصل ہوتا ہے۔ جہازوں کے اسکرپ کا تقریباً 70 فیصد براہ راست ری رول کر کے مصنوعات کو حتمی شکل دینے کے قابل ہوتا ہے۔ تاہم صرف چھوٹے ری رولرز (منڈی کا پانچواں حصہ) اس اسکرپ کو استعمال کرتے ہیں اور باقی میں جہاز کے کچھ حصے جیسے برتن وغیرہ کو استعمال شدہ اشیا کے بازار میں فروخت کر دیا جاتا ہے اور صرف 15 سے 20 فیصد فرنس تک پہنچتا ہے (انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ کے مطابق)۔ جہاز کشنی کی صنعت کی سرگرمیاں بڑی حد تک گردش ہوتی ہیں اور عالمی جہاز رانی کی مال برداری میں کمی کی صورت میں اس کی سرگرمیاں تیز ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اسکرپ کی فراہمی کا یہ بااعتماد ذریعہ نہیں ہے۔

چھوٹے ری رولرز اور پاکستان اسٹیل ملز کے علاوہ ری رولنگ صنعت میں اعلیٰ ٹیکنالوجی کی حامل خود کار پلیٹیں (30 فیصد منڈی کا حصہ) اور مقامی تیار کردہ بھاری پلیٹیں (50 سے 60 فیصد حصہ) ہیں۔ مؤخر الذکر بیان کیے گئے دونوں زمرے سلاخوں کو بطور خام مال استعمال کرتے ہیں۔

درآمدات پر بڑھتا ہوا انحصار

لوہے کی کچ دھات کی صفائی اور اس کو پگھلانے کے مراحل میں درآمدات پر انحصار بہت زیادہ ہے جبکہ ری رول اشیا زیادہ تر مقامی خام مال سے تیار کی جارہی ہیں (دیکھئے شکل 2.3.1)۔ مالی سال 10ء کے دوران گپ آئرن اور سلاخوں

شکل 2.3.1: لوہے کی صنعت کی درآمدات کا انحصار



چادروں کی پیداوار میں سال بسال کی واقع ہوئی جبکہ جہازوں کے توڑنے کے ساتھ ساتھ سلاخوں/چادروں کی بلند درآمدات کے باعث ری رولنگ ملوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ جیسا کہ نظر آتا ہے صرف سرفہرست قدر اضافی سلسلہ فعال ہے اور یک آئرن میں مسلسل 15 مہینوں سے منفی نمو دیکھی گئی۔ مجموعی طور پر درآمدات پر انحصار کے اہم عوامل یہ ہیں:

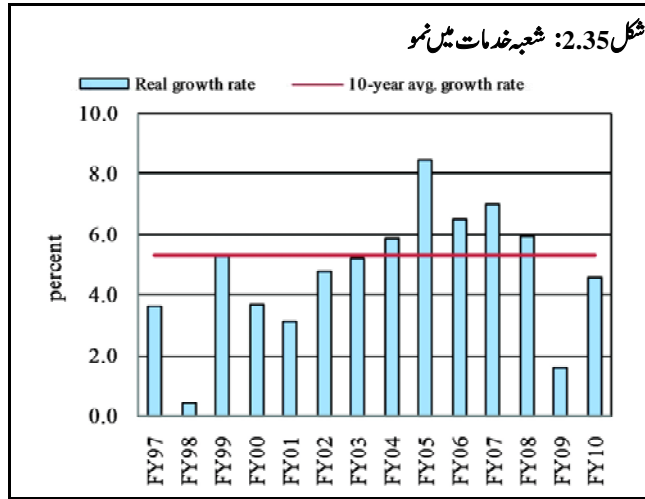
☆ لوہے کی مقامی کچ دھات کا استعمال بدستور کم ہے کیونکہ سڑکوں اور ریل نیٹ ورک کا مناسب نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے کانیں اور ٹیلے ایک دوسرے سے منسلک نہیں ہیں۔ مزید برآں کچ دھات کے معیارات میں بھی فرق ہے اور اس کو نیٹ کرنے کے لیے کوئی طریقہ کار نہیں جس کے مطابق قیمتوں کا تعین کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ امن وامان کی وجہ سے مقامی فراہمی میں غلط آتا ہے۔

☆ گلدشتہ کٹی برسوں سے اسکرپ کی درآمدی طلب میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ مقامی لوہے کی طلب بڑھنے کے ساتھ پگ آئرن کی پیداواری گنجائش میں توسیع نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں پاکستان اسٹیل ملز کو درپیش مالی مسائل کے باعث پگ آئرن پیداواری گنجائش سے کم پیدا ہو رہا ہے۔ طلب درسد کے اس فرق کو پورا کرنے کے لیے پگھلانے والی صنعتوں نے سلاخیں جبکہ رولنگ ملز نے چادروں کا اسکرپ درآمد کیا۔

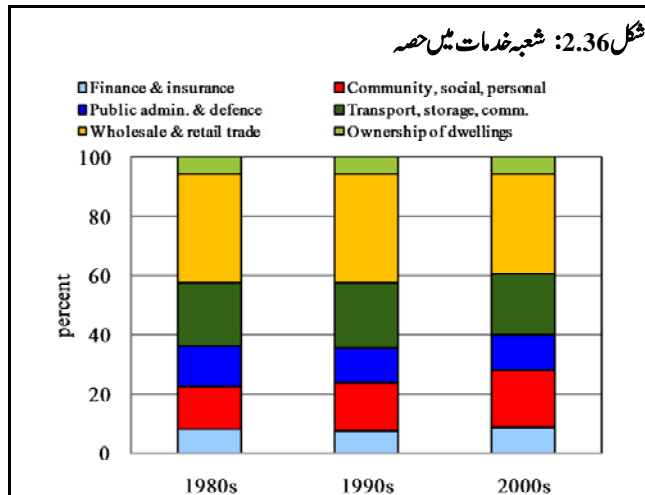
☆ اگر گلدشتہ برس کی طرح دھات کی عالمی قیمتوں میں متعدد مواقع پر تبدیلی ہوئی تو قیمتیں بڑھنے سے پاکستان اسٹیل مل کی لاگت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، پاکستان اسٹیل کو چلانے کی بلند لاگت اس کی تیار مصنوعات کی قیمتوں تک منتقل ہوتی ہے جس کی وجہ سے نجی شعبے کے لیے عالمی منڈی کے بجائے ملکی اسکرپ وچادریں سستی ہو جاتی ہیں۔

☆ درسد کا مقامی نظام غیر مستحکم ہے۔ مقامی اسکرپ کی فراہمی غیر ری کاروبار ہے اسی لیے اس میں تسلسل، معیار اور فراہمی کی قیمت میں کافی اتار چڑھاؤ ہے جس سے درآمدات پر انحصار بڑھ جاتا ہے۔

تاہم یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ نجی و سرکاری دونوں شعبے ان مسائل کو سمجھتے ہیں اور مقامی کچ دھات کے استعمال کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ خصوصاً، پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ نے بلوچستان کے علاقے دلہند میں لوہے کے ذخائر کی تلاش کے لیے ایک معاہدہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ پاکستان اسٹیل ملز نے ٹوکنڈی، بلوچستان میں لوہے کی کچ دھات کی کان کی شروع کر دی ہے۔ مزید برآں ایک نجی اسٹیل مل نے بلوچستان اور پنجاب میں تلاش کا منصوبہ بنایا ہے۔ تاہم مقامی کچ دھات کے بڑے پیمانے پر مستقل استعمال کے لیے انفراسٹرکچر کی فراہمی ضروری ہوگی۔ یعنی اس کی معاونت کے لیے سڑکوں اور ریلوے کا مناسب نظام اور امن وامان کا قیام ضروری ہے۔ مقامی اور بیرونی نجی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک بہترین پالیسی تیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے لوہے کی کچ دھات کی کان کی کفر و غلطی۔



م 10ء میں ہونے والی بعض تبدیلیوں کو عارضی کہا جاسکتا ہے، جیسے مالی شعبے کی منفی نمو اور نظم عامہ و دفاع کی بلند نمو، تاہم بعض تبدیلیاں زیادہ پائیدار رجحانات کی عکاسی کرتی ہیں جو 2000ء کی دہائی میں ابھرے (دیکھئے شکل 2.36)۔ فنی اور مہارتوں پر مبنی خدمات جیسے ٹیلی مواصلات، سوفٹ ویئر کی تیاری اور اکاؤنٹنگ اور مالیات میں تیزی سے نمو دیکھی گئی ہے۔ مزید برآں بڑھتی ہوئی مشین کاری اور تربیت یافتہ افرادی قوت نے کارکردگی بڑھا کر تھوک اور خردہ تجارت اور پبلک ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں صورتحال کو بدل دیا ہے۔ ان رجحانات میں اہم پہلو شعبہ خدمات میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہے۔

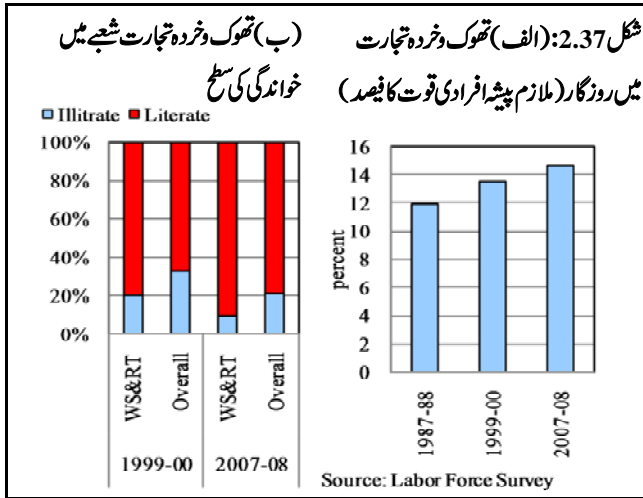


باضابطہ تھوک اور خردہ تجارت کا ابھرنا

م 10ء کے دوران توقع سے زیادہ صنعتی نمو تھوک اور خردہ تجارت میں تیزی سے اضافے پر منتج ہوئی۔ خام مال کی بڑھی ہوئی درآمدات اور برآمدات میں تیزی نے ان خدمات کی طلب کو مزید مستحکم کر دیا۔ نتیجے کے طور پر م 10ء کے دوران تھوک اور خردہ تجارت کے شعبے میں مضبوط بحالی ہوئی اور مجموعی قدر اضافی میں 5.1 فیصد نمو دیکھی گئی جو پچھلے سال ہونے والی 1.4 فیصد نمو اور ایک دہائی کی اوسط نمو 4.6 سے خاصی زیادہ ہے۔²¹

یہ بحالی اس اعتبار سے بہت خوش آئند ہے کہ اس شعبے میں روزگار کی گنجائش بہت ہوتی ہے اور بحالی سے تھوک اور خردہ تجارت میں حالیہ برسوں کے دوران ہونے والی ساختی تبدیلی کی مزید حوصلہ افزائی ہوگی۔ تھوک اور خردہ تجارت کے شعبے میں حالیہ برسوں میں بہت تیزی سے توسیع ہوئی ہے اور جدید طرز کے

²¹ تھوک و خردہ تجارتی شعبے میں خام قدر اضافی کو ان کے مجموعے کے طور پر اخذ کیا جاتا ہے: (1) درآمدات، صنعتی پیداوار اور زراعت پر مبنی مارجن اور (2) ہوٹل اور ریسٹورانٹ میں قدر اضافی کو معیہ شرح نمو (10.0 فیصد) کو استعمال کر کے اخذ کیا گیا۔ یہ مارجن اور شرح نمو سال 1999-2000ء میں کیے گئے سروے پر مبنی ہے۔ قومی آمدنی کھاتوں کے تفصیلی طریقہ کار کے لیے دیکھئے



درمیانے اور بڑے حجم کے تھوک اور خرده مراکز بڑی تعداد میں کھل گئے ہیں۔ پہلے یہ شعبہ غیر منظم اور چھوٹے پیمانے پر کام کر رہا تھا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تھوک اور خرده تجارت کا ارتقا ہوا ہے اور اس نے لازمی نوعیت کی خدمت سے ترقی پا کر انتہائی نفیس خدمت کی شکل اختیار کر لی ہے جس میں خاصی خود کاری اور ماہر سیکڑیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس رجحان نے رواں عشرے کے دوران جڑ پکڑی اور بندرتیج تقویت پارہا ہے۔

یہ بڑی تبدیلی بھاری مقدار میں بیرونی سرمایہ کاری کے باعث ممکن ہوئی جس سے ٹیکنالوجی اور انتظامی مہارتیں یہاں آئیں۔ بڑھتی ہوئی خود کاری (جیسے کمپیوٹر، کیش رجسٹر، سیکورٹی اسکینرز وغیرہ کا استعمال) نے ماہر اور تعلیم یافتہ انسانی وسائل کی طلب بڑھادی ہے۔ مجموعی طور پر خدمات کی فراہمی بہتر ہونے سے

افراد کی قوت کی ضرورت بھی بڑھی ہے جیسا کہ مجموعی روزگار میں تھوک اور خرده تجارت کے بڑھتے ہوئے حصے سے ظاہر ہے (دیکھئے شکل 2.37)۔

تاہم اس شعبے کو کئی مسائل کا سامنا ہے۔ اگرچہ صارفین ان جدید تجارتی مراکز میں آرہے ہیں تاہم باضابطہ تھوک اور خرده مراکز کی نمو چند بڑے شہروں تک محدود ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ نمو کے محدود ہونے کی وجہ چھوٹے شہروں میں تعلیم یافتہ انسانی وسائل کا فقدان اور ناقص رسدی بندوبست ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں جیسے مستحکم ٹریڈنگ باؤنڈریز کی عدم موجودگی کی بنا پر خرده فروشوں کو معیار اور مسلسل فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اضافی وسائل مختص کرنے پڑتے ہیں۔

مزید برآں بڑے تھوک اور خرده کاروباری اداروں کو چھوٹے تاجروں سے سخت مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اول تو چھوٹے تاجروں کی نسبت بڑے شاپنگ سینٹروں کے اضافی اخراجات (بجلی، انسانی وسائل کی تربیت، تربیت یافتہ عملے کو اپنے پاس رکھنے کے لیے بلند اجرتیں، زمین رکرایہ وغیرہ) بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ دوم، ان کے پاس سیکڑنگس کی اکاؤنٹنگ کا پورا نظام ہوتا ہے جس سے چھوٹے تاجر چیک کر سکتے ہیں۔ چنانچہ باضابطہ اور بے ضابطہ منڈی میں تھوک فروشوں کے منافع کے مارجنز میں بہت فرق ہے۔ لیکن دین کی مناسب دستاویزیت کے لیے ٹیکس ترغیبات سے اس شعبے کی نمو بڑھانے میں بہت مدد مل سکتی ہے کیونکہ اس سے رجسٹرڈ کاروباری اداروں کو مساویانہ فضا میں کام کرنے کا زیادہ موقع ملے گا۔

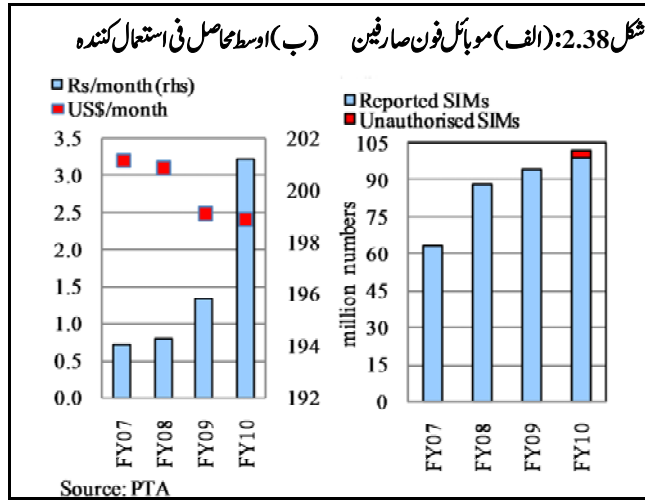
اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا آغاز

میں 10 سالوں میں اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی پر مبنی کاروبار میں بھرپور نمو ہوئی۔ اس کا سبب بڑھتی ہوئی برآمدات نیز ٹیلی مواصلاتی خدمات کی ملکی طلب کی بحالی تھی۔ یہ نمو مالیاتی اقدامات کا رد عمل تھی۔ م 09ء کے دوران اس شعبے میں سکڑاؤ آیا تھا جس کے بعد حکومت نے خدمات اور سیلولر فون کی درآمدات پر بعض ڈیوٹیاں ختم اور کم کردی تھیں۔ اس بنا پر طلب بحال ہوئی۔ نمو کی ایک وجہ یونیورسل سروسز فنڈ کے تحت ٹیلی مواصلات کے کئی منصوبوں کی تکمیل بھی تھی۔ 22 مزید برآں آئی ٹی کے شعبے کے لیے مددگار برآمدی پالیسی نے بھی آئی ٹی کی برآمدی نمو کو برقرار رکھے میں مدد دی۔ 23

ٹیلی مواصلات خدمات کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ ٹیلی ڈینسٹی کی توسیع نیز سیلولر سبسکرائبرز کی بڑھتی ہوئی تعداد تھی۔ سیلولر سبسکرائبرز کی تعداد میں اضافہ نمایاں نہ تھا کیونکہ دوران سال 30 لاکھ سے زائد ناجائز موبائل کنکشنز منسوخ کر دیے گئے جس سے کنکشنز کی خالص نمو پچھلے سال کے برابر آگئی (دیکھئے شکل 2.38)۔ موبائل کمپنیوں کو شرح مبادلہ کی قدر کم ہونے سے بھی فائدہ ہوا جس سے روپے میں ان کی اوسط آمدنی فی استعمال کنندہ تین سال کی مدت کی بلند ترین نمو پر پہنچ گئی (دیکھئے شکل 2.38)۔ فکسڈ لائن کنکشنز کی تعداد میں کمی

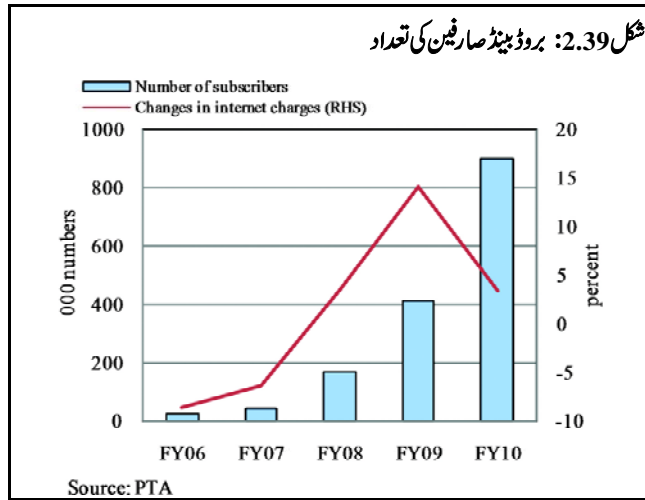
22 ٹیلی کام آپریٹرز کی سالانہ آمد سے یو ایس ایف کو رقم میا کی جاتی ہے جسے ٹیلی فون اور براڈ بینڈ کی بنیادی خدمات میں دوردراز علاقوں تک توسیع دینے اور خصوصی افراد کو سہولت ہم پہنچانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے جبکہ نجی شعبے میں سرمایہ کاری پر ذرا اعانت دیا جا رہا ہے۔ یو ایس ایف کا آغاز 2007ء میں کیا گیا جس کے پاس اب تک 10 دیہی بنیادی ٹیلی فونی کے لیے معاہدے ہوئے ہیں جن میں سے پانچ فائبر آپٹک میں توسیع اور پانچ خصوصی منصوبے شامل ہیں۔ ان میں سے دیہی علاقوں کے چھ ٹیلی کام منصوبے مالی سال 09ء میں آئن لائن آچکے ہیں جبکہ چھ علاقوں کے خصوصی منصوبوں کو مکمل کیا جا چکا ہے۔ درباقی اگلے سال مکمل کر لیے جائیں گے۔

23 آئی ٹی برآمدات میں سوفٹ ویئر کی بیرونی آمدنی، ہارڈ ویئر کا رو باور کال سینٹرز شامل ہیں۔ پاکستان سوفٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ کے مطابق ملک میں مجموعی آئی ٹی کاروبار میں آئی ٹی برآمدات کا حصہ 57 فیصد ہے۔



آئی۔ یہ رجحان 2006ء سے جاری ہے۔ اس رجحان کے پیش نظر ملک کے سب سے بڑے فکسڈ لائن کی خدمات فراہم کرنے والے ادارے نے جولائی 2010ء میں سبسکرپشن چارجز کم کر دیے۔ چونکہ ٹیلی مواصلات کی طلب نرخ کے حوالے سے انتہائی چکدار ہوتی ہے اس لیے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مئی 11ء میں نئے کنکشنز لانے میں فیس کی کمی کی اہمیت ہو سکتی ہے۔

بروڈ بینڈ خدمات کی بلند طلب بھی زیادہ تر انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے ٹریفک کی بنا پر آئی (دیکھئے شکل 2.39) جن کی وجہ اس شعبے میں بڑھی ہوئی مسابقت تھی۔ تاہم نرخوں سے قطع نظر خدمات کا دائرہ وسیع ہونے کے باعث بھی سبسکرپشنز بڑھ گئیں۔ یو ایس ایف کے منصوبے اس حوالے سے اہمیت کے حامل رہے ہیں اور توقع ہے کہ پاکستان میں بروڈ بینڈ کی نمو کو قائم رکھنے میں مرکزی کردار ادا کریں گے۔



اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے دیگر شعبوں میں بھی ملکی کاروبار کی جانب سے خود کاری کی طلب بڑھنے کی وجہ سے تیز نمو دیکھی گئی۔ علاوہ ازیں ترقی پذیر ممالک میں کاروبار کے لیے بیرونی خدمات کے حصول کی بڑھتی ہوئی طلب نے آئی ٹی برآمدات کی تیز نمو کی راہ ہموار کی، جیسے کال سینٹرز کی خدمات اور سوفٹ ویئر کی تیاری۔ آئی ٹی برآمدات پر پاکستان کی لیبر کی سستی لاگت، زمین اور ٹریف سے استثنائے یہ شعبہ حریفوں پر سبقت رکھتا ہے۔

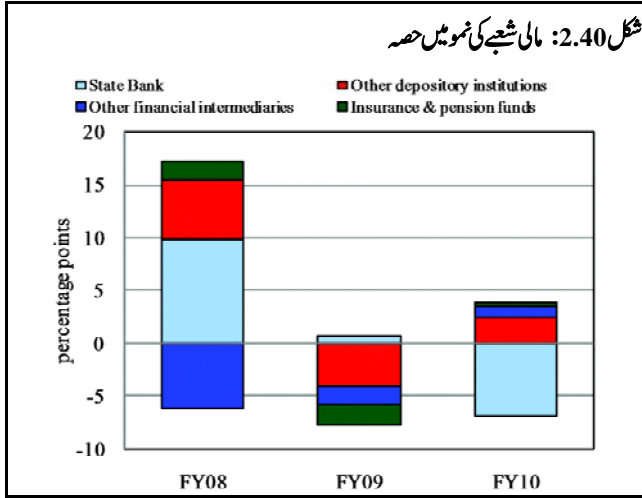
تاہم کاروباری ادارے اس نقطہ نظر کے حامل ہیں کہ پاکستان اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے میدان میں سیرشدگی کی سطح پر پہنچ چکا ہے۔ اس شعبے کے متعدد کاروباری ادارے ماہر انسانی وسائل کے فقدان اور برین ڈرین کو مستقبل کی نمو میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ اس شعبے کا ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ کال سینٹرز اور سوفٹ ویئر ہاؤسز کے لیے مقامی منڈی کا چھوٹا سائز کفایت حجم کی گنجائش نہیں فراہم کرتا۔ دوسری جانب جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے سب سے بڑے برآمد کنندگان بھارت اور فلپائن کا بیرون ملک برانڈ امیج بہت مستحکم ہے جس کی وجہ سے انہیں پاکستان کے مقابلے میں خدمات کی بلند لاگت کے باوجود زیادہ آرڈر ملتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس شعبے کے لیے قرضے حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ کاروباری ادارے قرضے کے لیے کوئی ٹھوس ضمانت نہیں دے سکتے۔ اگرچہ یہ صنعت اخراجات جاریہ پورے کرنے کے لیے بینکوں پر انحصار نہیں کرتی تاہم کاروبار میں توسیع کے لیے بینکوں کی مالکاری کی ضرورت ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی پر مبنی کاروباری ادارے یہ نقطہ نظر رکھتے ہیں کہ ٹیکنالوجی توسیع میں بڑی رکاوٹ نہیں۔ اگرچہ آئی ٹی کی صنعت بہت زیادہ خود کاری کی حامل ہے تاہم یہ مرکز بہ سرمایہ ہونے سے زیادہ مرکز بہ افرادی قوت ہے اس لیے آئندہ نمو کے لیے قائدانہ کردار ادا کر سکتی ہے۔ بہر حال بھرپور بازاری کاری اور مہارتوں کی تیز ترقی سے یہ صنعت اپنی نمو کے امکانات حاصل کر سکتی ہے۔

مالی انفراسٹرکچر پختہ ہو گیا ... لیکن اس میں بہتری کی گنجائش ہے

سال کے دوران حقیقی معاشی سرگرمیوں میں نمو کے بعد مالی خدمات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی شعبے کے اندر نمو کا بڑا حصہ کمرشل بینکوں اور دیگر غیر بینک مالی واسطیوں کا ہے۔ قرضوں میں جچی پیمائش کی توسیع، غیر سود حاصل میں معمولی اضافے اور ترموین کے پست اخراجات کے باعث کمرشل بینکوں کو فائدہ پہنچا۔²⁴ تاہم مرکزی بینک کے منافع میں کمی کی

²⁴ مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی ترموین کے متعلق قرضوں کی درجہ بندی کی شرائط اور قیمت فروخت لازم میں نرمی کردی تھی۔



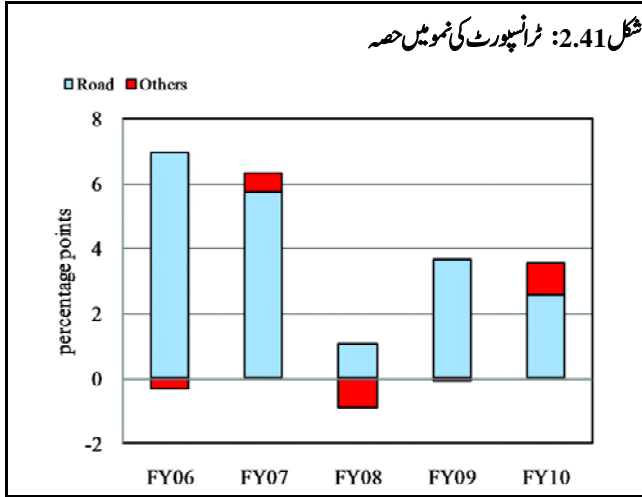
بنا پر کمرشل بینکوں میں ہونے والی بحالی کے اثرات مکمل طور پر زائل ہو گئے جو کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 10ء کے دوران شرح مبادلہ کے کم منافع اور منافع منقسمہ کی پست آمدنی کے باعث ہوئی (دیکھئے شکل 2.40)۔

گذشتہ دہائی کے دوران مالی خدمات میں ہونے والی مضبوط توسیع کو دیکھتے ہوئے مالی سال 10ء میں ہونے والی خفی نمو بظاہر عبوری ہے۔ مالی سال 01ء سے مالی سال 10ء کے دوران مالی اور بیمہ خدمات میں مجموعی طور پر 11.7 فیصد اوسط شرح نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ اس سے گذشتہ دہائی میں 4.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس نمو کی وجہ مالی شعبے کی مضبوطی کے لیے ترمیم ہیں جن کا آغاز سال 1990ء میں کیا گیا جس سے سال 2000ء کے دوران مالی نظام میں نجی شعبہ ایک اہم کردار کے طور پر ابھرا۔

نجی شعبے کی جانب سے مسابقتی نیلامی کے لیے بینکوں کے سامنے پیشکش سے سرکاری ملکیتی بینکوں کے قرضوں کے جز دان کی خستہ حالت کی تعمیر نو کی گئی۔ مزید برآں الیکٹرانک سی آئی بی 2003ء اور 2006ء میں محتاطیہ ضوابط متعارف کرانے سے بہتر خطرہ انتظام کے قرضوں کے جز دان گذشتہ دہائی کے مقابلے میں اچھے ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں سال 2000ء نجی شعبے کے قرضوں میں تیزی سے نمو ہوئی خصوصاً زرعی اور صارفنی قرضوں میں۔

اگرچہ بینکوں کے انفراسٹرکچر میں تیزی سے توسیع ہوئی ہے تاہم دور دراز علاقوں کے لحاظ سے اس میں مزید توسیع کی گنجائش ہے۔ ملک کے کئی حصے اب بھی بینکاری خدمات اور امانتوں کی بنیاد کے لحاظ سے محروم ہیں اور رسمی قرضوں تک رسائی اب بھی کم ہے۔

نقل و حمل کا ناقص نظام، نجی شعبے کی بھرپور شرکت ضروری ہے



مالی سال 10ء کے دوران ٹرانسپورٹ کی خدمات میں سست روی دیکھی گئی اور اس میں 0.1 فیصدی درجہ سے 3.6 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ یہ سست روی توقع سے برعکس رہی کیونکہ بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمیوں کے باعث ٹرانسپورٹ کے لیے طلب میں اضافے کا امکان تھا جیسا کہ بندرگاہوں پر بلند کارگو ہینڈلنگ کی نمو 25 اور کمرشل گاڑیوں کی فروخت سے ظاہر ہے۔ تاہم ریلوے اور جہاز رانی کے کمزور انفراسٹرکچر کے باعث ٹرانسپورٹ کی مجموعی خدمات میں کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 2.41)۔

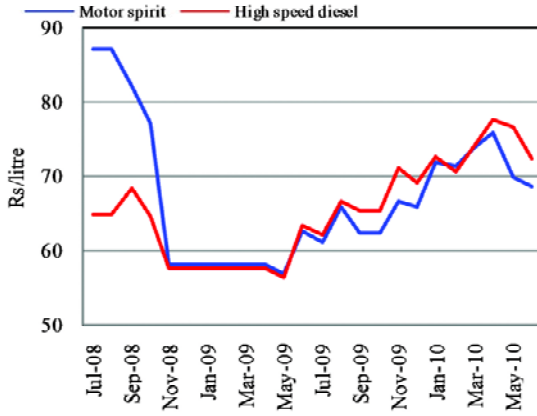
پاکستان نیشنل شپنگ کمپنی کے جہازوں کی قلت²⁶ کے ساتھ عالمی طلب میں کمی کی بنا پر جہاز رانی کے کرائے کم ہونے کی وجہ سے سال کے دوران جہاز رانی کے محاصل میں توقع کے مطابق کمی واقع ہوئی۔²⁷ انجن کی مستقل کمی کے باعث ریلوے کی نمو میں بھی کمی دیکھی گئی۔ آخراً خام تیل کی درآمدات میں کمی کے پیش نظر پائپ لائن ٹرانسپورٹ توقع کے مطابق مضبوط کارکردگی نہ دکھاسکی۔ خام تیل آئل پائپ

²⁵ مالی سال 10ء کے دوران بندرگاہوں پر کارگو ہینڈلنگ سرگرمیوں میں 18.1 فیصد سال بسال نمو دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال 1.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔

²⁶ پی این ایس سی کے موجودہ بیڑے میں سے چار جہازوں کو مالی سال 09ء میں خارج کر دیا گیا جبکہ مالی سال 10ء میں ایک اور جہاز اسکرپٹ کر دیا گیا جس سے سارا سال موجودہ دستیاب جہازوں کی کل تعداد آٹھ رہی۔ صرف دو نئے جہاز فروری 2010ء میں شامل کیے گئے جس سے کل دستیاب جہازوں کی تعداد 10 ہو گئی ہے۔

²⁷ مالی سال 10ء کے دوران پی این ایس سی کے کرائے کے بحری جہازوں کے محاصل میں 43.3 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال 13.9 فیصد کمی نمو ہوئی تھی۔

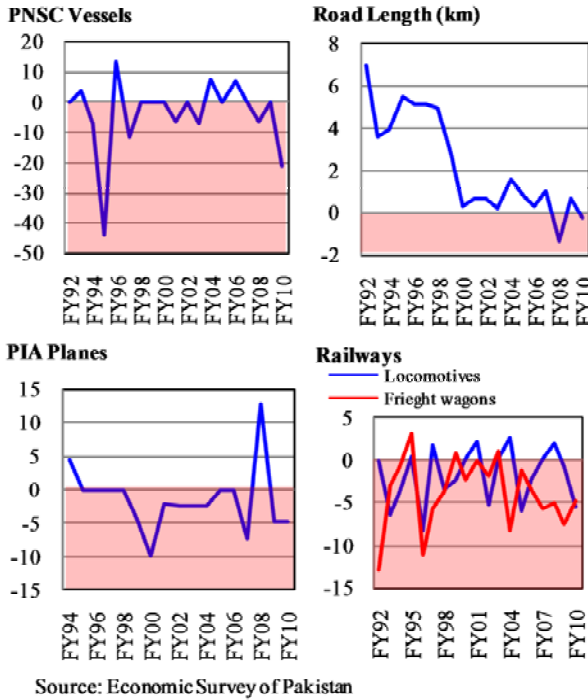
شکل 2.42: اہم ٹرانسپورٹ ایندھن کی قیمتیں



لائسنس ورک کے ذریعے فراہم کیے جانے والی اہم شے اور گیس کی فراہمی میں معمولی طور پر رکاوٹ کی گئی۔²⁸

جہاں تک روڈ ٹرانسپورٹ کا تعلق ہے یہ توقع کی جا رہی تھی کہ ریلوے خدمات اور پائپ لائن سپورٹ کی قلت کی وجہ سے شہر کے اندر حرکت پذیری کے لیے روڈ ٹرانسپورٹ کی طلب بڑھے گی۔ سال کے دوران کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں اضافے سے ان خیالات کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔ تاہم، ڈیزل کے نرخوں میں تیزی سے اضافے (حکومت کی جانب سے ڈیزل پر زراعت کے خاتمے) کے باعث معلوم ہوتا ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ کی طلب محدود رہے گی (دیکھئے شکل 2.42)۔ اس طرح، توقعات کے برعکس سرکاری اعداد و شمار اس میں تیزی کے عکاس نہیں۔ اس لیے مالی سال 10ء کے دوران روڈ ٹرانسپورٹ کی نمو 2.9 فیصد رہی جو مالی سال 09ء میں 4 فیصد تھی۔

شکل 2.43: ٹرانسپورٹ کے انفراسٹرکچر میں نمو



Source: Economic Survey of Pakistan

اس سے قطع نظر، خدمات میں کمی کو پورا کرنے کے لیے نجی طور پر چلنے والی بسوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ شہر میں اور شہروں کے درمیان بس کی خدمات فراہم کرنے والی ایک بڑی نجی کمپنی کے مطابق اچھی خدمات اور مسابقتی نرخوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس شعبے میں نمو کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ تاہم، اس میں رسدی مشکلات موجود ہیں۔ اول، ڈیزل کے نرخوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو منتقل کرنے کے لیے قیمتوں میں اکثر تبدیلی کی جاتی ہے کیونکہ ڈیزل پر آنے والی لاگت کا حصہ مجموعی لاگت میں 65 فیصد بنتا ہے۔ اگرچہ ان تبدیلیوں نے شہروں کے مابین سفر پر خاطر خواہ اثرات مرتب نہیں ہوئے ہیں لیکن کرایوں میں اضافے کی صورت میں شہر کے اندر سفر کرنے والے افراد غیر رسی شعبے یا نجی ٹرانسپورٹ کا رخ کرتے ہیں۔ مزید برآں، شہر کے اندر چلنے والی بسوں کو ایندھن یا ٹیکس میں کسی بھی قسم کا زراعت فراہم نہیں کیا جاتا جبکہ انہیں میونسپل انتظامیہ کی جانب سے کرائے کم رکھنے کے اخلاقی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے ان کے منافع میں کمی آ جاتی ہے۔ دوم، سڑکوں اور ہائی وے کے زیر تیکم منصوبوں میں تاخیر اس خدمات کے معیار اور لاگت کو بری طرح متاثر کرتی ہے کیونکہ اکثر متبادل راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ آخر میں، دور دراز علاقوں کے لیے بس خدمات کی مضبوط طلب موجود ہے جسے سڑکوں کی خراب صورتحال کے باعث پورا کرنا ممکن نہیں۔ سڑکوں کا نیٹ ورک جو پہلے ہی خاصی مشکلات اور دباؤ کا شکار تھا اسے حالیہ بارشوں نے شدید نقصان پہنچایا ہے۔

28 اگرچہ قدرتی گیس کی ترسیل پائپ لائن کے راستے کی جاتی ہے تاہم وفاقی محکمہ شریات اسے پائپ لائن خدمات کے کھاتوں میں شامل نہیں کرتا۔ سوئی سدرن گیس کمپنی کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 10ء کے دوران گیس کی فراہمی میں 1.1 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گزشتہ برس میں 1.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ایس این جی ایل کے مالی سال 10ء جولائی تا اپریل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں 0.5 فیصد کمی کی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 2.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔

سرمایہ کاری کی مسلسل پست سطح کے نتیجے میں ملک کا بنیادی انفراسٹرکچر ختم ہو چکا ہے جس کی عکاسی روڈ نیٹ ورک میں کمی اور چلنے والے ریلوے انجنوں، بحری جہازوں کے بیڑے اور ہوائی جہازوں کی تعداد میں کمی سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.43)۔ اس مسلسل کمی کے رجحان کی ایک اہم وجہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں حکومتی بالادستی ہے۔ حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی یوٹیلیٹیز اور خدمات کی خراب کارکردگی ایک ناقابل تردید حقیقت بن چکی ہے۔ خراب کارکردگی کا باعث بننے والا ایک اہم عامل باآسانی دستیاب نایل آؤٹ ہے جو کہ منافع میں کمی یا نقصانات سے گریز پر مبنی ہوتا ہے کیونکہ حکومت ان نقصانات کو پورا کرنے کے لیے رقم فراہم کرتی ہے۔ دیگر وجوہات میں ملازمین کی اضافی تعداد، ناقص خدمات کی فراہمی اور پست قیمتیں شامل ہیں جو کہ لاگت کو بھی پورا کرنے کے قابل نہیں ہوتیں۔

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت کو ملک کے ناقص ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کا ادراک ہے اور اس شعبے کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے اخراجات کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس کی عکاسی صوبائی میزانیوں میں مادی انفراسٹرکچر کے لیے بلند رقمات مختص کرنے سے ہوتی ہے۔ ملک کی دو بندرگاہوں کی گنجائش بڑھانے پر کام ہو رہا ہے: پورٹ قاسم پر ایک نیا کنٹینر ٹرمینل اگست 2010ء میں کام شروع کر دے گا جبکہ ایک ایل این جی ٹرمینل پر کام جاری ہے جبکہ کراچی پورٹ پر چار برتھ پر مشتمل گہرے پانی کا ایک کنٹینر ٹرمینل مالی سال 12ء میں مکمل ہو جائے گا۔ پی این ایس سی کو توقع ہے کہ آئندہ نو مہینوں کے دوران پانچ نئے جہاز اس کے بیڑے میں شامل ہو جائیں گے۔

تاہم، پائیدار انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے طویل مدتی حل اس شعبے کی مشکلات کے خاتمے میں پنہاں ہے جس کے نتیجے میں منافع بڑھ سکتا ہے اور سرمایہ کاری کی بھی حوصلہ افزائی ہو گی۔ ٹرانسپورٹ میں نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کے ذریعے اس شعبے کی کارگزاری میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ نجی طور پر چلائی جانے والی ٹرانسپورٹ خدمات کے تجربات سے بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے اور خدمات کو توسیع دینے کے لیے رعایتیں دی جاسکتی ہیں۔

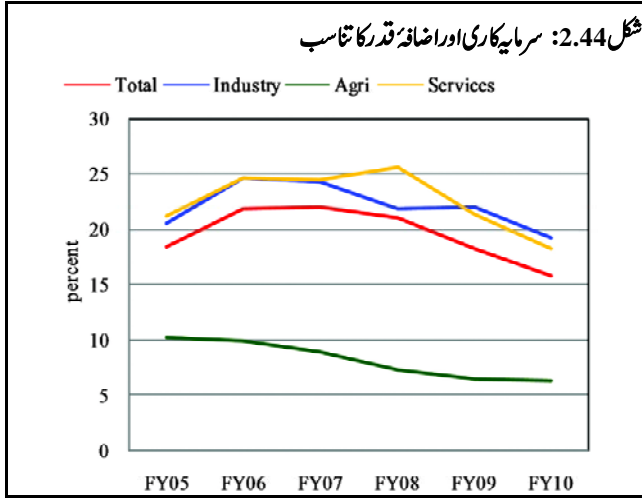
2.6 حقیقی پیداوار کے شعبے کے امکانات اور مواقع

پاکستانی تاریخ کے مہلک ترین سیلاب نے مئی 11ء میں مستحکم معاشی نمو کے امکانات مٹا دیے۔ ابتدائی تخمینوں کے مطابق ملک کے بیشتر حصوں میں گنے، کپاس اور چاول کی فصلیں سیلاب سے تباہ ہوئیں اور مویشی ضائع ہوئے۔ سیلاب حساس مقامات بشمول گیس کے کنوؤں، آئل ریفائنریز اور بجلی کے پلانٹس تک پہنچ گیا جس سے توانائی کی فراہمی میں مزید خلل پڑا اور ایک ریفائنری میں پیداواری سرگرمیوں کو نقصان پہنچا۔ اگرچہ تعمیراتی نوکی متوقع سرگرمیوں سے معاشی نقصانات کی کسی حد تک تلافی ہونے کی امید ہے تاہم مئی 11ء کا نمو کا ہدف ناقابل حصول معلوم ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا تجزیہ نہ صرف پیداواری نقصانات پر مبنی ہے بلکہ اس میں ان نقصانات کے مجموعی معیشت پر دور رس اثرات بھی شامل ہیں۔ فصلوں اور مویشیوں کے زیاں اور فراہمی میں خلل پڑنے سے غذائی اشیاء کی قلت پیدا ہوئی اور غذائی گرانے میں عارضی اضافہ ہو گیا۔ مزید یہ کہ بجٹ خسارہ کم کرنے کے سرکاری منصوبے بھی مؤخر ہو سکتے ہیں کیونکہ سیلاب زدہ علاقوں میں بھرپور تعمیراتی نوکی ضرورت ہے۔ اسی بنا پر حکومت کا قرضے کا بوجھ بھی بڑھ جانے کا امکان ہے۔ یوں اس سیلاب نے معاشی حالات کو بہتر بنانے کی کوششیں، جن پر وسط مدتی معاشی بحالی کے امکانات کا دار و مدار تھا، ناکام بنا دی ہیں۔

اگرچہ شعبہ زراعت میں پیداواری نقصانات یقینی معلوم ہوتے ہیں تاہم صنعتی نمو کے امکانات مل جلتے ہیں۔ ٹیکسٹائل، شکر اور چمڑے سمیت وسائل پر مبنی صنعتیں خام مال کی قلت کی بنا پر مسائل کا شکار ہو سکتی ہیں تاہم سیلاب زدہ علاقوں میں تعمیراتی نوکی سرگرمیوں سے تعمیراتی صنعتوں کو فائدہ ہوگا۔ مزید برآں بعض صنعتوں میں توسیع استعداد صنعتی نمو کے لیے اچھا شگون ہے۔ اسی طرح شعبہ خدمات میں تجارت اور نقل و حمل کی سرگرمیاں عارضی طور پر متاثر ہو سکتی ہیں۔ سماجی خدمات، نظم عامہ و دفاع اور مالیات و بیمہ کے ممکنہ مثبت حصے سے شعبہ خدمات کو مئی 11ء کے دوران ہدف سے متجاوز نمو حاصل کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

2.7 سرمایہ کاری

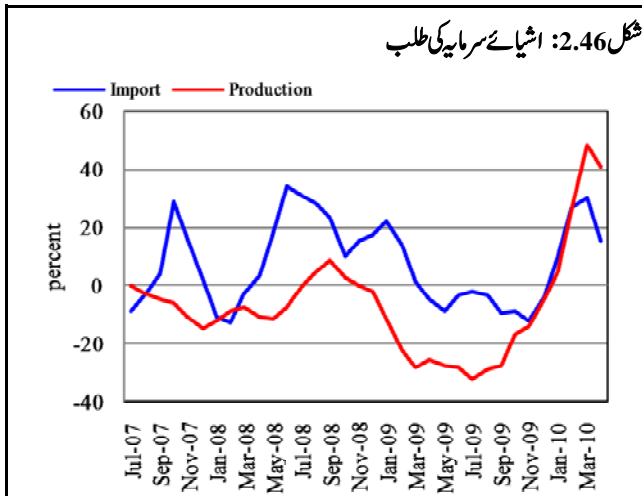
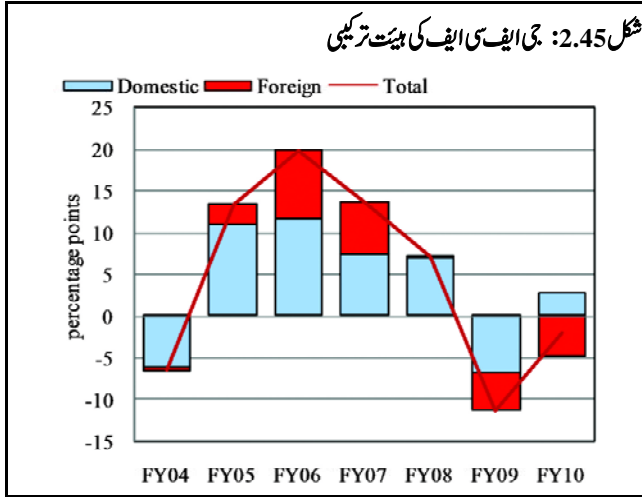
ملک میں سرمایہ کاری کی طلب مئی 10ء کے دوران مسلسل دوسرے سال کم ہوئی۔ اس کا ایک سبب نمو کی پائیداری سے متعلق شکوک و شبہات تھے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب مسلسل تیسرے سال کم ہوا۔ یہ کمی خاص طور پر صنعتی اور خدمات کے شعبے میں نمایاں ہے (دیکھئے شکل 2.44)۔ سرمایہ کاری کی نمو کو روکنے والے اہم عوامل یہ تھے: (الف) غیر ملکی سرمایہ کاروں کا ملک کے منفی تاثر کی وجہ سے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے سے احتراز، (ب) ملکی بینکوں نے حکومتی پیپرز میں زیادہ سرمایہ کاری کی، (ج) سیلولر کاروبار میں سخت مسابقت جس نے اس شعبے میں سرمایہ کاری کو محدود کر دیا، (د) عالمی بحالی کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت، اور (ه) ملکی طلب میں بحالی کے حوالے سے مئی 10ء کے ابتدائی مہینوں میں شکوک۔



میں 09ء میں امن وامان کی صورتحال میں بہتری کے باوجود ملک کے منفی تاثر نے ملک کے اندر سرمایہ کاری کم کرنے میں سب سے زیادہ کردار ادا کیا۔ یہ امر اس حقیقت سے واضح ہے کہ سرمایہ کاری میں تمام تر کمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ہوئی (دیکھئے شکل 2.45)۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی سیالیت میں ہونے والی بحالی اور پورے ایشیائی خطے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافے کے باوجود بیرونی سرمایہ کار پاکستان میں رقم لگانے سے گریزاں رہے۔ اس اعتبار کی وجہ غیر یقینی ملکی سیاسی صورتحال اور معاشی معاملات تھے۔

لہذا یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف کی طلب (ملکی اور بیرونی دونوں) میں بحالی کے بعد 10 سہ ماہی کی دوسری سہ ماہی کے اختتام تک کم از کم ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ نتیجتاً اشیائے سرمایہ کی طلب نومبر 2009ء سے بڑھ گئی جیسا کہ اشیائے سرمایہ کی پیداوار اور درآمد میں اضافے سے عیاں ہے۔ تاہم سرمایہ جاتی اخراجات زیادہ تر شعبہ زراعت اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں میں مرکوز رہے۔ ٹیکسٹائل کے اندر قدر اضافی کی حامل صنعت نے سرمایہ جاتی اخراجات سب سے زیادہ کیے اور ویونگ، بُنائی اور دیگر قدر اضافی کی حامل مشینری ملک میں درآمد کی گئی۔ زرعی مشینری کی طلب زیادہ تر زمین کی تیاری اور کاشت کے لیے زرعی مشینری کے پرزوں کی درآمد میں مرکوز رہی۔ اسے فارم کی مستحکم آمدنی اور شعبہ زراعت کے لیے مسلسل مددگار حکومتی پالیسی سے سہارا ملا (دیکھئے شکل 2.46)۔

شعبہ خدمات میں سرمایہ کاری میں پیشتر کی مالیات و بیمہ اور ٹیلی مواصلات کی بنا پر آئی۔ اس کا سبب بیرونی سرمایہ کاری گھٹ جانا تھا۔ علاوہ ازیں 10 سہ ماہی کے دوران ملکی بینکوں کی آمدنی کم ہوئی مگر کارپوریٹ شعبے میں خطرہ قرض نے بینکوں پر دباؤ ڈالے رکھا کہ لازمی ذخائر میں اضافہ کریں۔



کیا ہمیں خاص اس موقع پر مزید سرمایہ کاری کی ضرورت ہے جب فرموں کے پاس غیر استعمال شدہ استعداد ہے؟

یہ سچ ہے کہ اشیاء سازی کے شعبوں کی بڑی تعداد اس وقت کم استعداد پر چل رہی ہے تاہم استعداد میں اضافے سے متعلق سرمایہ کاری کے فیصلے وسط تا طویل مدت میں نمو کے امکانات دیکھ کر کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں مختلف شعبوں میں استعداد کے استعمال کی سطح میں بہت فرق ہے۔ مثلاً غذا سے متعلق صنعتوں میں اضافی استعداد ہے جبکہ صنعتی کیمیکلز، کھاد کے شعبے میں فرمیں بیان کردہ استعداد سے کم پر کام کر رہی ہیں۔

سرمایہ جاتی اخراجات کا بنیادی مقصد ہمیشہ استعداد میں توسیع نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیے۔ دنیا بھر میں فرموں کی جانب سے سرمایہ جاتی اخراجات بڑھانے کے تین

جدول 2.11: ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد شعبہ دار (جولائی تا اپریل)			
ملین روپے بمقصد			
عمو	م 10ء	م 09ء	
استخراج	238.7	26.6	
اسپینگ	3,485.9	4,093.9	-14.8
ویونگ	3,384.1	2,171.9	55.8
بنائی	4,220.3	2,056.1	105.3
قد راشانی	3,860.6	3,571.7	8.1
پچنگ رنگائی ودھائی	3377.2	2,276.0	48.4

موٹے موٹے مقاصد ہوتے ہیں: (الف) استعداد میں توسیع، (ب) کارکردگی میں اضافہ، اور (ج) موجودہ استعداد کی جگہ نئی استعداد دلانا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حال ہی میں ہونے والے مختلف کاروباری سرویز کے مطابق صف اول کی معیشتوں میں کارکردگی کی سطح میں اضافے کو سرمایہ جاتی اخراجات کا بنیادی محرک قرار دیا گیا جبکہ استعداد میں توسیع کو سب سے کم فرموں نے بنیادی مقصد ٹھہرایا۔

پاکستان میں اجناس کی پیداوار اور شعبہ خدمات کی موجودہ کیفیت ایسی ہے کہ کارکردگی میں اضافے کے بھرپور امکانات ہیں۔ اگرچہ پیداواریت حالیہ برسوں میں بظاہر بہتر ہوئی ہے جو بڑھتی ہوئی زرعی یافت اور مالی نفوذ سے واضح ہے، تاہم ملکی پیداکنندگان کو اخراجات گھٹانے کے مزید اقدامات پر توجہ دینی ہوگی جیسے خام مال کو مقامی سطح پر تیار کرنا، توانائی کے باکفایت استعمال کو یقینی بنانا وغیرہ۔

صنعتی شعبے میں متعدد اشیاء ساز فرمیں پرانی ٹیکنالوجی استعمال کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں اگرچہ ٹیکسٹائل وژن 2005ء کے تحت بھاری سرمایہ کاری کی گئی تاہم سب سے زیادہ فائدہ کم قدر اضافی کے شعبے کو ہوا (دیکھئے جدول 2.11)۔

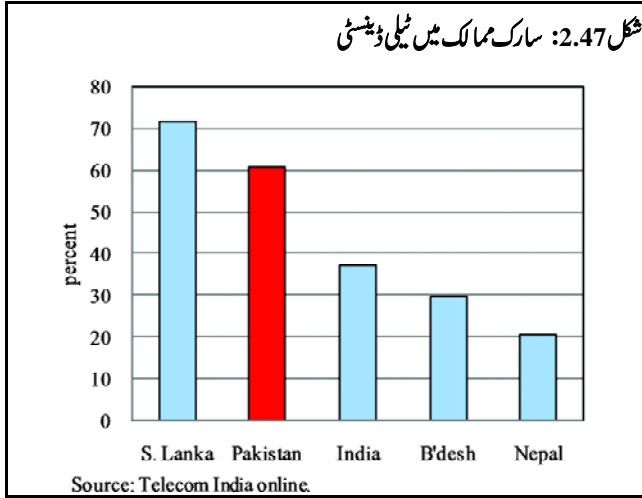
جدول 2.12: ایل ٹی ایف ایف کے تحت قیم		
ملین روپے		
م 10ء	م 09ء	
اسپینگ ٹیکسٹائل	3.9	290.5
ویونگ ٹیکسٹائل	563.8	2204.9
سپننے کا کپڑا، تیار ملبوسات	622.6	1379.7
ٹیکسٹائل سے بنی ہوئی چیزیں	510.0	846.3
تولیے	111.0	126.4
دیگر ٹیکسٹائل	987.2	1469.6
مجموعی شعبہ ٹیکسٹائل	2,798.5	6317.3

19 ستمبر 2009ء کے ایس آر او 809(I)/2009 کے تحت حکومت پہلے ہی

ٹیکسٹائل مشینری اور آلات کی بڑی تعداد کی درآمد کو کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ کر چکی ہے جن میں ایکسٹروڈنگ، ڈرائنگ، ٹیکسچرنگ یا ہاتھوں سے بنے ہوئے ٹیکسٹائل کے سامان کو کاٹنے کی مشینیں اور ٹیکسٹائل وائنڈنگ (بشول ویفٹ وائنڈنگ) یا ریلنگ مشینیں شامل ہیں۔ مزید برآں تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے دس برسوں میں ٹیکسٹائل کی صنعت میں ہونے والے سرمایہ کاری میں سے تقریباً 60 فیصد اسپینگ کے شعبے میں ہوئی، جس کے بعد ٹیکسٹائل پروسیسنگ اور ویونگ کے شعبوں کا نمبر آتا ہے۔ بنے ہوئے ملبوسات، میڈاپس اور سنٹھیک ٹیکسٹائل میں سرمایہ کاری خاصی کم رہی۔ تاہم م 10ء میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں 28.9 فیصد کی نمایاں نمو زیادہ تر قدر اضافی کے حامل شعبوں میں مرکوز رہی (دیکھئے جدول 2.12)۔

شعبہ خدمات کو اس لیے بھی مضبوط کرنا ضروری ہے کہ اجناسی شعبوں میں نمونہ تقویت دی جاسکے۔ انفراسٹرکچر اور خدمات کی فراہمی کے نقائص پیداوار کے امکانات میں بہت رکاوٹ بن رہے ہیں۔ مثال کے طور پر سرمایہ کاری میں ذخیرہ کاری ان خدمات میں سے ہے جو بہت کم استعمال ہو رہی ہیں جس سے فارم/فیکٹری سے پہلے کے مرحلے سے ہی بھاری زیاں ہوتا ہے۔ کاشتکاری کے شعبے میں کھیتوں پر چارہ گوداموں کی تعمیر کی سخت ضرورت ہے تاکہ فصلیں ضائع نہ ہوں اور فارم پر رہن سہن میں بہتری آئے۔ مزید یہ کہ آب و ہوا سے جلد متاثر ہونے والی اشیاء جیسے سیمنٹ اور ادویات کی برآمدات کے لیے مخصوص سپلائی لائنیں نیز شدید درجہ حرارت اور نمی سے بچاؤ کے لیے ذخیرے کی سہولتیں درکار ہیں۔ بد قسمتی سے بندرگاہوں کے پاس ان مخصوص ضروریات کے لیے موجود چارہ گودام اور ذخیرہ گھر ناکافی ہیں۔ اس کی وجہ سے سامان کو انسانی ہاتھ زیادہ لگتے ہیں جس سے قدر میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ دوم، سڑکیں اور ریلوے صنعت کی زندگی کے لیے بے پناہ اہم ہیں کیونکہ اسے کاروبار کرنے کی لاگت میں بے حد کمی ہو سکتی ہے۔

گذشتہ چند برسوں میں خدمات کے جن شعبوں میں نمایاں سرمایہ کاری ہوئی وہ ٹیلی مواصلات، مالیات اور تھوک و خوردہ تجارت کی سرگرمیاں ہیں۔ عالمی اور ملکی اقتصادی منظر نامے کے گرد عمومی غیر یقینی کیفیت کے باعث ٹیلی مواصلات کے شعبے میں سرمایہ کاری گذشتہ برس کے دوران کم ہوئی ہے اور اس لیے بھی منڈی کی منافع آوری کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان خطے کے ان ملکوں میں ہے جن میں ٹیلی ڈینسٹی بلند ترین ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر اضافی استعمال کنندہ کی وجہ سے جو آمدنی آتی ہے اس میں زوال کارحانہ آنے کا امکان ہے (دیکھئے



شکل 2.47)۔ جب تک منڈی کا حجم تبدیل نہیں ہوتا یہ صورتحال ایسی ہی رہے گی۔ کئی دہائیوں اور دور دراز علاقوں میں ابھی تک خدمات نہیں پہنچیں یا کم پہنچی ہیں۔ اگرچہ ان علاقوں میں یقیناً منافع کمانے کے مواقع گنجان آبادی اور زیادہ آمدنی والے شہری علاقوں سے کم ہیں تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت پوائس ایف کے ذریعے ان علاقوں میں خدمات کی فراہمی کو فروغ دے رہی ہے۔

ٹیلی مواصلات کا شعبہ بجلی کا بہت زیادہ استعمال کرتا ہے۔ اسے اپنے تمام کنکشن ناؤز پر مسلسل بجلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے نیٹ ورک میں توسیع میں توانائی کی لاگت خاصی ہوگی۔ اس لاگت کو کم کرنے کے لیے پنجاب حکومت اور انزکون نے ٹیلی مواصلات کی خدمات فراہم کرنے والوں پر لازم قرار دیا ہے کہ بجلی کی موجودہ سہولت کی بجائے نئی توانائی استعمال کریں۔ اسی طرز پر انزکون نے تعمیرات کی صنعت میں انزکون نے تفصیلی انرجی آڈٹ کیا ہے اور بلڈنگ انرجی کوڈز کا ایک مسودہ تشکیل دیا ہے جس پر ضروری مشاورت کے بعد عمل کیا جائے گا۔ ان ضوابط کو نئی تعمیرات میں شامل کیا جائے تو بلڈنگ کنٹریکٹرز کی طرف سے اچھی سرمایہ کاری ہوگی۔

اگرچہ توانائی بچانے والی ٹیکنالوجیز اختیار کرنا صحیح سمت میں ایک قدم ہے تاہم اس سے تمام ملکی وسائل کام میں لاتے ہوئے توانائی کی موجودہ فراہمی کو بہتر بنانے کی ضرورت ختم نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈیموں کی تعمیر اور پاکستان کے کونسل کے وسیع ذخائر کا استعمال اہم قومی ترجیح ہونی چاہیے۔ مزید یہ کہ خام تیل اور قدرتی گیس کی تلاش میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جانا چاہیے۔ ایران پاکستان پائپ لائن کی بروقت تکمیل اس حوالے سے اہمیت کی حامل ہوگی۔ بڑھتی ہوئی پیداوار کے علاوہ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے شعبے کی کارکردگی میں اضافہ کیا جانا چاہیے کیونکہ اب ملک اس معاملے میں نقصانات کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے خستہ ٹرانسمیشن لائنوں کو تبدیل کر کے لائن کے نقصانات کم سے کم کرنے ہوں گے، عوام میں شعور پیدا کرنا ہوگا اور انتظامی کارگزاری کو بہتر بنانا ہوگا جس کے لیے نجی شعبے کی زیادہ فعال شرکت درکار ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ بجلی کی قلت کے خدشے کی بنا پر متعدد فرموں (بشمول سیمنٹ، ٹیکسٹائل، شیشہ وغیرہ) نے فرنس آئل یا قدرتی گیس کی مدد سے چلنے والے بجلی کے متبادل بندوبست پر بھاری سرمایہ کاری کی۔ تاہم ان کی پیداواری لاگت گیس اور تیل کے نرخ میں حالیہ اضافے کی وجہ سے بہت بڑھ گئی۔

جدول 2.13: بچت اور سرمایہ کاری				
فیصدی ڈی پی		ارب روپے		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
13.8	13.2	2,027.4	1,677.2	I۔ قومی بچت
1.4	2.2	203.1	285.5	الف) سرکاری بچت
0.9	2.1	129.7	264.3	i۔ عمومی
0.5	0.2	73.3	21.3	ii۔ دیگر
12.4	10.9	1,824.3	1,391.7	ب) نجی بچت
10.4	8.9	1,530.9	1,136.9	i۔ گھریلو
2.0	2.0	293.4	254.8	ii۔ کارپوریٹ
3.9	2.7	570.6	344.5	II۔ بیرون ملک سے خالص فیکٹر آمدنی
III۔ ملکی بچت				
9.9	10.5	1,456.8	1,332.7	(I-II)
16.6	19.0	2,431.7	2,414.7	IV۔ مجموعی سرمایہ کاری
		-404.3	-737.5	V۔ وسائل کا فرق (I-IV)

ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن، حکومت پاکستان

2.8 بچت

قومی بچت بطور فیصد جی ڈی پی میں 10ء میں 13.8 فیصد رہی یعنی پچھلے سال سے 0.6 فیصدی درجے زیادہ۔ یہ اضافہ تمام کا تمام نجی گھریلو بچت کی وجہ سے ہوا کیونکہ سرکاری بچت کم ہو گئی اور نجی کارپوریٹ بچت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اگرچہ بچت کی شرح بہتر ہوئی تاہم پاکستان میں بچت کی شرح کی سطح خصوصاً سرمایہ کاری کے لحاظ سے کم رہی۔

معاشی ترقی کے لیے بچت لازمی ہے گوکہ یہ معاملہ بحث طلب ہے کہ بچت معاشی نمو کا سبب ہے یا نتیجہ۔ مختلف ملکوں کے تقابلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلند معاشی نمو کے حامل ممالک میں بچت کی شرح عموماً زیادہ ہے (دیکھئے جدول 2.13)۔ کچھ اور عوامل بھی ہیں جو کسی ملک میں بچت کا انداز متعین کرتے ہیں جیسے فی کس آمدنی، آبادی کا ڈھانچہ، زیر کفالت افراد کا تناسب، مالی گہرائی، شرح منافع، متوقع گرانٹی، صرفے کا انداز (مذہبی و ثقافتی)۔

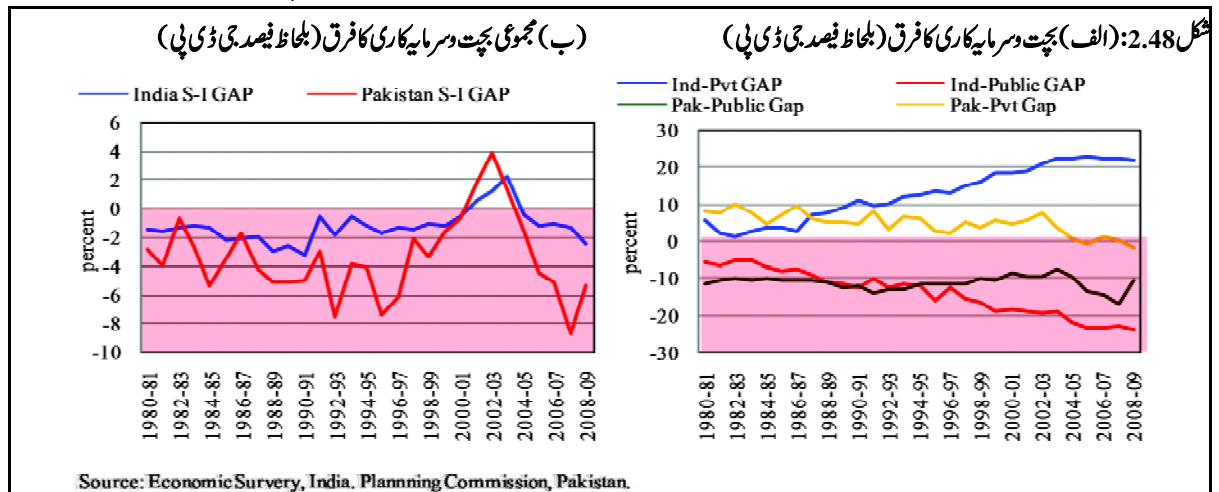
جدول 2.14: مجموعی قومی بچت کا ملکی تقابل (بلور فیصدی ڈی پی)												
2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	2002ء	2001ء	2000ء	1999ء	1998ء	1997ء	1996ء
52.2	51.8	49.5	48.2	46.6	43.6	40.3	38.2	37.3	37.1	37.7	38.4	37.1
18.2	23.3	22.3	23.1	21.5	21.1	20.5	20.6	19.1	21.9	23.8	22.9	20.5
30.8	30.2	29.1	30.0	29.7	28.1	26.6	24.5	24.2	21.7	22.6	21.2	19.3
30.4	31.8	29.9	27.7	28.5	28.6	30.5	30.3	31.5	30.1	31.7	33.0	34.2
30.2	28.7	27.7	25.8	25.4	24.9	23.4	22.4	23.1	22.3	21.8	20.7	20.0
	40.6	38.1	36.5	33.9	32.6	28.9	25.8	25.5	26.7	23.9	25.8	24.9
28.2	25.1	25.8	24.3	20.8	20.7	23.0	28.5	26.0	13.0	22.1	28.9	27.8
13.4	17.4	17.7	17.5	17.9	20.8	18.6	16.5	15.7	13.3	16.7	13.4	13.4
ماخذ: اے ڈی پی کلیدی اظہار 2009ء، * اقتصادی سروے منصوبہ بندی کمیشن												

جیسا کہ جدول 2.14 میں دکھایا گیا ہے چین میں بچت کی شرح اہم ایشیائی ممالک میں بلند ترین ہے اور 2008ء میں 52.2 فیصد تک پہنچ گئی۔²⁹ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ملکی بچت کی شرح 2008ء میں 50 فیصد کو عبور کر گئی جو دنیا میں بلند ترین ہے۔³⁰ تجرباتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین میں بچت کی اس بلند سطح کا سبب دیگر معاشی عوامل کے علاوہ سوشل سیکورٹی کا ناقص نظام ہے جس کی بنا پر لوگوں کو ریٹائرمنٹ کی ضروریات کے لیے رقم پس انداز کرنی پڑتی ہے۔³¹ مزید یہ کہ تقریباً پورے مشرقی ایشیا کی ثقافت میں بچت کا اہم کردار ہے۔

پاکستان میں بچت کی شرح ابھرتی ہوئی ایشیائی معیشتوں میں سب سے کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قومی بچت کی یہ پست سطح متعدد عوامل کا نتیجہ ہے بشمول (الف) صرفے پر مائل معاشرہ، (ب) کم ٹیکس اساس اور کم نہ ہو سکنے والی اخراجات کے ساتھ سرکاری شعبے کی بے پختی، (ج) سرکاری شعبے کے تجارتی اداروں کا گھٹانے میں جانا، (د) مقامی کاروباری صنعت میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے یونٹوں کا بڑی تعداد میں نفوذ، (ه) پست اور بے حد غیر متوازن فی کس آمدنی، اور (و) مالی بچت کے موزوں وثیقہ جات کا فقدان اور دیہی آبادی کو مالی خدمات کی محدود رسائی۔ نتیجتاً قومی بچت میں سرکاری شعبے کا حصہ انتہائی کم ہے جبکہ ملکی نجی شعبہ قومی بچت کے 90 فیصد سے زائد کا حصہ دار ہے۔ نجی شعبے کے اندر گھریلو بچت بہت زیادہ ہے۔ اس کا قومی بچت میں 75 فیصد سے زائد حصہ ہے۔

2.8.1 بچت اور سرمایہ کاری کا فرق

پاکستان میں نجی بچت اور سرمایہ کاری کا فرق 09ء تک مثبت رہا جب نجی بچت سرمایہ کاری کے مساوی تھی کیونکہ اسٹاک مارکیٹ کی بلچل میں باضابطہ چینل کو چھوڑ کر بے ضابطہ چینل اپنائے گئے۔ اس کے مقابلے میں بھارت میں نجی بچت اور سرمایہ کاری کا فرق 1982-83ء میں تقریباً 1.4 فیصد سے مسلسل بڑھتا رہا ہے اور 2005-06ء میں 22.7 فیصد تک پہنچ



²⁹ ایشیائی ترقیاتی بینک کے اعداد و شمار۔

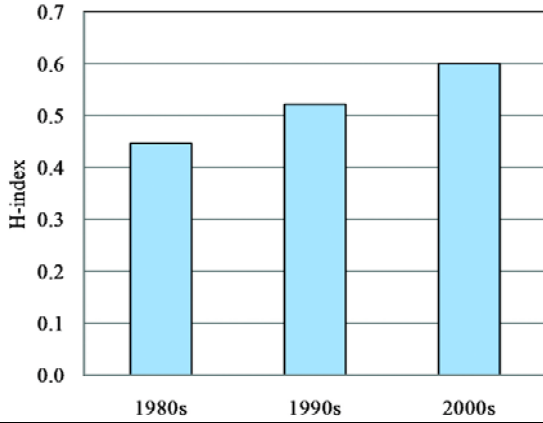
Horioka, Charles Y. and Wan J. (2007), "The Determinants of Household Saving in China: A Dynamic Panel Analysis of Provincial Data", Journal of Money, Credit and Banking, 39 (8)

گیا۔ بھارت اور پاکستان دونوں میں سرکاری اور نجی فرق میں یکسانیت ہے اور نجی بچت کی مدد سے ہی جزو حکومتی سرمایہ کاری نیز مالیاتی قرضوں کی مالکاری ہوتی ہے۔ بقیہ غیر ملکی بچت اور ترسیلات سے پورا کیا جاتا ہے۔ کم سرکاری بچت کی وجہ ٹیکس اور جی ڈی پی کا کم تناسب ہے جو پاکستان میں 10 فیصد سے کم ہے۔ بھارت میں یہ تناسب 18 فیصد ہے۔³² تاہم اس کا سرکاری فرق پاکستان کے سرکاری فرق سے بدتر ہے (دیکھئے شکل 2.48)۔ ٹیکس چوری پاکستان میں عام ہے اور حکومت نے مختلف شعبوں کو زربائے اعانت بھی دیے ہیں اور پی ایس ایز کو قوم فراہم کی ہیں کیونکہ ان کی کارکردگی کم ہے اور زیادہ تر گھٹے میں جارہی ہیں۔ پی ایس ایز میں زیادہ تر رقم تنخواہوں اور انتظامی اخراجات پر صرف ہوتی ہے اور ان کے پاس مناسب نقد رقم نہیں ہوتی۔ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 5 فیصد سے زیادہ رہا جبکہ جاری حسابات کا خسارہ بھی مئی 06ء سے اوسطاً 5 فیصد سے متجاوز رہا ہے۔

بچت اور سرمایہ کاری کا فرق بہتر بنانے کے لیے حکومت کو ٹیکس اساس کو وسیع کرنا پڑے گا۔ حکومت نے ویلیو ایڈڈ ٹیکس کا اعلان کیا ہے لیکن تجارتی برادری کی تشویش کی وجہ سے اس پر عملدرآمد مؤخر کر دیا گیا۔ پی ایس ایز کا بوجھ کم کر کے اور ان کی پیداوار بہت میں اضافہ کر کے ان کی کارکردگی کو بھی بہتر بنانا ہوگا۔ نجی بچت میں اضافے کے لیے دیہی علاقوں میں مالی خدمات کا نفوذ ضروری ہے۔ خرد مالکاری بینکوں اور اسکیموں نے بعض علاقوں میں کام شروع کیا ہے لیکن لوگوں میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے کوششیں درکار ہیں۔ نجی پنشن اسکیموں کی بھی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

خصوصی سیکشن 2.1: 2001-2010ء کی دہائی میں معاشی نمو پر تبصرہ

شکل 2.1.1: جی ڈی پی نمو کا اوسط ہر فنڈ ال اشاریہ



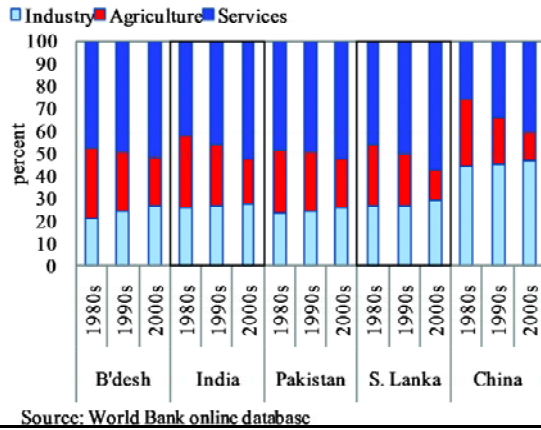
2001-2010ء کی دہائی میں اوسط نمو 4.8 فیصد تھی یعنی 1990ء کے عشرے کے مقابلے میں 0.4 فیصدی درجے کی تیزی اور 1980ء کی دہائی کے مساوی سست رفتاری رہی۔ 2000ء کی دہائی میں نمو کے اہم محرکات یہ تھے: زیادہ آزاد تجارتی قواعد جس سے صنعتی خصوصاً ٹیکسٹائل کو تحریک ملی، صارفی پائیدار اشیا کا درآمدی تبدل، بلند تر اخراجات اور سخت تر ضوابطی کردار کے حوالے سے حکومت کی غالب شمولیت خصوصاً مالی شعبے میں، اور آخر، شعبہ خدمات کا آغاز جیسے ٹیلی مواصلات اور صارفی بینکاری کا ملکی معیشت میں آنا۔ 2000ء کے عشرے کے دوران نمو زیادہ تر مرکز بہ روزگار رہی خصوصاً خدمات کے شعبے میں تعلیم یافتہ کارکنوں کے لیے تیزی سے روزگار پیدا ہوا۔

2000ء کی دہائی میں معاشی نمو میں شعبہ جاتی حصے زیادہ مرکوز تھے، بمقابلہ پچھلے دو عشروں کے (دیکھئے شکل 2.1.1)۔ اس بلند تر ارتکاز کی وجہ مجموعی نمو میں خدمات کا زیادہ حصہ تھا جو پہلے ہی جی ڈی پی کا سب سے بڑا حصہ دار ہے۔ شعبہ خدمات کی بلند نمو ان عوامل کا نتیجہ تھی: مالی شعبے کی اصلاحات کی تکمیل، ٹیلی مواصلات کے شعبے کی آزاد کاری، اشیا پیدا کرنے والے شعبے میں توسیع جس سے تھوک اور خوردہ تجارت کی طلب بڑھی اور زیادہ کھلا پن جس سے ٹرانسپورٹ کے شعبے میں سرگرمیاں تیز ہوئیں۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ شعبہ خدمات کی نمو کی ابھرتے ہوئے ایشیائی ممالک بشمول چین، بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش میں نمایاں رہی (دیکھئے شکل 2.1.2)۔ تاہم بھارت اور سری لنکا کی معیشتیں اس لحاظ سے استثنائی حیثیت رکھتی ہیں کہ عشرے کے آخر تک صنعت اور زراعت دونوں کا حصہ خدمات کا شعبہ لے رہا تھا۔ یہ جزوی طور پر اس لیے ممکن ہوا کہ یہ معیشتیں خدمات کی برآمدات کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتی ہیں۔

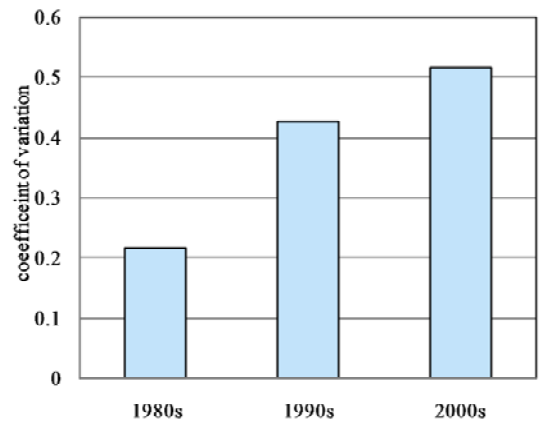
2000ء کی دہائی میں معاشی نمو پچھلے دو عشروں سے زیادہ متغیر تھی۔ 2000ء کی دہائی میں تغیر کا عددی سر (اوسط تطبیق شدہ معیاری انحراف) مزید بڑھ گیا جس سے مختلف برسوں کے دوران نمو میں بڑھتے ہوئے تغیر کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.1.3)۔ اگرچہ زراعت عموماً جی ڈی پی کا متغیر ترین جز رہا ہے تاہم 2000ء کی دہائی کے نصف آخر میں تغیر میں اضافہ صرف صنعتی شعبے کی بنا پر ہوا کیونکہ خدمات اور زراعت کے شعبوں کی نمو حالیہ برسوں میں خاصی مستحکم رہی (دیکھئے شکل 2.1.4)۔ صنعتی نمو میں زیادہ اتار چڑھاؤ کی وجہ یہ تھیں:

شکل 2.1.2: علاقائی معیشتوں میں جی ڈی پی کا حصہ بلحاظ شعبہ

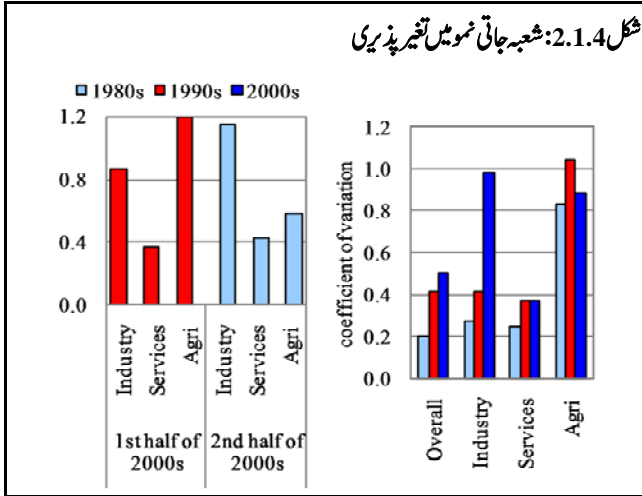


Source: World Bank online database

شکل 2.1.3: جی ڈی پی نمو میں تغیر پذیری



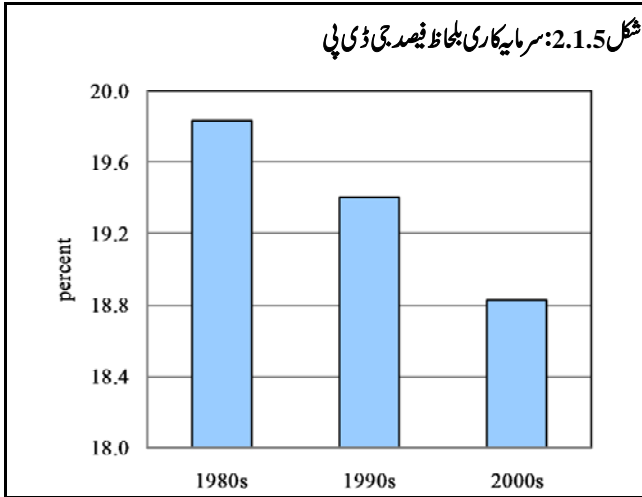
شکل 2.1.4: شعبہ جاتی نمو میں تغیر پذیری



(الف) ٹیکسٹائل کی برآمدات کے قواعد میں تبدیلیاں، (ب) کپاس کی پیداوار میں بہت کمی بیشی جو ٹیکسٹائل سازی میں تغیر کی صورت میں ظاہر ہوئی، (ج) استعداد میں توسیع جس سے صنعتی پیداوار میں تیزی سے اضافے ہوئے مثلاً سینٹ، الیکٹرانکس، پٹرولیم کی صفائی اور کھاد وغیرہ میں۔

جی ڈی پی میں سرمایہ کاری کا حصہ ہر عشرے میں کم ہوتا گیا (دیکھئے شکل 2.1.5)۔ تاہم یہ درست ہے کہ عشرے کے دوران یہ حصہ تین بار بیکارڈ 22 فیصد سے تجاوز کر گیا۔ مں 06ء سے مں 08ء کے دوران سرمایہ کاری کا تناسب اوسطاً 22.2 فیصد تھا اور مں 08ء میں 22.5 فیصد کے نقطہ عروج پر پہنچ گیا۔ یہ حصہ ملکی اور بیرونی ذرائع دونوں کی سرمایہ کاری کا نتیجہ تھا۔ جن شعبوں میں نئے نجی تاجر خصوصاً بیرونی سرمایہ کار داخل ہوئے ہیں وہاں سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری بتدریج کم ہوئی ہے۔ یہ شرکت خدمات بشمول ٹرانسپورٹ اور مواصلات، تھوک و خوردہ تجارت اور مالیات دینیے کے شعبوں میں زیادہ رہی ہے۔

شکل 2.1.5: سرمایہ کاری بلحاظ فیصد جی ڈی پی

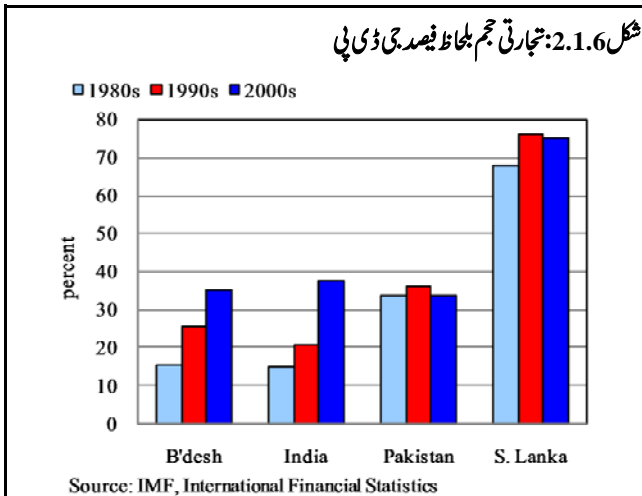


تاہم اشیا سازی اور توانائی کے شعبوں میں نجی اور سرکاری دونوں قسم کی سرمایہ کاری پچھلی دہائی کی نسبت کم آئی۔ سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری میں کمی کی وجہ زیادہ تر سرکاری رقوم کا دفاع اور عمومی حکومتی اخراجات میں لگایا جاتا تھا۔ اس دہائی میں نجی سرمایہ کاری کم رہی کیونکہ پچھلے دو عشروں کی تیز رفتاری سرمایہ کاری (اسٹیل، شکر، خوردنی تیل اور گھی، ٹیکسٹائل وغیرہ) نے ان شعبوں میں کم از کم 2000ء کی دہائی کے نصف اول کے دوران نئے سرمائے کی ضرورت پوری کر دی تھی۔ چنانچہ 2000ء کی دہائی میں صنعتی سرمایہ کاری دوسرے شعبوں خصوصاً صارفی پائیدار اشیا اور تعمیرات میں ہوئی۔ مجموعی سرمایہ کاری کے اندر

زراعت میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا جس سے زرعی پیداوار بہتر ہوئی۔ ڈبلیو او کے تحت آزاد کاری کے بعد تجارتی مواقع ابھرنے کے باوجود جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے اشیا و خدمات کی تجارت کم ہوئی۔ یہ کمی درآمدات اور برآمدات دونوں کا حصہ کم ہونے کی بنا پر ہوئی۔ اس کے برخلاف دیگر معیشتوں خصوصاً بھارت،

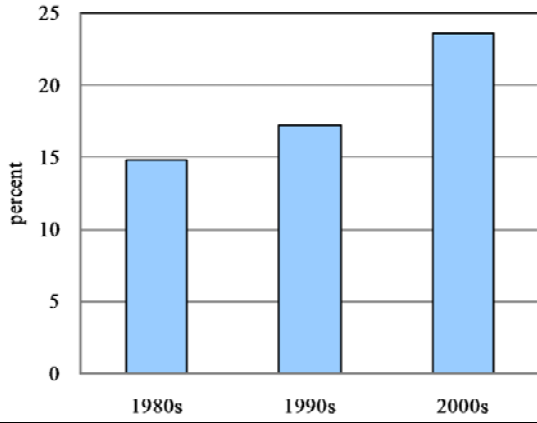
بنگلہ دیش اور چین میں تجارت اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ 1980ء اور 1990ء کے عشروں کے دوران پاکستان کا تجارت اور جی ڈی پی کا تناسب ان معیشتوں میں بلند ترین تھا۔ اب یہ کم ترین ہے (دیکھئے شکل 2.1.6)۔

شکل 2.1.6: تجارتی حجم بلحاظ فیصد جی ڈی پی



مجموعی تجارت کم ہوئی ہے لیکن تناسبات تجارت بہتر ہوئے ہیں۔ خام مال کی درآمدات جو 1990ء کی دہائی میں مجموعی درآمدات کا 49.2 فیصد تھیں رواں عشرے میں 57.5 فیصد ہو گئیں۔ اس کا سبب صارفی پائیدار اشیا خصوصاً الیکٹرانکس اور گاڑیوں کی منڈی میں درآمدی تبدل تھا۔ مجموعی برآمدات میں

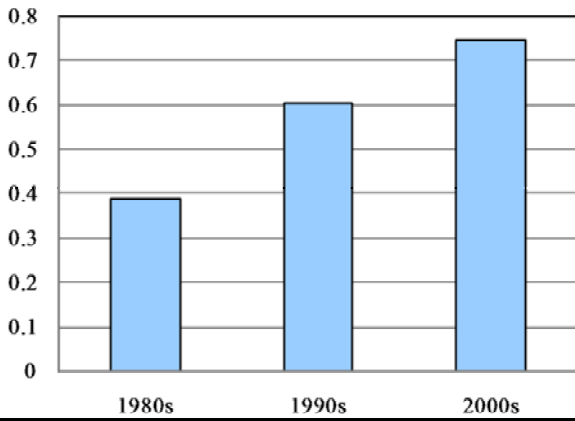
شکل 2.1.7: جی ڈی پی اور نجی شعبے کے قرضے



تیار اشیا کا حصہ 2000ء کی دہائی میں بڑھ کر 76.2 فیصد ہو گیا جبکہ گزشتہ عشرے میں 63.8 فیصد تھا۔

معاشی نمو میں زری پالیسی (مع مالیاتی دوراندیشی) کا غالب کردار ہے۔ پاکستان میں 2000ء میں غیر روایتی شعبوں کو قرضے کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے زری پالیسی نے نیا موڑ لیا۔ اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کی حوصلہ افزائی کی کہ صارفین، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور زراعت کو قرضے دیں تاکہ نہ صرف بینکوں کے جزدان کو متنوع بنایا جاسکے بلکہ معیشت میں بینکاری نفوذ میں بھی اضافہ ہو۔ 9/11 کے بعد کے حالات میں بینکاری نظام میں آنے والی سیالیت اور م س 02ء سے م س 05ء کے عرصے میں مالیاتی انضباط نے بینکوں کو ترغیبات دیں کہ زیادہ منافع بخش کاروبار میں رقم لگائیں۔ نتیجتاً نجی شعبے کے قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب 2000ء کی دہائی میں 23.6 فیصد کی اوسط تک پہنچ گیا (دیکھئے شکل 2.1.7)۔

شکل 2.1.8: معاشی نمو کے روزگار کا ارتکاز۔ روزگار میں نمو (مجموعہ)



اشیا سازی کے لیے صارفنی شعبے کو دیا جانے والا قرض بطور خاص سازگار تھا کیونکہ گاڑیوں، الیکٹرانکس اور تعمیرات پر مبنی اشیا ساز مصنوعات کی طلب خاصی بڑھ گئی۔ ان شعبوں کی استعداد میں اضافے کے لیے سرمایہ کاری کی گئی اور اس کے نتیجے میں پیداوار ہوئی۔ بعد ازاں صارفنی صنعتوں کی نمونے دیگر درمیانی اشیا کی صنعتوں مثلاً دھات، پٹرولیم کی مصنوعات وغیرہ پر دور ثانی کے اثرات مرتب کیے۔

روزگار کا ارتکاز بڑھا ہے (دیکھئے شکل 2.1.8)۔ 2000ء کی دہائی میں ہونے

والی معاشی نمو 1980ء اور 1990ء کے عشروں کی نسبت زیادہ مرتکز بہ روزگار تھی جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ پچھلی دہائی کی نمو کا محرک شعبہ خدمات تھا جس میں اشیا پیدا کرنے والے شعبوں کے مقابلے میں روزگار زیادہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر مالی شعبے کی نمو جو ملک بھر میں بینکوں کی متعدد شاخوں اور نئے بینک کھلنے کی صورت میں سامنے آئی روزگار پیدا کرنے میں اہم عنصر تھا۔ اسی طرح اس عشرے میں پاکستان میں ٹیلی مواصلات کے انقلاب کا آغاز ہوا جس کے نتیجے میں سیلولر خدمات کی صنعتوں میں بھرپور سرمایہ کاری کی گئی۔ ٹیلی مواصلات کی تمام بڑی کمپنیوں نے ملک بھر میں اپنے دفاتر اور فروخت کے مراکز کھولے جس سے روزگار پیدا ہوا۔ م س 03ء سے م س 07ء تک ٹیلی مواصلات کے شعبے میں بلا واسطہ اور بالواسطہ روزگار 41 فیصد کی اوسط شرح سے بڑھا۔ 2000ء کی دہائی میں محنت کش قوت میں صنفی فرق بھی کم ہوا۔ محنت کش قوت میں خواتین کی تعداد 1994-95ء میں 11.4 فیصد سے بڑھ کر 2008-09ء میں 14.9 فیصد ہو گئی۔